# NUSKHA´I DILKUSHA´

OR

## NOTICES AND SELECTIONS FROM THE WORKS OF URDU POETS.

BY



*JANAMEJAYA MITRA*

VOL. I.

*Calcutta.*

Ganes´a Press.

# ADVERTISEMENT.

The following pages were printed in 1854. Protracted ill-health prevented the author from carrying the concluding portion of his work through the press, and his recent death renders the prospect of its being completed distant and uncertain. The first part is, therefore, published in its imperfect state. The whole work comprises notices and selections from the writings of 677 Urdu poets and 23 poetesses, of which the portion now presented to the public includes the names of 380 persons.

*Surah,*
14th. March, 1870.

*R. M.*

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نسخۂ دلکشا

آغاز کتاب کا از راہ ادب کے جو ماتھہ نام حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی اور حضرت صاحب قران جناب ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی تخت نشین دہلی کے ہے تو اسکو احقر نے فخر اپنا سمجھکر ترتیب حروف تہجی کو دخل یہان ندیا اور نام نواب آصف الدولہ بہادر کا بھی بعد ذکر ممدوحین کے ثبت کیا *

## * آفتاب تخلص *

اسم شاہ عالم بادشاہ غازی تخت نشین دہلی عالمگیر ثانی کے بیتے جو کبھی عالی گوہر تخلص بھی فرماتے تھے اور ابتداء سنہ ۱۱۳۷ ہجری سے زینت آراے سلطنت ہوکر سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین رحلت فرمائی *

## * غزل *

بات کیجے غیر سے اور ہم سے منہہ کو موڑئیے  تک خدا سے ڈرئیے ان وضعونکو اپنی چھوڑئیے
منہہ نہ موڑیگا یہہ عاصی گر یہی منظور ہی  لیجئیے سنگ جفا اور شیشۂ دل توڑئیے
ہی مدتون سے منتظر جلوہ آفتاب  مکھڑے سے تک نقاب کو جلدی اٹھائیے
ای صنم جیتے جہان مین آشنائی کیجئیے  کیا ہی لازم پھر اُسی سے بیوفائی کیجئیے
صبح اُٹھہ جام سے گذرتی ہی  شب دلارام سے گذرتی ہی
عاقبت کی خبر خدا جانے  ابتو آرام سے گذرتی ہی
کہو بلبل کو لیجاوے چمن سے آشیان اپنا  پڑھے گر صد ہزار افسون نہوگا باغبان اپنا
اُٹھا کر لیچلی بلبل چمن سے آشیان اپنا  کہا گل سے کہ لے ای بیوفا ہم سے مکان اپنا
ہوئی جب باغ سے رخصت کہا رو رو کے یا قسمت  لکھا تھا یون کہ فصل گل مین چھوٹے خانمان اپنا
چلی جب باغ سے بلبل لٹا کر خانمان اپنا  نہ چھوڑا ہائے بلبل نے چمن مین کچھ نشان اپنا
یہہ حسرت رہ گئی کس کس مزے سے زندگی کٹتی  اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا
مرا جاتا ہی جی اس بلبل بیکس کی غربت پر  کہ گل کے آسرے پر یون لٹایا خانمان اپنا
مگر دل سے بنا رکھنا علی گوہر سے پیارے کو
وہ شاہی گو کہ رکھتا ہی وے ہی مہربان اپنا

* * * * * * * * *
## * ظفر تخلص *
* * * * * * * * * اسم مبارک حضرت صاحب قران جناب ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی مدظلہ العالی تخت نشین خطۂ دہلی سنہ ۱۲۵۳ ہجری سے زینت بخش سلطنت کے ہین ایسا خوب شعر فرماتے ہین اور عجب دلچسپ کلام ہی کہ میان ذوق خاقانی ہند بھی سنکر حیران

ہوتے ہیں تمام دیوان کی ہر غزل ایسی عمدہ ہی کہ حاجت انتخاب کی نہیں *

## * غزل *

دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا
دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پرفن نکلا

نکلا ارمان تو لیکن پس مردن نکلا
جب تو آیا کہ مرا دم بت پرفن نکلا

ہائے شامت کہ وہ اک افعی رہزن نکلا
رات چھیڑا تھا جسے زلف سمجھکر ہمنے

تل سے عارض کے نہ ہرگز کبھی روغن نکلا
نام سے کام نکلتا نہیں بے جوہر اصل

قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
خون عاشق کا تھا گلگونہ ترے عارض کو

ایک گر بند کیا دوسرا روزن نکلا
چارہ گر بھر نہ سکے میرے جگر کے ناسور

ای ظفر نالۂ دل سے مرے کچھ کی تاثیر
گھر سے گھبرا کے جو وہ غیرت گلشن نکلا

بند محرم ھنسی میں جب ٹوٹا مجھ پہ غصہ سے اک غضب ٹوٹا
مانگ کا گوہر اسکی کب ٹوٹا اک ستارہ سا وقت شب ٹوٹا
تیرے ہاتھوں سے میرا شیشۂ دل روشن دانۂ عنب ٹوٹا
کیا کہوں اپنی گردش قسمت جام مے ہو سکے لب بلب ٹوٹا
بادۂ خون دل کہاں رکھیئے ساغر دل تو سب کا سب ٹوٹا
خاک میں دخت رز پہ باندھوں تاک کہ سر کو توال اب ٹوٹا
تیرا دیوان خانے کا اسکے ای ظفر آج کیا سبب ٹوٹا
کشتہ ہوں کسکے طرۂ عنبر شمیم کا خوشبو ہی میری خاک سے دامن نسیم کا
گلشن ہو خلد کا کہ چمن ہو نعیم کا کب دل لگے ہی تیری گلی کے مقیم کا

دولت سے عشق کی مرا ہر قطرۂ سرشک — تکمہ ہی سنہری جیب میں در یتیم کا

دل وجان دین وایمان اور جو کچھ چاہو صنم لیلو
نہیں کچھ عذر دینے میں ہمیں ہمسے قسم لیلو
مرا یہہ منہہ کہاں لون بوسہ اُنکی بے رضامندی
کہیں جبتک نہ اپنے منہہ سے وہ راضی ہیں ہم لیلو
تم آنے عین گرمی میں ہو دل سے چشم تک اشکو
کوئی دم سایۂ نخل مژہ میں اتہو دم لیلو

دیکھہ مجھکو بت بے پیر نے منہہ پھیر لیا — آج مجھسے مری تقدیر نے منہہ پھیر لیا
عقل نے ہوش نے تقدیر نے منہہ پھیر لیا — بس مری آہ سے تاثیر نے منہہ پھیر لیا
میں تو تڑپا بھی دم قتل نہیں ای قاتل — کیا سبب جو تری شمشیر نے منہہ پھیر لیا
ای ظفر چہرۂ تابان صنم دیکھتے ہی — مہ وخور سے فلک پیر نے منہہ پھیر لیا
کہون کیا رنگ اُس گل کا اُہاہا آہاہا — ہوا رنگین چمن سارا اُہاہا آہاہا

نہیں عشق میں اسکا تو رنج ہمیں کہ قرار و شکیب ذرا نرہا
غم عشق تو اپنا رفیق رہا کوئی اور بلا سے رہا نرہا
دیا اپنی خودی کو جو ہمنے اُٹھا وہ جو پردہ سا بیچ میں تھا نرہا
رہے پردے میں اب نہ وہ پردہ نشین کوئی دوسرا اُسکے سوا نرہا
اُسنے چاہا تھا میں نے کہ روک رکھون مری جان بھی جاوے تو جانے ندون
کئے لاکھہ فریب کڑور فسون نرہا نرہا نرہا نرہا
لگے یون تو ہزارون ہی تیر ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ ہم
ولے ناز و کرشمہ کی تیغ دو دم لگی ایسی کہ تسمہ لگا نرہا

ظاہر آدمی اُسکو نجانیگا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش مین یاد خدا نہ رہی جسے طیش مین خوف خدا نہ رہا
وہ گھر سے ایسے کہ پھر کچھ معاملہ نہ بنا رہی نہ جاے سخن موقع گلہ نہ بنا
نہ ہنسو دیکھہ کے زنجیر کو پانتے کہاتے دیر لاتی نہین تقدیر کو پاتے کہاتے
چارہ گر سے کرون دل کے یہہ نہین ہو سکتا رخ کو دون لب کو دون زلف کو دون تل کو دون
ہمنے ترے خاطر سے دل زار بھی چھوڑا تو بھی نہوا یار اور اک یار بھی چھوڑا

❀ مستزاد ❀

مین ہون عاشق مجھے غم کہانیسے انکار نہین — کہ ہی غم میری غذا
تو ہی معشوق تجھے غم سے سروکار نہین — کہائے غم تیری بلا
دل وہین تیرے حوالے کیا کرتے ہی طلب — اور جو کچھ کہا سب
پھر جو بیزار ہی تو مجھسے بتا اسکا سبب — میری تقصیر ہی کیا
بھیجے خط مین کرون لاکھہ کرتمھین ہشیاری سے — بڑی دشواری سے
تمنے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے — یہہ بھی قسمت کا لکھا
طالب بوسہ پہ کیون اتنا برا مانتے ہو — ہمہین پہچانتے ہو
دیکھو ہم ہین وہی جانباز جنھین جانتے ہو — کرتے ہین جان فدا
ہی حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل — تیرے ہاتون قاتل
تیری اب دم شمشیر کو تیرا بسمل — سمجھے ہی آب بقا
کیا کہون مین تری انداز و ادا کا عالم — ہی ستم ہائے ستم
دیکھہ کر ہوش رہین کیا کہ نکل جائیگا دم — اے بت ہوش ربا
نہ تو تقدیر سے ہو اور نہ تحریر سے ہو — اور نہ تدبیر سے ہو

ہمکو تو کہتے ہیں ظفر جو ہو سو تقدیر سے ہو　　ہے یہی بات بجا

* آصف تخلص *

اسم نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصفجاہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ عرف مرزا امانی والی لکھنو بماہ ستمبر سنہ ۱۷۹۷ع میں جہان فانی سے رحلت فرمائی یہہ اشعار انکے دیوان سے انتخاب کئے گئے *

بجھتے غیر سے جب بہم دیکھتے ہیں　　نہ دیکھے کوئی جو کہ ہم دیکھتے ہیں
جو چاہیں کہ لکھیں کچھ احوال دلکا　　تو ہاتھوں کو اپنے قلم دیکھتے ہیں
تو جلدی سے آ ورنہ مرے مسیحا　　کوئی دم کو راہ عدم دیکھتے ہیں
گلی میں بتونکی شب و روز آصف　　تماشا خدائی کا ہم دیکھتے ہیں
خس گھڑی تیرے آستان سے گئے　　ہمنے جانا کہ وہ جہان سے گئے
ترے کوچہ میں نقش پاکی طرح　　ایسے بیٹھے کہ پھر نہ وہاں سے گئے
عشق ہاتوں سے تیرے کیا کہیے　　نام سے گذرے اور نشان سے گئے
ایک دن ہمنے یار سے یہہ کہا　　اب تو ہم طاقت و توان سے گئے
ہنسکے بولا کہ سنتا ہی آصف
یہی کہہ کہہ کے لاکھوں یہاں سے گئے

میں جو کہتا تو یہہ کیا مجھسے بیر ہی　　منہ پھیر مسکرا کے لگا کہنے خیر ہی
دنیا گذشتنی تو ہی فی الواقعی ولے　　گر بے تعلقی ہو تو کیا جائے سیر ہی
غیروں کو اپنا جان کے کہتے ہو راز دل　　اور مجھکو جانتے ہو یہہ کم بخت غیر ہی
ہی جلوہ گاہ دوست جدھر دیکھوں اسطرف　　مخصوص یار اسمیں نہ کعبہ نہ دیر ہی
وہاں ہم بغیر غیروں سے یوں عیش تو کرے　　یہاں اپنی زیست تلخ ہمیں تجھ بغیر ہی

آصف وہ آدمی ہی جسے عشق یار ہی
اور اسکے جو سوا ہی سو وہ وحش و طیر ہی

دن رات اُس گلی مین جو ایسی ہمزبان رہون کہنے لگے ہی غصہ مین وہ بدزبان زبون
جیتے مین اپنا حال کہا اُسنے یون کہا تونے تو مجھسے حال کہا مین کہان کہون
اُٹھے ہمارا غم کا تیرے اسقدر سے تو ہم جانین بچا ہو گر کوئی مرگ مقدر سے تو ہم جانین
ہزارون طرح سمجھاؤن کرورون طرح بہلاؤن تھمین آنسو جو اپنے دیدہ تر سے تو ہم جانین
نواچھرتے جان تک ادھر دیکھو مت ہو انجان تک ادھر دیکھو
پری ہو حور ہو فرشتہ ہو یا ہو انسان تک ادھر دیکھو

نہین ہی دل یہ اب دشمن بغل مین ہمنے پالا ہی
کہ جسنے فاش ہی کرکے کا بیچہ بھون ڈالا ہی
میرا گل خندان جو کبھی جائے چمن مین
ہو جاوین حسد سے گل خندان کے گہرے
ایکباری ہی تیرے تئین کوئی ہو دیکھا چاہیئے
پھر نہ ننگ و نام ہی نہ غیرت و ناموس ہو

## باب الالف

آباد تخلص
نام مہدی حسین خان خلف حاجی محمد حسین خان باشندے لکھنو کے ایک دیوان چھوٹی بحرون مین لکھا ہی اور دوسرا خواجہ آتش کے دیوان کے مقابلہ مین اور انکو تلمذ شیخ ناسخ سے ہی

## * غزل *

اُڑ گئی زنجیر ٹکڑے پرزے سب غل ہو گیا　　تیری طاقت کا بس ای دست جنون غل ہو گیا
جلوہ گر گلشن مین جب وہ غیرت گل ہو گیا　　ہر چراغ گل چمن مین شمع کا گل ہو گیا
لے لیا دست حنائی یار کا جب ہاتھ مین　　پنجۂ خورشید میرے ہاتھ کا گل ہو گیا
شوق وصل یار نے آ کر اُٹھائے پائے صبر　　دور میرے دل سے اب کوسون تحمل ہو گیا
ہاتھ آئے سیکڑون ہی درہم داغ جگر　　عشق کی سرکار سے جسکو توسل ہو گیا
دم اولجھتا ہی میرا گھڑیون پریشان ہی دماغ　　دل کو ای آباد جب سے عشق کا کل ہو گیا
ممکن نہین نشان ملے اس شمع نور کا　　ڈھونڈا کرین چراغ لئے سب شعور کا
خورشید سر اُٹھائے بہت ہی غرور کا　　بند نقاب کھولین اک دن حضور کا
جب چاہین محفل مین شکل کو آپ آکے دیکھ لین　　حسرت سے آئینہ مین بنا ہون حضور کا
کھا کر گلوری یار جو آباد سے اُگال　　مرہم بنے وہ زخم دل ناصبور کا
ہجر مین وصل کو ہم یاد کیا کرتے ہین　　شاد یون ہی دل ناشاد کیا کرتے ہین
تم ہمین بھولے سے بھی یاد نہین کرتے ہو　　ہم تمہین اٹھ پہر یاد کیا کرتے ہین
کوئی ایسا بھی نہین مشق جفا مین اُستاد　　نئی بیداد وہ ایجاد کیا کرتے ہین
اُنگلیان کانون مین دیتے ہین فرشتے ہر دم　　ایسی ہم ہجر مین فریاد کیا کرتے ہین
کوئی ایسا نہین کہتا ہی کسی کے منہ پر　　آپ جو کچھ مجھے ارشاد کیا کرتے ہین
ہمارے زخم دل بھر لائیگا خط روے جانان کا　　بنیگا مرہم زنگار سبزہ اس گلستان کا

دہن کا لینگے بوسہ لب تک آلینے دو گیسو کو
اندھیری رات مین توڑینگے قفل اس گنج پنہان کا

سیلاب اشک سے نہ فقط ہر مکان گرا　　گردون مین غل ہی کہ اب آسمان گرا
پامال ہون ایسے گلشن نازک بہار کا　　موج شمیم گل سے مرا آشیان گرا
گویا عصائے دست دل زار چھٹ گیا　　جب کچھ سکی نہ آہ تو مین ناتوان گرا
جسم ایسا تری فرقت مین ہمارا اترا　　سر پہ رکھا تو قدم سے وہین چھلا اترا
نہی تشبیہ ہی مہتاب کو ہم کہتے ہین　　ہی غلاف آپ کے گال تکیہ کا میلا اترا
بند بند اپنے ہین محرم کے کسی نے مجھسے　　سلسلہ طرفہ ہوا دلکی گرفتاری کا
کاٹ دی بات وہین یار سے جب بولا مین　　نجر کا دانت مجھے دانت ہوا آری کا
دیکھ کر عکس در دندان کو مین گشتہ ہوا　　زہر کیا گھولا ہوا تھا موتیون کی آب مین
مچھلیان بازو کی دیکھینگی نہانے مین اگر　　ماہیان ہونگے آتش بھنینگی آب مین
روٹھین اگر منانے تو انکو جوڑ کر　　ای دل کبھی نہ خاطر دلدار توڑئے
عشق سے کوئی زمانے مین نہین سل بھاری　　لاکھ من سے نظر آتا ہی مجھے دل بھاری
صاف ہو مجھسے صنم جلد کہا مان مرا　　بے سبب بار کدورت سے نکر دل بھاری
توسن فکر رسا از خود ہمارا تیز ہی　　وہ نہین یہہ اسپ جسکو حاجت مہمیز ہی
فرو دلکی یار مانگے گا تو دکھلائینگے ہم　　مہر داغ عشق سے طیار دستاویز ہی
کیا ہی کیفیت دکھاتی ہی ہوا برسات کی　　جوش پر مستی کو لاتی ہی گھٹا برسات کی

## آبرو تخلص

نام نجم الدین علی خان عرف شاہ مبارک نبیرۂ حضرت محمد غوث گوالیری صاحب دیوان غزل و مثنوی کے استاد کامل تھے عہد مین محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے گھوڑے کی ٹاپ سے وفات پائی *

## * غزل *

تمہاری لوگ کہتے ہیں کمر ہی ۔ کہاں ہی کس طرح کی ہی کدھر ہی
کیا ہی بیخبر دونون جہان سے ۔ محبت کے نشے مین کیا اثر ہی
تخلص آبرو بر جا ہی میرا ۔ ہمیشہ اشک غم سے چشم تر ہی
جان اگر دشمن ہوئے ہو تم ہمارے اسقدر ۔ تو ہمارے دلکو کیون لگتے ہو پیارے اسقدر
گاہ گاہے پیار کی انکھون سے کرتا ہی نگاہ ۔ مہربان ہوتا چلا ہی اب تو بارے اسقدر
دیکھنے کو دور تے ہین لوگ بھونچکا سمجھ ۔ آہ سے دل کی نکلتے ہین شرارے اسقدر
یون آبرو بناوے دل مین ہزار باتین ۔ جب روبرو ہو تیرے گفتار بھول جاوے
بوسہ لبون کا دینے کہا کہکے پھر گیا ۔ پیالہ بھرا شراب کا افسوس گر گیا
پیکر شراب جو تم ہمکو دکھاتے ہو اب ۔ کیا شوق کو ہماسی چانا ہی اور کا ما
رکھے کوئی اسطرح کے لالچی کو کبتلک بھلا ۔ چلی جاتی ہی فرمایش کبھی یہہ لا کبھی وہ لا
نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خدا دیوے ۔ کہ اُسکو بدنما لگتا ہی جیسے چاند کو گہنا
نہ دیوے لیکے دل وہ جعد مشکین ۔ اگر باور نہین تو مانگ دیکھو

---

* آتش تخلص *

نام خواجہ حیدر علی ساکن لکھنو شاگرد مصحفی کے دو دیوان تصنیف کئے ہین اشعار اُنکے اکثر عاشقانہ عالی مضامین بندش الفاظ نہایت دل چسپ اور شیخ ناسخ سے اشعار کہنے مین لاگ رہتی تھی چنانچہ انکی وفات کے بعد اُنکی تاریخ کہہ کر شعر کہنا چھوڑ دیا *

## * غزل *

اُلجھا ہی دل بتون کے گیسوے پرشکن مین ۔ اُگتی ہی جاے سبزہ کنگھی مرے چمن مین

لٹکینگے دلو بنکر دل زلف کے رسن مین دیکھلا ئیگا سینا پانی چہ ذقن مین
شیرین زبان ہوئی ہی فرہاد کے دہن مین لیلی پکارتی ہی مجنون کے پیرہن مین
دو روز ہی یہہ لطف و عیش و نشاط دنیا بوے شب عروسی مہمان ہی پیرہن مین
چاندسے منہہ کو ترے یاد کیا کرتے ہین شب مہتاب مین فریاد کیا کرتے ہین
کیا کہون یار سے کہتے ہوے آتی ہی شرم حضرت دل جو کچھ ارشاد کیا کرتے ہین

تار تار پیرہن مین بس رہی ہی بوے دوست
مثل تصویر نہالی ہم ہین اور پہلوے دوست
ہجر کی شب ہو چکی روز قیامت سے دراز
دوش سے نیچے نہین اُتری ابھی گیسوے دوست
واہ رے شانہ کی قسمت کسکو یہہ معلوم تھا
پنجہ شل سے کھلینگے عقدہاے موے دوست
اُس بلاے جان سے آتش دیکھیے کیونکر بنے
دل سوا شیشے سے نازک دل سے نازک خوے دوست

سنتو سبھی جہان مین ہی تیرا فسانہ کیا کہتی ہی تجکو خلق خدا غایبانہ کیا
ترچھی نگہ سے طایر دل ہو چکا شکار جب تیر کج پڑیگا اُڑیگا نشانہ کیا
کیا کیا الجھتا ہی تری زلفون کے تار سے بخیہ طلب ہی سینہ صد چاک شانہ کیا
یون مدعی حسد سے نجھے داد دے نہ دے آتش غزل یہہ تونے لکھی عاشقانہ کیا

حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا
نہایت غم ہی اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا

اسیر اے دوست تیرے عاشق و معشوق دونو ہین
گرفتار آہنی زنجیر کا وہ یہہ طلائی کا
بھروسا آہ پر ہرگز نہین اے یار عاشق کو
جب کار ابتک کہین دیکھا نہین تیر ہوائی کا
دکھایا حسن نے اعجاز موسی کاتب قدرت نے
ید بیضا بنایا پور انگشت حنائی کا

وہ نازنین یہہ نزاکت مین کچھ یگانہ ہوا جو پہنی پھولونکی بدّھی تو درد شانہ ہوا
شب اُسکے افعی گیسو کا جو فسانہ ہوا ہوا کچھ ایسی بندھی گل چراغ خانہ ہوا
زبان یار خموشی نے میری کھلوائی مین قفل بنکے کلید در خزانہ ہوا
رہی چاہ ذقن مین مرا دل وحشی کوے مین جنگلی کبوتر کا آشیانہ ہوا
خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کو یہہ بیکسونکی مزارونکا شامیانہ ہوا

کیا جو ضبط گریہ تو کیا دریا کو کوزے مین
کبھی دل کھولکے رویا تو آیا جوش مین دریا
اگر موتی نہ بنتے قطرہ ہے ابر نیسان سے
تو جاتا نہ الٹا آتش صدف کے گوش مین دریا

غبار راہ ہوکر چشم مردم مین مکان پایا نہال خاکساری کو لگا کر پھلنے پھل پایا
عشق گل مین وہی بلبل کا فغان ہے کہ جو تھا عالم حسن خداداد بتان ہے کہ جو تھا
ناز و انداز و ادا سے تمہین شرم آنے لگی ہائے ضد حسن کا عالم وہ کہان ہے کہ جو تھا
لگے منہہ بھی چرانے دیتے دیتے گالیان صاحب زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا
دہن پر ہین اُنکے گمان کیسے کیسے کلام آتے ہین درمیان کیسے کیسے

اوسے تاچند ای دست ہوس قاتل کے دامن کا
منہ بہہ نکلتا نہین اب دوش سے بوجھ اپنی گردن کا

طفلی سے اور قہر ہوا وہ شباب مین
تابش ہو دوپہر کو فزون آفتاب مین

ترا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا
آنکھون سے اُس پری کی دل ناتوان گرا شیشہ ہمارا طاق سے ای آسمان گرا
اللہ رے شوق اپنی جبین کو خبر نہین اُس بت کے آستانیکا پتھر رگڑ گیا
ایڑیون تک تری چوٹی کی رسائی ہوتی کاش جو آتی تھی بلا آج ہی آئی ہوتی
آنکھ عاشق کو نہ تو اوگال رعنا دکھلا پتلیون کا کسی نادان کو تماشا دکھلا
دھیان رہتا ہے قد یار کی رعنائی کا سامنا روز ہے یہان آفت بالائی کا

* آثمی تخلص * نام خواجہ برہان الدین دہلوی مرثیہ خوب کہتے تھے
چمن کے تخت پر جسدم شہ گل کا تجمل تھا ہزارون بلبلونکی فوج تھی اورشور تھا غل تھا
خزانکے دن جو دیکھا کچھ نہین جز خار گلشن مین بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا
تمہارے سینہ کے داغ پیارے عجب ہی چاند مین نکلے ہین تارے
صاف دل ہونا بہت دشوار ہی آئینہ بھی عکس سے خالی نہین

* آدم تخلص * نام جہانگیر خان باشندۂ فرخ آباد شاگرد قوت کے *
چاندنی رات ہی تو آج مجھے یار نہ چھیڑ لوگ ہوجاوینگے دل تری کہین بیدار نہ چھیڑ
گرمئی صحبت اغیار سے کر دل ٹھنڈا مجھکو بھاتا نہین چھوتا تیرا یہ پیار نہ چھیڑ

* آرام تخلص * نام خیر اللہ خان *
اشک آنکھونسے نکلتا ہی رہا دلکا فوارہ اُچھلتا ہی رہا

* آرزو تخلص * نام سراج الدین علی خان شیخ محمد غوث گوالیاری کے خاندان سے تھے زمانہ شاہ عالم بادشاہ کا تھا کہ سنہ ۱۱۹۶ ہجری میں وفات کی *

ترے شوخ خراباتی کی کیفیت نہ کچھ پوچھو
بہار حسن کو دے آب اُتنے جب چرس کھینچا

اتا ہی صبح اُٹھکر تیری برابری کو کیا دن لگی ہیں دیکھو خورشید خاوری کو

* آزاد تخلص * نام محمد فاضل متوطن دکھن کے *

آئین جہان کی ساری ایجاد صنعتین پر جستے کہ یار ماتا وہی ہنر نہ آیا

* آزاد تخلص * نام میر مظفر علی دہلوی *

اندنون پیارے تری طرز تکلم اور ہی طور تبسم اور ہی وضع تبسم اور ہی

* ازادہ تخلص * نام آرام *

* غزل *

پوچھتے کیا ہو کہ بیداد کرون یا نکرون یہہ تو فرماؤ کہ فریاد کرون یا نکرون
وعدۂ وصل توکرتے ہو ولے سچ تو کہو دلکو اُس وعدے سے مین شاد کرون یا نکرون
خانہ اکدم کے لئے ہیاں پہ مانند حباب متحیر ہون کہ بنیاد کرون یا نکرون

* آشفتہ تخلص * نام مرزا رضا علی خلف حکیم محمد شفیع لکھنو مین رہتے تھے *

ہمیشہ آگ نکلتی ہی میرے سینہ سے الہی موت دے گذرا ہین ایسے جینے سے

* آشفتہ تخلص * نام بھورے خان جوان سپاہی پیشہ ساکن شاہجہان آباد صاحب دیوان تھے

* غزل *

جام گدائی ہاتھہ مین لیکر شام سویرے پھرتے ہیں
شمس و قمر یہہ دونو سایل حسن کے تیرے پھرتے ہین

مدت سے ہی آخر طالع ماہ جبین بن گردش مین
کھول بر ہمین پوتھی اپنی کب دن میرے پھرتے ہین

پنڈت پوچھو ہاتھہ دیکھاؤ فال کھولاو کوئی پر
دن جون ہون برگشتہ اپنے کہاں پھیرے پھرتے ہین

عقل و فراست صاحب ہوئی سب ہائے جنون زرے واسے جنون
گایون گایون لڑکے ہمکو گھیرے گھیرے پھرتے ہین

یون کاندھے پر زلفین اسکی بل کھاتے ہین وقت خرام
مار سیہ کو ڈال گلے مین جیسے سپیرے پھرتے ہین

جوگ لیا آشفتہ ہمنے دیکھہ لٹک اُن زلفون کی
گایون گایون حال پریشان بال بکھیرے پھرتے ہین

* آشفتہ تخلص * نام ناظر عبد اللہ باشندے ساہت کے اشعار فارسی بھی کہتے ہین اور خوش تحریر ہین اصلاح شعر کی حافظ ضیغم سے لی تھی *

* غزل *

کہان ہی رنگ گل اُس روی سیم بر کا سا چراغ مین نہ کبھی نور ہو قمر کا سا
ہو انہ حور مین انداز گر بشر کا سا تو رنج خلد مین ہوگا ہمین سقر کا سا
عجیب کیفیت غم ہی ساقی گردون شراب دردسے دے مجھکو ایک پھر کا سا
رکھے زانو پر بت بے بپیر پشت آئینہ ہون مین حیران پائے یہہ تو قیر پشت آئینہ

بولا یہ ابر باد ل بریان شب فراق آشفتہ مین بھی دیکھ تجھے آبدیدہ ہون

* آشنا تخلص * نام میر زین العابدین دہلوی ہم عصر آرزو کے تھے *

گر ہم سے دوانون کو تم آزاد کروگے ویرانے نے مینان کتنے ہی آباد کروگے

* آشنا تخلص * نام عبدالکریم خان باشندے کلکتہ کے فارسی بھی کہتے ہیں *

کبھو تو مہربان ہو ہم پہ ای بت کہ آخر ہم بھی ہیں بندے خدا کے

ضبط نالہ باعث چاک گریبان ہو گیا کام یون وحشت جنون کا اپنے آسان ہو گیا

* آصف تخلص * ور آغاز کتاب مین بعد ظفر کے لکھا گیا *

* آفاق تخلص * نام میر فریدالدین *

اُس گلی سے ہلکے پیوینگے جام شراب ہم لاے کا دل سہارے کے کرینگے کباب ہم

* آفت تخلص * نام نا معلوم *

زلف دوتا ہی ایک بلا اور قامت رشک قیامت ہی

سیدھی مانگ کبھی زلفون مین چشم غضب لب آفت ہی

* آفتاب تخلص * آغاز کتاب مین لکھا گیا ہی *

* آگاہ تخلص * نام نور خان شاگرد ضیا کے قصہ خوان تھے *

حلقۂ چشم مین کیون آج ہی دم پا برکاب ہی کہان کا ہمین در پیش سفر دیکھین تو

* آگاہ تخلص * نام محمد صالح دہلوی عہد مین محمد شاہ فردوس آرام گاہ کے تھے *

پھیری مین کرون سیر جہان کی تو بجا ہی دون ڈھلانے ہی ہو تا ہی تماشا گذری کا

* آوارہ تخلص * نام محمد کاظم برادر حقیقی میر زین العابدین صاحب کے *

* شعر *

اى عندليب جا کے چمن مین کریگی کیا باد خزان سے سب گل گلزار جھڑ گئے

* آہ تخلص * نام میر مہدی بیٹے سید محمد کے جنکا سوز تخلص تھا فن شعر اُنہون نے اپنے باپ سے حاصل کیا تھا *

شوخ نے منہہ سے گو کہا کچھ اور مین تو رکھتا ہون مدعا کچھ اور
گالیان دی تو کیا کہا مین نے اور چاہے سو کہہ بُرا کچھ اور

* ابر تخلص * نام نامعلوم *

باہے بلبل کھانا ہی باندار کسی کی کا کل کا خاک بیچے وہ جسکو دسے یہہ مار کسی کی کا کل کا

* اثر تخلص * نام میر محمد برادر خرد میر درد کے ساکن شاہ جہان آباد اشعار ہندی و فارسی کے اُستاد تھے *

جو سزا دیجے ہی بجا مجھکو تجھ سے کرنی نہ تھی وفا مجھکو
غم مین بیٹھون کہان تلک بت کے اب اُٹھاوے کہین خدا مجھکو
سرد مہری نے تیری ای ظالم آہ کتنا جلا دیا مجھکو
وہی مین ہون اثر وہی دل ہی پر خدا جانے کیا ہوا مجھکو
جیف میرے یہ آہ کرنے کو اور تیرے ہنس کے واہ کرنے کو
بیٹھ کر دل مین دل ہی لیجے چرا واہ یون گھر مین راہ کرنے کو
خوب دل ہی کہ دیکھ چاہ کا رنگ پھر ہی موجود چاہ کرنے کو

* اثیم تخلص * نام محمد علی باشندے گورکھپور کے *

پھر ہمارے آہ و نالے مین اثر پیدا ہوا پھر نہال سدہ وسے گویا ثمر پیدا ہوا

* اجمل تخلص * نام شاہ محمد اجمل باشندے اکبراباد کے برادر شاہ

غلام قطب الدین جنکا تخلص مصیب تھا سنہ ۱۱۶۹ ہجری مین بنارس مین رہتے تھے ❋

شاد تھا مین سب طرف سے بر مین جب جانانہ تھا
واہ کیسی رات تھی جس رات وہ ہمخانہ تھا
ہو گیا تھا کہتے کہتے اندنون مین ہوشیار
پھر جو دیکھا کل مین اجمال کو وہی دیوانہ تھا

❋ احسان تخلص ❋ نام میر شمس الدین بیٹے میر قمر الدین منت کے ❋

نظر آتا ہی ملک دل رہا اجڑا جلا پھوتا خدا جانے کہ اس بستی کو کس بیرحم لوتا

❋ احسان تخلص ❋ نام حافظ عبد الرحمن خان ❋

دو دن سے مین جدا ہون اُس موکمر سے احسان اک سو طرح کا صدمہ اس درمیان مین دیکھا
گلے سے لگتے ہی جتنے گلے تھے بھول گئے وگرنہ یاد ہیں مجھکو شکایتین کیا کیا
کہون کیا اُسکے مین اوصاف بینی اگر بینی وگر خود را نہ بینی
نہ پوچھو اُسکی پستان کو کہ کیا ہی کھلونا دست قدرت کا بنا ہی

❋ احسن تخلص ❋ نام مرزا حسن علی ساکن لکھنو اول شاگرد میر ضیا کے تھے پھر مرزا رفیع سودا کے ہوے صاحب دیوان گذرے اور سرکار مین نواب وزیر شجاع الدولہ کی رہتے تھے ❋

کہا جو مین نے کہ رخ کو تیرے قمر نہ لگا بگڑ کے بولا کہ چل بے اُدھر نظر نہ لگا
رہی جو تن مین میری جان یک رمق باقی لگا کے زخم کہا حیف کارگر نہ لگا
اسی لئیے تو مین تجھسے خفا ہون ای احسن گھڑی گھڑی میری پاؤن کو چشم تر نہ لگا
کل بوسے کے سوال پہ کیا کیا نہ کہہ گیا مین اسکے آگے اپنا سا منہہ لے کے رہ گیا

ہجر مین کیونکر نہووے آہ وزاری بیشتر　ہی قرار اُن دلمین کم اور بیقراری بیشتر

* احسن تخلص * نام احسن اللہ ابرو کے ہمعصر تھے *

یہی مضمون خط ہی احسن اللہ کہ حسن خوبرویان عارضی ہی
بُری باتون کی خو ہرگز نہین اُسکو جو انسان ہی　جو گالی سے زبانکو کام فرماوے سو حیوان ہی
کھولکر بند قبا کو مالک دل غارت کیا　کیا حصار قالب دلبرنے کھلے بندون لیا

* احقر تخلص * نام مرزا جواد علی باشندے لکھنو کئے بزرگ انکے قوم قزلباش سے تھے *

سمجھا تھا اُسکو اپنا گریبان غلط کیا　کھینچا جو مین نے آپکا دامان غلط کیا
لائے اوتھا جو کو چہ دلدار سے مجھے　گو اُسمین تم خفا ہو عزیزان غلط کیا
احقر وہ بدمعاملہ ہی بن لکھے پڑے　توسے جو دل دیا اُسے نادان غلط کیا
جسکا خوبان سے دل لگا ہوگا　وہ نہ آرام سے رہا ہوگا
مرگیا ہوگا وہ وفا پیشہ　جسکا معشوق بیوفا ہوگا

* احمد تخلص * نام احمد بیگ *

غضب سے ہاتھہ مین تونے جو تیغ کین پکڑی
نہ اوٹھہ سکا تیرے بسمل نے جو زمین پکڑی

* احمد تخلص * نام شیخ احمد ہمعصر ولی وگھنی کے تھے زبان ریختہ و بھاکھا مین مہارت رکھتے تھے *

کیا خوب ہو گر تمسے اشارات کی ٹھہرے
انکھون مین یون ہی حرف و حکایات کی ٹھہرے

* احمد تخلص * نام مولوی قایم احمد حسن متوطن مرشدآباد حال

کاگانہ مین رہتے ہین کامت مین ذہن رسا اور ظرافت مین و مست مشتہا رکھتے
ہین ہندی شعر خوب کہتے ہین اکثر حسن تخلص بھی کرتے ہین *

پڑا ہی ایسے کتر سے معاملہ دل کا نکل سکا نہ کبھی ایک حوصلہ دل کا
نہین ہی لطف فقط دلکو ونکے غم کھانا مزا ہی عشق مین جب ہو مبادلہ دل کا

* احمدی تخلص * نام شیخ احمد وطن قصبہ زمانیہ *

کیا نگار اپنی ہی صورت کا ہوا ہی والہ خیر ہی آینہ خانہ سے تو حیران نکلا
عالم کی تیری چشم نے حالت تباہ کی دور فلک سے کم نہاین گردش نگاہ کی
حیران کر گئی آینہ رویون کی دوستی صورت کوئی نظر نہاین آتی نباہ کی
ہین عکس آئینہ ہم جہانتک تو روبرو ہی ہم کچھ نہاین ٹھہرتے جو کچھ کہ ہی سو تو ہی
آرام و صبر و طاقت وہوش و توان چلے ای واے بیکسی کہ مرے ہمرہان چلے

* اختر تخلص * نام قاضی محمد صادق خان بہادر باشندے ہوگلی کے مگر
ایک مدت تک لکھنو مین بود باش کی صاحب دیوان ہین فارسی بھی خوب
کہتے ہین ایک تذکرہ فارسی مین ترتیب دیا اور ایک قصہ ہماماہ جیل دہی
اور ایک رسالہ عروض و قافیہ مین بھی رقم کیا ہی *

* غزل *

یون ہی عرق مین چہرہ مرے آفتاب کا جسطرح پھول ہو تہہ شبنم گلاب کا
اک بال مین عرق آب ہوا ہی سے تا بماہ طوفان اٹھے اگر مری چشم پر آب کا

* قطعہ *

کل شیخ بنکے مجتہد عصر آ گیا دکھلا کے باغ سبز ثواب و ثواب کا
کہنے لگا ز راہ تمسخر مجھے بطنز معلوم ہو گا حشر مین پینا شراب کا

مین نے کہا کہ مین بھی ہون یہہ خوب جانتا پر کیا کرون کہ ہی ابھی عالم شبابکا
گستاخی ہو معاف تواک عرض مین کرون لیکن نہ کیجئیے مجھے مورد عتاب کا
تقوی ہمارے آگے ہو تب آپکا درست اور ہو یقین آپکے تب اجتناب کا
مے ہووے کنج باغ ہو ساقی ہو ماہوش اور وہان کوئی محال ہو نہ باعث حجابکا
گردن مین ہاتھہ ڈالکے وہ شوخ بیحیا یہہ ریش جسپہ جلوہ ہی رنگ خضاب کا
کھینچ اسکو اور منہہ سے ملاکر کے اپنا منہہ دے ذایقہ زبان کو دہن کے لعاب کا
منت سے یون کہے کہ ہمارا ہو پیجئیے گرمی نہ جائیے جلد یہہ پیالہ شراب کا
اسوقت ہم سلام کرین قبلہ آپ کو گر آپ خوف کیجئیے روز حساب کا
اور اامتحان بغیر تو یہہ آپکا کلام قابل نہین ہی قبلہ کسی شیخ وشاب کا
یارب غم فراق مین اختر ہو جبکہ خاک سدا یہ اُسکے ملے قدم بوتراب کا

* اختر تخلص * نام میر اکبر علی خان خلف میر عبد اللہ اول انجم تخلص کرتے تھے پیرزادہ نواب قمر الدین خان کے اور شاگرد جرات کے فن آتش بازی مین خوب مہارت رکھتے تھے *

لیکے دل جان سے مارا مجھے اختر اُسنے
کیا کہون اُسکی مین بیداد گری کا عالم
سدا آواز کے بھی ہمتو سننے کو ترستے ہیئن
خوشا حال اُنکا ہی جو آپکے ہمسایہ بستے ہیئن

* ارمان تخلص * نام جنکے جی متر مولف اِس نسخے کا نبیرہ بیکٹہ باشی راجہ پتامبر متر بہادر کلکتہ کے باشندے اگرچہ اشعار اس ہیچمدان لیکے اس قابل نہاین کہ شاعرون کے زمرے مین داخل ہون مگر بپاس خاطر بعضے

دوستون سے ناچار منذرج کئے *

*غزل*

کام اپنا نہ کبھی تجھسے مری جان نکلا
تن سے جان نکلی مگر دل کا نہ ارمان نکلا
ہو گئی آتش عشق رخ جانان روشن
دود دل صورت کاکل ہی پریشان نکلا
زخم پہلو مجھے مری چشم سے کی ہم چشمی
جو کہ خندان نظر آتا تھا وہ گریان نکلا
گل کو بھی صورت یوسف ترا شیدا پایا
چاک دامان تھا وہ یہہ چاک گریبان نکلا
نقد جان جسکو دیا دوست سمجھہ کر مین نے
خوبی بخت سے دشمن وہی اومان نکلا

ہمیشہ جسپہ فدا ہمنے جان و مال کیا کبھی نہ اسنے مرے حال پر خیال کیا
ادا اور آن سے اک آن مین لیا دلکو دکھائی چال کچھ ایسی کہ پایمال کیا
بنا ہمارا سویدا بھی رشک ماہ وزحل جو انکے گال کے شب خال کا خیال کیا
کیا جفا سے وہین چورچور شیشہ دل کبھی فلک سے جو اک جام کا سوال کیا
مین فدا تجھپہ ہون تو غیر پہ اے غیرت حور آہ غیرت تجھے اکو زنہ آئی کیا خوب
دل دیا ہاتھہ سے اس آفت جانکو ارمان ہمنے بٹھلائے مصیبت یہہ اٹھائی کیا خوب
تم سے جو ہمسے توصنم ترک ملاقات کی آپ بھول کیا صاف کبھی بات وہ کلمات کی آپ
چشم گریان پہ مری کیجے نگہ روز فراق دیکھا چاہتے ہین کبھی سبزہ جو برسات کی آپ

بندگی کیجئے بندیکی ابھی سے صاحب    رکھین خوایسی جو غمزون سے اشارات کی آپ
رات بھر نالے کیا کرتا ہون گریہ دن کو    پوچھتے کیا ہین حقیقت مری اوقات کی آپ

ہی دل ترے فراق سے پر اضطراب آج    جان تن سے میرے جاتی ہی آجا شتاب آج
کل تو پلائے ساقئے مہوش نے خم کے خم    کرتا ہی نار ہجر سے دلکو کباب آج

دل ہوا ہی گھر خیال عارض دلدار کا    اس محل مین ہی محال اکدم گذر اغیار کا
دیکھتا ہی جو اُسے ہوتے ہین گم اُسکے حواس    حال یہہ پہنچا ہی ای ظالم ترے بیمار کا
سینہ خالی ہوگا قاتل کی نشانی سے مرا    زخم ای جراح بھر آیا اگر تلوار کا
مرغ دل نکلے نہ جس جال کے جنجال سے آہ    دام الفت ہی وہ صیاد کا یہہ دام نہین
دیکھکر دست حنائی اُس بت گلفام کے    خشک غم سے خون ہوا ہی پنجہ مرجان کا

توسن طبع جو آوے مرا جولانی پر    پانی پھرجاے ابھی آتش سحبانی پر
اُس پریکی جو مقرر ہون مین دربانی پر    پاؤن رکھون نہ کبھی تخت سلیمانی پر
دست قدرت کا لکھا ہی یہی پیشانی پر    خط مسبق لے گیا اسکا خط ریحانی پر
عرش پر کیونکہ نہ اس زہرہ جبین کا ہو دماغ    تارے افشان پہ فدا ماہ ہی پیشانی پر
دیدہ تر مین ہین لخت دل سوزان اسطرح    جسطرح آگ بجھا دیوے کوئی پانی پر
نہوا موم دل اُس رشک پریکا نہوا    لاکھہ افسون مین پڑھے مہر سلیمانی پر
اشک دیتا ہی جو لے لیتا ہی چادر مہتاب    ہی نظر بسکہ انھین دوکی مری عریانی پر
ہو بہو کھینچے جو اُس رشک پریکی تصویر    یہہ تو ہوگا نہ گمان اسکو کبھی مانی پر
موزیون مین بھی ہی اتنا اثر ہم جنسی    مار بل کھاتا ہی کاکل کی پریشانی پر
اُسنے ظالم کے اٹھائے ہین جدا جور فلک    کیا دیا تا ہی مجھے اپنی ستمرانی پر
جانب غیر اگر تمنے چلائی ابرو    ہم بھی رکھدینگے گلا تیغ صفاہانی پر

اگلے سب زخم بھرے ہیں مرے ای تیر انداز    کیا عجب تیر کے ہو جائیں اگر دھانی پر
قیس نے بن سے جو مجنونکے ترے دی تشبیہ    روئے خط کھینچ دیا نجد کی ویرانی پر
فرط گریہ سے ہی یہ حال فلک ای ارمان
جسطرح سے کہ دھوان کش ہو روان پانی پر

* اسد تخلص * نام میر امانی متوطن شاہجہان آباد شاگرد مرزا رفیع سودا کے عہد مین شاہ عالم بادشاہ کے ہوئے اور مرشد آباد مین آکر انتقال کیا *

ماتے ہی کہین وہ بت گمراہ کسی کی    گو آپ سفارش کرے اللہ کسی کی
پھنس قید مین گر جاوین ہو گرگ کا طعمہ    جو چاہے اسد کرنہ نکر چاہ کسی کی
اسد اس جفا پر بتون سے وفا کی    مرے شیر شاباش رحمت خدا کی

* اسد تخلص * نام نواب اسد اللہ خان غالب مشہور مرزا نوشہ باشندے شاہجہان آباد کے اور غالب بھی اِنکا تخلص ہی *

وہ آکے خواب مین تسکین اضطراب تو دے    ولے مجھے طپش دل مجال خواب تو دے
کرے ہی قتل لگاوٹ مین تیرا رو دینا    تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے
پلا دے اوک سے ساقی جو ہمسے نفرت ہی    پیالہ گر نہین دیتا نہ دے شراب تو دے
اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاون پھول گئے    کہا جب اُسنے ذرا میرے پاون داب تو دے
دوست غمخواری مین مرے سعی فرماوینگے کیا
زخم کے بھرتے تلک ناخن نہ بڑہ جاوینگے کیا
بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہینگے حال دل اور آپ فرماوینگے کیا

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لاوینگے کیا
خانہ زادِ زلف ہیں زنجیر سے بھاگینگے کیوں
ہیں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبراوینگے کیا
حضرت ناصح گر آویں دیدہ و دل فرشِ راہ
پر یہ فرماؤ کہ وہ یہاں آکے سمجھاوینگے کیا
ہے اب اس معموری میں قحطِ غمِ الفت اسد
ہمنے یہ مانا کہ دلی میں رہے کھاوینگے کیا

❋ قطعہ ❋

ہے جو صاحب کے کفِ دست پہ یہ چکنی ڈلی — زیب دیتا ہے اِسے جسقدر اچھا کہیئے
خامہ انگشت بدنداں کہ اِسے کیا لکھیئے — ناطقہ سر بہ گریباں کہ اِسے کیا کہیئے
مہرِ مکتوبِ عزیزانِ گرامی لکھیئے — حرزِ بازوے شگرفانِ خودآرا کہیئے
مسی آلودہ سرِ انگشتِ حسیناں لکھیئے — داغِ ہجرِ جگرِ عاشقِ شیدا کہیئے
خاتمِ دستِ سلیماں کے مشابہ لکھیئے — سرِ پستانِ پریزاد ز مانا کہیئے
اخترِ سوختۂ قیس سے نسبت دیجے — خالِ مشکینِ رخِ دلکشِ لیلا کہیئے
حجر الاسودِ دیوارِ حرم کیجے فرض — نافہ آہوئے بیابانِ ختن کا کہیئے
وضع میں اسکو اگر سمجھیئے قافِ تریاق — رنگ میں سبزۂ نوخیزِ مسیحی کہیئے
صومعے میں اِسے ٹھہرائیے گر مہرِ نماز — میکدہ میں اِسے خشتِ خمِ صہبا کہیئے
کیوں اِسے قفلِ درِ گنجِ محبت لکھیئے — کیوں اِسے نقطۂ پرکارِ تمنا کہیئے

کیون اسے گوہر نایاب تصور کیجے کیون اسے مردمک دیدۂ عنقا کہیے
کیون اسے تکمۂ پیراہن لیلی لکھیے کیون اسے نقش پئے ناقۂ سلما کہیے
بندہ پرور کے کف دست کو دل کیجیے فرض اور اس چکنی سپاری کو سویدا کہیے
عشق مجھکو نہین وحشت ہی سہی میری وحشت تیری شہرت ہی سہی
قطع کیجے نہ تعلق ہم سے کچھہ نہین ہی تو عداوت ہی سہی
میرے ہونے مین ہی کیا رسوائی ای وہ مجلس نہین خلوت ہی سہی
اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھہ ہو آگہی گر نہین غفلت ہی سہی
ہم بھی دشمن تو نہین ہین اپنے غیر کو تجھہ سے محبت ہی سہی
عمر ہرچند کہ ہی برق خرام دل کے خون کرنیکو فرصت ہی سہی
کچھہ تو دے ای فلک نا انصاف آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی
ہم کوئی ترک وفا کرتے ہین نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی
یار سے چھیڑ چلی جائے اسد کچھہ نہین ہی تو عداوت ہی سہی
مہربان ہو کے بلا لو مجھے چاہو جسوقت مین گیا وقت نہین ہون پھر آ بھی نسکون
زہر ملتا ہی نہین مجھکو ستمگر ورنہ کیا قسم ہی ترے ملنیکی کہ کھا بھی نسکون

جس بزم مین تو ناز سے گفتار مین آوے
جان کالبد صورت دیوار مین آوے
سایہ کی طرح ساتھہ چلے سرو و صنوبر
تو اس قد دلکش سے جو گلزار مین آوے
اس چشم فسونگر کا اگر پائیے اشارہ
طوطی کی طرح آئینہ گفتار مین آوے

کانٹون کی زبان سوکھہ گئی پیاس سے یارب
ایک آبلہ پا وادی پر خار مین آوے

نقش فریادی ہی کسکی شوخی تحریر کا کاغذی ہی پایرہن ہر پیکر تصویر کا ۔

* اسیر تخلص * نام خلیفہ گاندار علی باشندے لکھنو کے *

ہم لیگئی وہ حسرتیون کا ڈھیر لحد مین کرمان زمین بھی نہوے سیر لحد مین
تر رکھا جو آنکھون نے عضائیے بقائی کو شاخون مین جریدون کی لگے بابیر لحد مین
رنج یاد جو آیا بت چین غارت دین کا کعبہ سے لیا ہمنے بھی منہہ پھیر لحد مین
کشتہ ہون کسی ابروے خمدار کا یارو رکھہ دیجو مرے سینہ پہ شمشیر لحد مین
ہم سوتے کو لیتے تھے کہ محشر نے اوٹھایا کچھہ بھی نہ اسیر آہ ہوئی دیر لحد مین

ایدل کرم پہ ساقئی کوثر کے رکھہ نظر دیدینگے کوڑی کوڑی اکٹھی کا ال کی

* اشتیاق تخلص * نام شاہ ولی اللہ سرہندی .. شاہ محمد گال کے بیٹے

لڑکون کے پتھرون کی لگے کیون کہ اسکو چوٹ
ہر ایک گردباد ہی مجنون کو دہول کوٹ
چھوڑ کر تجھکو ہمین اوز سے جو لاگ لگی
نہ ہاین مہندی پہ ترے تلون سے ہی آگ لگی

* اشرف تخلص * نام نامعلوم آبرو کے ہم عصر تھے *

کانون مین اُسکے پتے ہیئن اور زر کی بالیان
جھک جھک سلام کرتی ہیئن پھولون کی ڈالیان

* اشرف تخلص * نام محمد اشرف شاہ عالم بادشاہ کی سرکار مین
خدمت موزنی کی رکہتے تھے *

آبیٹھو تو دو باتین کرین تمسے میان ہم    پھر دیکھئے اکدم مین کہان تم ہو کہان ہم

* اشرف تخلص * نام میر اشرف علی باشندے کاکنہ کے *

تو تا ہی بیر آ اتھا تا نامہ لیجانے پہ وہان    گر ہو سچ تو سرخ رو یہہ سبز پر ہو جایگا

* اشفاق تخلص * نام معلوم نہوا *

دل مرا نور تجلی سے جو معمور ہوا    شعلہ جو آہ کا نکلا شرر طور ہوا

* اصغر تخلص * نام میر اصغر علی باشندۂ شاہ باد شاگرد مضطرب کے

بگاڑ رہتا سرا ہی صنم سے اور ہمسے    یہہ دشمنی ہوئی لطف و کرم سے اور ہمسے

جو رہے تن مین رہی جان حزین تھوڑی سی    چاہئے مہر بھی ای ماہ جبین تھوڑی سی

* اظفر تخلص * نام محمد ظہیر الدین دہلوی *

شکر ہم عشق کے کوچہ سے سبکبار چلے    نقد دل ایک جو رکھے تھے سو یہان ہار چلے

ہم صفیرو مجھے گلزار یہ سینہ بس ہی    کون اب پھر تماشا سوئے گلزار چلے

دیکھئے آہ اثر کیا کرے ہی اسپر    ہمتو کر آہ و فغان اپنا سا سر مار چلے

* اظہر تخلص * نام غلام علی دہلوی شاگرد فقیر شمس الدین کے

سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین عظیم آباد مین وفات پائی شعر فارسی

بھی کہتے تھے *

کہانا کا ونگے اس چاند تجھکو سینہ سے    کتنے نہین ہی یہان ایک دن مہینے سے

* اظہر تخلص * نام غلام محی الدین *

رکھتی ہی مری جان کو مضطر طپش دل    دیکھلائیگی ہنگامۂ محشر طپش دل

* اعظم تخلص * نام محمد اعظم سرکار مین نواب آصف الدولہ کی ملازم تھے *

ہی قد کے سبب عالم بالا پہ تری زلف    رکھتی ہی دماغ اپنا یہہ زنجیر فلک پر

* رباعی *

وہ بدا ہوے جب سے آہ وزاری مین رہے بجلی کی مثال بیقراری مین رہے
ہو خانہ خراب ایسے کافر دل کا ہم جسکے سبب ہمیشہ خواری مین رہے

* اعلی علی تخلص * نام میرا علی علی بھتیجے میر ولادت اسد خان شاہجہان آبادی کے لکھنو مین آکر نواب شجاع الدولہ کی ملازمت مین سرفراز ہوے بہت عیاش وعاشق مزاج تھے *

میرے دیوانہ دلکو شور طفلان استراحت ہی
اُنہون کے ہاتھہ کا پتھرا سے سنگ جراحت ہی

نہ چھوڑا مین جھجھلا کے تار گریبان رہے تا نہ گردن پہ بار گریبان
جو ہاتھہ اُسکے بند قبا کھولتے تھے سو مشغول ہین اب بکار گریبان

* افسانہ تخلص * نام نامعلوم *

ای دل سدا اُس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو اُس نوبہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو

* افسوس تخلص * نام میر شیر علی خلف میر مظفر علی خان داروغہ توپخانہ نواب محمد قاسم خان عالیجاہ کے اور شاگرد سوز کے صاحب دیوان گذرے ہین وطن اُنکا نارنول تھا *

یہہ ملک دل تو جلکے سراسر بھسم ہوا سوز جگر پہ تو نہ ذرا اب بھی کم ہوا
تسکین جی کو کب ہوئی یک دو وصال سے بلکہ دو چند آگے سے اس دل کو غم ہوا
ای شیخ جا تو کعبہ کو معذور رکھہ مجھے بابیت الصنم ہی مجھکو تو بیت الحرم ہوا
ای دل لگا تو مانگنے اب موت دم بدم افسوس مجھکو ہجر کا ایسا الم ہوا
لب کو دشنام ہی سے کھولو تم پر کسی طرح مجھہ سے بولو تم

کرچکی کام جنبش ابرو بس میان تیغ کو نہ تولو تم
رخصت گریہ وی ہی اُسنے آج ای دل و دیدہ خوب رولو تم
کچھ نہ کچھ پاوٴگے میان افسوس دل کو پر اُس گلی مین کھولو تم
آپ ہجی سحر پربت خود کام نہ آیا کیا رات کٹی مطلقاً آرام نہ آیا
گر وصل ہوا آج تو پھر لطف نہ پایا تو ہوش مین تک بھی دل ناکام نہ آیا
سب مست ہوئے وی سے ترے دور مین ساقی پر اپنی لبون تک تو کبھی جام نہ آیا
اس کوچہ مین جاتے ہی گیا عقل و دل و ہوش کوئی بھی بڑے وقت مین یہان کام نہ آیا
یہ موسم گل یون ہی گیا ایک بھی افسوس آغوش مین میری وہ گل اندام نہ آیا
روز و کے درد دلکو مین اپنے کہا کیا سن سن کے اسکو آہ وہ ظالم ہنسا کیا
آہ دشمن ہوا وہی جی کا دوستی جسکی مجھسے جانی تھی
مین تو گالی کے بھی نہ تھا لایق آپ نے دی تو مہربانی کی

* افسر تخلص * نام غلام اشرف خلف شیخ غلام رسول مرثیہ و سلام اور شعر خوب کہتے اور بزرگ اُنکے چودھری گاوخانہ بادشاہی کے تھے *

اب نہین ہمسے وہ الفت اور ملنا پیار سے بیشتر ہی ربط اسکو آج کل اغیار سے
مدیکرتون کے خانۂ دل پر خرابی آگئی ایکدن جھانکا تھا اُسنے رخنۂ دیوار سے
کچھ تمنا دل کو اپنے باغ جنت سے نہین کام ای افسر ہی مجھکو کوچۂ دلدار سے

* افصح تخلص * نام شاہ فصیح شاگرد مرزا بیدل کے جو سنہ ۱۱۹۲ ہجری مین اس دار فانی سے راہی ملک بقا ہوئے *

شام و سحر خیال قد یار ہوگیا پھر زلف و رخ سے مجھکو سرو کار ہوگیا

* افضل تخلص * نام محمد افضل جسنے اپنے حسب حال بارہ ماسہ جو مشہور ہاتھہ باتہ کہانی کے ہی نظم مین ترتیب دی تھی *

مسافر سے جنہون نے دل لگایا انہون نے سب جنم روتے گوانیا

* افغان تخلص * نام الف خان درویش خصلت تھے *

پہلے قدم مین عشق کے میرا تو جی گیا مجنون یہہ چند روز بھلا کیون کہ جی گیا

* افکار تخلص * نام میر جیون *

علی کا بیاہ ایسا جگمگا تھا شب معراج جسکا رتجگا تھا

* اکبر تخلص * نام نامعلوم عرف بھچوشاہ لطیفہ گو دلی کے باشندے تھے *

ہمارے دل مین خنجر ناز کے کیا کیا نگرتے ہین
یہ کافر خوبرو جسوقت تن کر تک آکرتے ہین
یہ جتنے خوبرو سرکش ہین انکو خوب دیکھا ہی
گرے ہر حسن کے ہر ایک کے گھر پاون پرتے ہین
خدا چاہے سو ہوئے اب ہمارے حق مین ای اکبر
صنم سے اپنے ہم بھی آج ایک بوسے پہ ارتے ہین

* اکرام تخلص * نام معلوم نہوا *

دم کو سمجھہ غنیمت واقف ہو دم کے دم کا
یہہ کون ہی وہ میدہ دم مارتا ہی دم کا

* اکرم تخلص * نام خواجہ محمد اکرم باشندے دلی کے تاریخ کہنے مین دستگاہ خوب رکھے تھے *

یکبار ترے دیر سے مین زاہد اگر آوے مین جانو جو سحر کی طرف پھر نظر آوے

* الم تخلص * نام صاحب میر خاں خواجہ میر درد کا ہمشاگرد قطعہ و رباعی کہتے سنہ ۱۱۹۴ ہجری تھے کہ مرشد آباد مین وارد ہوکر راجہ دولہ رام کی سرکار مین بعزت رہے تھے *

سنے دن کو قرار بیقراری کی سبب ہے چشم کو خواب اشکباری کی سبب
واقف نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھی یہ کچھ دیکھا سو تیری یاری کی سبب

* الہام تخلص * نام شیخ شرف الدین اول ماول تخلص تھا فارسی مین صاحب دیوان اور ہندی کم کہتے تھے لکھنو مین رہتے تھے *

اری بیکسی ترے قربان ہون برے وقت مین ایک تو رہ گئی

* الہام تخلص * نام فضایل بیگ شاگرد عزلت صورتی کے احمد شاہ کے عہد مین ہوئے تھے *

چاہتی ہی وہ کرے رخصت ترے بیمار کو اب گلے مانے دے ای قاتل ذرا تلوار کو

امامی تخلص * نام خواجہ امام بخش باشندے عظیم اباد کے *

ای چشم تو تھام اسکو ہی اشک تو جوش اوپر
مژگان نہین رکھہ سکتے اس طفل کو دوش اوپر

* امانی تخلص * نام میر امانی بیٹا خواجہ آثمی دہلوی کا چند سال سے مرشد آباد مین رہتے تھے ہندی مرثیہ خوب کہتے سنہ ۱۱۸۷ ہجری مین محرم کی ایام مین منبر پر مرثیہ پڑھتے پڑھتے بیہوش ہوکر منبر سے گرکے وفات پائی *

مطلع

گھبرا ہی مجھے غم نے عجب حال ہی جی کا ای نالہ دل وقت ہی فریاد رسی کا

سینہ مین جدھر رو ہو تیرا پھونک دے ای آہ
بچ دل سے خبردار کہ یہ گھر ہی کسی کا

* امجد تخلص * نام مولوی امجد باشندے شاہ جہان آباد کے فارسی بھی کہتے تھے عہد مین شاہ عالمگیر اورنگ زیب کے ہوے تھے *

جان باب تشنہ جگر یہان سے چلا جاتا ہون لے خبر جلدی سے ساقی کہ موا جاتا ہون
ایک عالم نے تیری تیغ سے پائی ہی نجات سب گنہگارون مین اک مین ہی رہا جاتا ہون
جب کبھی آپکو دیکھون ہون مین جون قطرۂ اشک
اپنی نظرون سے بھی امجد مین گرا جاتا ہون
سنتا تھا جسے کعبۂ و بتخانہ مین آخر امجد نے اُسے حضرت انسان مین دیکھا
راہ تکتے تکتے آخر جی سے آیا تنگ دل انکھین پتھرا گئین پہ مرے گھر نہ آیا سنگدل
زبان پر راز عاشق کا نہ لانا سر کٹا دینا سررشتہ کسے ہاتھہ آیا ہی یہ شمع شبستان کو
ہی زور میان خال شکر لب پہ تمہارے بوسے مین بھی شاید مزہ تاشکری ہو

* امداد تخلص * نام نامعلوم نواب زادے رامپور کے *

ہی جو یہ جھومر تمہارا جان جان بالاے سر آسمان حسن پر ہی کہکشان بالاے سر

* اُمیّ تخلص * نام نامعلوم شاہ جہان آبادی شاگرد نصیر دہلوی کا *

جہان زنجیر ہم سنتے ہین، منگوا مول لیتے ہین
تری زلفون کے سودے یہ سودا مول لیتے ہین

* امید تخلص * نام قزلباش خان رہنے والے ایران کے بہادر شاہ کے زمانے مین وارد ہندوستان ہوئے تھے اور عہد مین محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے معزز تھے سنہ ۱۱۵۹ ہجری مین وفات پائی صاحب دیوان فارسی کے تھے *

پیار بن گھر مین عجب صحبت ہی در و دیوار سے اب صحبت ہی

٭ امید تخلص ٭ نام امید علی خلف نواب خان جہان خان باشندہ ہوگای ٭

معلوم نہین شیخ کا ایمان کہان ہی زاہد کی تو تسبیح مین زنار نہان ہی

٭ امیر تخلص ٭ نام محمد یار خان خلف نواب علی محمد خان روہیلے شاگرد محمد قایم کے علم موسیقی اور ستار بجانے مین استاد تھے ٭

سرخ چشم اتنی کہان ہوتی ہی بیداری سے
لہو اُترا ہی تری انکھومین خونخواری سے
وقت رخصت کے ترے ای مرے جی کے دشمن
تھام تھام آج رکھا دلکو مین کس خواری سے

دیکھے جو مین سرنوشت اپنی جز روز سیاہ کچھ نہ نکلا

٭ امین تخلص ٭ نام امین الدین خان خلف قاضی وحی الدین خان عہد مین نواب نجف الدولہ کے قاضی اور صاحب دیوان تھے نثر فارسی خوب لکھتے اور نواب محمد رضا خان مظفر جنگ کی سرکار مین توسل رکھتے تھے ٭

ہی نہین جوہر نمایان تیغ تیز یار پر نام لکھ رکھا ہی مقتولون کا اُس تلوار پر

دل خیال زلف مین بیتاب و بے آرام ہی رات ہوتی ہی امین بھاری ہر ایک بیمار پر

شاداب ہی خط اُس کے لب آبدار پر رہتی ہی گرد چاہ کے اکثر گیاہ سبز

سرو پر اتنا پھول مت قمری ہم بھی یک نونہال رکھتے ہین

دل باندھئے تو یار کی کاکل سے باندھئے بلبل کو باندھئے تو رگ گل سے باندھئے

جلوہ ترے حسن کا کہان ہی یون کہنے کو آفتاب ہان ہی

ہم رہین دیکھتے اور تری یہہ اوقات کٹے اور تو کیا کہون ای شانہ ترا ہاتھہ کٹے

پتہ ویسے جو وہ شہرۂ ایام نکلتا تب دیکھتے خورشید کا گر نام نکلتا
یہہ دل خالی نہین کوئی دم رہیگا جو تو جاویگا ترا غم رہیگا
سخت کاوش مین ہون بر رنگ نگین ایسی نام آوریگا منہہ کالا
دل میرا سینے سے یون لیتی ہی وہ زلف دوتا جسطرح مجمر سے لے اخگر کو آتش گیر کھینچ
کشور حسن مین اندھیر ہی کچھ مت پوچھو نو خطان شام کو کرتے ہین سحر سے پیوند
دب نکلتا ہی اگرچہ سب سے ہی بالا پہاڑ دیکھتا ہی جب ہماری آہ کا کالا پہاڑ
وہ دیکھے تیری زلف گرہ گیر ہوا پر جسنے نہ کبھی دیکھی ہو زنجیر ہوا پر
ڈر سے تیرے نالہ بھی نکلتا نہین لب سے ظالم ہی تیرے ظلم کی تاثیر ہوا پر
کون آتا ہی یہہ کسکی پاؤن کی آواز ہی ہر صداے پا مین جسکی سو طرح کا ناز ہی

* انتظار تخلص * نام علی نقی خان بیتے علی اکبر خان کے جو عہد مین نواب علی وردی خان مہابت جنگ کے مرشداباد مین آکر رہے تھے *

جو کوئی تیری نگاہ مست کا مخمور ہی شیشۂ دل اسکا کیفیت سے چکنا چور ہی
بھونتا رہتا ہی داغ عشق شعلہ خو مجھے جون کباب سیخ اس پہلو سے اس پہلو مجھے
جو ہین بہار گل کی قفس تک خبر گئی سنتے ہی بلبل ایسی ہی تڑپی کہ مر گئی

* رباعی *

دیکھونگا تجھے کب ای گسائین سائین آنکھین تو سفید ہوتی آئین سائین
دل یاد مین دیدہ منتظر بر سر راہ نتھون مین ہی دم زبان پہ سائین سائین

* انجام تخلص * نام نواب امیر خان دہلوی شاگرد مرزا بیدل کے فارسی و ہندی و ریختہ گوئی مین کامل اور علم موسیقی سے آگاہ لطیفہ گوئی مین یکتا در سنہ ۱۱۵۹ ہجری زمانہ مین محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے کنار سے

زخم سے وفات پائی *

اب یہی احسان ہی ہرگز نہوون آزاد ہم پھر چمن مین جائین کیا منھ لیکے ای صیاد ہم

* اندوہ تخلص * نام نامعلوم مگر باشندے کانپور کے *

جو نہال اُگا خاک شہیدان سے سی سے سوسن کی کلی اُسنے کہی بار نکالی
صیاد نے رکھکر گل پژمردہ قفس پر اچھی ہوس مرغ گرفتار نکالی
غم صیاد و فکر باغبان ہی دو عملے مین ہمارا آشیان ہی

* انسان تخلص * نام اسد الدولہ خان دہلوی عہد مین احمد شاہ بادشاہ کے ہفت ہزاری وغیرہ کے منصب دار تھے *

زمین و آسمان اور مہر ومہ سب تجھمین ہی انسان
نظر بھر دیکھ مشت خاک مین کیا کیا چمکتا ہی

* انشا تخلص * نام میر انشاء اللہ خان خلف میر ماشا اللہ خان جنکا مصدر تخلص تھا اُنکے بزرگونکا وطن نجف اشرف تھا مگر اُنکی پیدایش مرشد اباد کی تھی نواب سعادت علی خان کی سرکار مین معزز تھے اور جمیع علوم و فنون مین کامل اور شاعر زبردست تھے چنانچہ دیوان انکا مشہور ہی *

* غزل *

جو بات تجھسے چاہے ہی اپنا مزاج آج قربان تیرے کل پہ نہ ٹال آج آج آج
خوبان روزگار مقید ہین تیرے سب جو چیز تو کرے سووہ پاوے رواج آج
انشا سے اپنے اور یہہ انکار حیف ہی لایا ہی وہ کبھی نہ کبھی احتیاج آج
اچھا جو خفا ہمسے ہو تم ای صنم اچھا لو ہم بھی نہ بولینگے خدا کی قسم اچھا
مشغول کیا چاہئے اِس دل کو کسی طور لے لیوینگے ڈھونڈ اور کوئی یار ہم اچھا

گرمی نے ہی آگ اور ہی سینے میں لگائی ہر طور غرض آپ سے ملنا ہی کم اچھا
اغیار سے کرتے ہو مرے سامنے باتیں مجھ پر یہ نیا کرنے لگے تم ستم اچھا
ہم معتکف خلوت بتخانہ ہیں ای شیخ جاتا ہی تو جا تو پئے طوف حرم اچھا
جو شخص مقیم رہ دلدار ہیں زاہد فردوس لگے انکو نہ باغ ارم اچھا
کہکر گئے آتا ہوں کوئی دم کو ابھی میں پھر وے چلے کاکی سی طرح مجکو دم اچھا
اس ہستیٔ موہوم سے میں تنگ ہوں انشا واللہ کہ اس سے ہی مراتب عدم اچھا
اپنی پھر کھیو ہماری پہلے تک سناو رہو کر رکھو اپنا کسیکو یا کسیکے ہو رہو
میرے ہی سر کی قسم ہی نام جانے کا نہ لو مجکو پیتو آج گر تم اپنے گھر جاؤ رہو
اب جوان فضل الہی ہو چکے کیا ڈر تمہیں آؤ بیٹھو کھیلو کودو لوٹو پوٹو سو رہو
دوستو انشا کے رونیکو نہ دیکھو آنکھ کھول پھوٹ بہنے دو کہیں دلکی پھپھولے کو رہو
مجھسے فرمانے لگی آپ قدر دانی آپ کی بندہ کس قابل ہی صاحب مہربانی آپ کی
بندگی اپنے توجہ سے ہمنے تہانی آپ کی بندہ پرور خیر آگے قدر دانی آپ کی
تھی جو وہ لاہی کی توپی زعفرانی آپ کی سو ہمارے پاس ہی ابتک نشانی آپکی
کیا کہوں مارے خوشی کے حال میرا کیا ہوا آمد آمد جو ہوئی کل ناگہانی آپ کی
ہی کسی سے آج وعدہ کچھ اجی خالی نہیں یہ دھڑی مسی کی ہونٹوں پر جمانی آپ کی
ہمنے سو راتیں جگا میں تب ہوا یہ اتفاق سو اسی دنکو دھری تھی نیند آنی آپ کی
لیکے میں اوڑھوں بچھاؤں یا لپیٹوں نایا کروں روکھی پھیکی ایسی سوکھی مہربانی آپکی
ای جنون استاوجی خسم تھو ننگا آجائیے ہاں خلیفہ ہم بھی دیکھیں پھلوانی آپکی
صدقے صدقے کیوں نہ ہو جاؤں بھلا غش ہو کے میں دیکھ گدرائی ہوئی اٹھتی جوانی آپ کی
اپنی آنکھوں میں تراوت آگئی ایکبارگی دیکھکر یہ لہلہی پوشاک دھانی آپ کی

دو گلابی لاکے ساقی نے کہا انشا سے رات　　زعفرانی میرا حصہ ارغوانی آپ کی

کچھ اشارہ جو کیا ہمنے ملاقات کے وقت　　ٹال کر کہنے لگا دن ہی ابھی رات کے وقت

سرسری آپکی تشریف لے آنے سے حصول　　میں تو تب جانوں کہ آجاؤ کبھی خواب کے وقت

غیر سے کرتے تھے آنکھوں سے ابھی باتیں تم　　ہم بھی آ پہنچے ہیں کیا عین اشارات کے وقت

گرچہ مے پینے سے کی توبہ ہے میں نے ساقی　　بھول جاتا ہوں ولے تیری مدارات کے وقت

آوے خاطر میں جہاں آپ کھڑا کیجئے یاں　　پاس اس بندہ کے آرہئے پر اُس بات کے وقت

کیا کروں پاس ادب سے ہوں نہایت لاچار　　ورنہ کچھ اور ہی سوجھے ہے مجھے لات کے وقت

موسم عیش ہے اور عہد جوانی انشا　　دور ہیں تیرے ابھی زہد و عبادات کے وقت

گالی سہی ادا سہی چین جبیں سہی　　یہ سب سہی پر ایک نہیں کی نہیں سہی

منظور ہمکو دل کا لگانا ہی جب ہوا　　کیا آپ کا اجارا ہے اسمین کہیں سہی

جگر کی آگ بجھے جسسے جلد وہ شے لا　　لگا کے برف میں ساقی صراحئ مے لا

نکالے وادی وحشت سے دیکھ اے مجنوں　　کہ شور دھوم سے آتا ہے ناقۂ لیلا

گرا جو ہاتھ سے فرہاد کے کہیں تیشہ　　درون کوہ سے نکلی صدائے واویلا

قدم پہ ہاتھ میں رکھتا ہوں اٹھ کہیں گھر چل　　خدا کے واسطے اتنے تو پاؤں مت پھیلا

حنائی اُس گل رعنا کے کیا کہے انشا　　نسیم صبح جو چھو جائے رنگ ہو میلا

آغوش تصور میں شب اُسکو جو میں مسکا　　لبہائے نزاکت سے اک شور تھا بس بس کا

خلد بریں کے رہنے والو حوروں سے کہدو پرے ہو　　بام فلک پر چڑھتا ہی نالہ نزدیکے لوگو پرے ہو

سب سرو باندھتے ہیں تو اس قد کو تار باندہ　　بوسے کی گر ہوس ہی تو گرد اُسکے پیار باندہ

کیوں شہر چھوڑ زاہد غار جبل میں بیٹھا
تو ڈھونڈھتا ہی جسکو وہ ہی بغل میں بیٹھا

وہ جو شخص اپنے ہی تاڑ مین سو چھپا ہی دلہی کی آڑ مین
نہ وہ بستی مین نہ اجاڑ مین نہ وہ جھاڑ مین نہ پہاڑ مین

برق کو چھیڑ قدم معدن سیماب پہ رکھہ
ہاتھہ لیکن نہ کسی کے دل بیتاب پہ رکھہ

قصہ خوان یہ جو تصور ہی مین بھی آجاے تو دون
جوڑی سونیکے کڑون کی تجھے کمخواب پہ رکھہ

کیا بھلا شیخ جی تھے دیر مین تھوڑے پتھر
کہ چلے کعبہ کو تم دیکھنے روڑے پتھر

یہان دل پہ اور ہاتھہ پہ ہین لاکھہ داغ و گل
آہ ای بہار کسکو تمناے باغ و گل

مطلق نہ آشنائی دنیا پہ کر گھمنڈ
ظاہر پرست ہوتے ہین سب آشنا غرض

یون بگڑنیکو فرشتہ سے بگڑ سکتے ہین
پر کوئی دخل ہی ہم تمسے اکڑ سکتے ہین

آے نہ آپ رات جو اپنی قرار پر گذری قیامت اس دل امیدوار پر

کیا کرون گرچہ بھلاتا ہون بہت مین لیکن
آہی رہتا ہی ترا مجھکو خیال ایک نہ ایک

بستی تجھہ بن اوجاڑ سی ہی کم بخت یہ شب پہاڑ سی ہی

ایک دن انکی صحبت مین نہین ہوتے شریک
ہمکو کیا فایدہ گر آپ بہت ہین نزدیک

مجھے بیخودی جو کچھ آگئی تو لپٹ کے بار سے غش کیا
سو کچھ ایسے ڈھب سے کہ تو کہے ابھی آ بہار نے غش کیا
مرے دل مین نیاں سا پڑ گیا مرے جی سے چین بچھڑ گیا
مرے بھاوین باغ اُجڑ گیا مرے جان نثار نے غش کیا
بکھرے پہ اُسکے صرف نہ بلبل نے غش کیا
چٹ چٹ بلا ہین غنچون نے لین گل نے غش کیا
رہا ہی ہوش کچھ باقی اُسے بھی اب خبر یہ جا
یہی آہنگ ای مطرب بسر تک اور چھیڑے جا

یہہ گرماگرم رونا ہی تیرے رند قلندر کا　کہ اشک انکھون سے جو ٹپکا سو اندا تھا سمندر کا
گر شغل نہین تجھ کو دریا شراب کا　کیون منہہ اُدھر کئے ہی قدح ہر حباب کا
لیا گر عقل نے منہہ مین دل بیتاب کا گٹکا　تو جوگی جی دھرا رہجایگا سیماب کا گٹکا
ترے لب چومتے ہی چشمۂ کوثر پہ اُڑ پہنچا　تو گویا مرے حق مین بن گیا عناب کا گٹکا
نہ لگی مجھکو جو اُس شوخ طرح دار کی گیند　اُسنے محرم کو سنبھال اور رہی پیار کی گیند
ہی زور حسن سے وہ نہایت گھمنڈ پر　نام خدا نگاہ پڑے کیون نہ ونڈ پر
گل برگ تر سمجھ کے لگا بیٹھی ایک چونچ　بلبل ہمارے زخم جگر کے کھرنڈ پر
راتون کو نہ نکلا کرو دروازے سے باہر　شوخی مین دھرو پاون نہ اندازے سے باہر
لیتے ہین جمو ہائی تو گویا کہ نزاکت　تپکی پڑے ہی شوخئے خمیازے سے باہر

یاس و امید و شادی و غم نے دھوم مچائی سینے مین
خوب مچی ہی آج دھمادھم مار کٹائی سینے مین

جو نسیم صبح اپٹ گئی کسی گل کے دامن پاک سے
تو شعاع مہر نے اک چھری جڑی اُسکو آنکے مثاک سے

یہ جو مجھ سے اور جنون سے کھان پڑی جنگ ہوتی ہی وہ پرے
تو کچھ ایسی ڈھب کی لڑائی ہی لڑتے شیر جیسے کہ شیر سے

بوسہ جو دیتے نہاین مجھکو تو جھڑکی ہی سہی    نہین دروازہ جو کھلتا تو کھڑکی ہی سہی

* ریختی *

نہ ہرا مامے تو لون نوچ کوئی مٹھی بھر    یہ گمان ہی تری کیاری مین نیا ساگ لگا

مین تو کہتی ہون نہ رکھ اے مری پیاری روزہ
بندی رکھ لیگی ترے بدلے ہزاری روزہ

* انصاف تخلص * نام نامعلوم محمد شاہ فردوس آرام گاہ کے زمانے مین ہوئے تھے

واقف تھے ہم کہ عشق کے شیوے مین تجسس نہاین
پر کیا کرین کہ دیدہ و دل اپنے بس نہاین

* انوار تخلص * نام شیخ عبد اللہ رہنے والے قنوج کے *

کیون طلوع اي آفتاب حشر تو ہوتا نہاین    ہم پہ اکدن مہربان وہ ماہ رو ہوتا نہاین

* انور تخلص * نام غلام علي باشندے کالپی کے *

ہوئے دہن پہ تیرے جو شرط ہی مسی کی    تیرے لبونکا بوسا مصری ہی کالپی کی

* اوباش تخلص * نام امیر الزمان متوطن بجنور * لکھنو کے پیرزادے تھے *

یار مجھسے وہ مہ جبین نہ ہوا    میری خواہش پہ آسمان نہ پھرا
دین و دنیا سے ہم پھرے پر آہ    اپنی خو سے وہ بدگمان نہ پھرا
ہوگئے پیر انتظار مین ہم    تو بھی اوباش وہ جوان نہ پھرا

کسی صورت سے اگر صورت یار آئے نظر چین ہو جی کو میرے دلکو قرار آئے نظر

* اولی تخلص * نام میر اولاد علی *

بتان ہرچند کھلاتے ہیں میرے دلکو پر اولی اداکسطرح سمجھہ کو اس پری رخسار کی بھولے

* اولیا تخلص * نام میر اولیا باشندے لکھنو کے پیچھے مرشدآباد مین آکر رہے تھے

رخ اپنا بادہ گلگون سے تمنے لال کیا چراغ حسن کو پانی سے اشتعال کیا

ہنسی آتی ہی مجھکو اولیا کی پارسائی پر اُدھر ہی ہاتھہ مین سبحہ اِدھر زنار پہلو مین

* رباعی *

جو کوئی بلائے ناگہانی مانگے یارآہ عدم کی کچھہ نشانی مانگے

دکھلادے تو اُسے اپنی نگاہ جسکا مارا کبھی نہ پانی مانگے

* ایمان تخلص * نام نامعلوم باشندے دکھن کے *

آرام عشق مین تو مرے جان نہاین ہی شرط

یہان درد دل ہی شرط ہی درمان نہاین ہی شرط

توبہ اگرچہ ہمنے توکی ہی پر ای مغان

پیمانہ ہاتھہ آوے تو پیمان نہین ہی شرط

* باب الب *

* باقر تخلص * نام باقر علی خان *

جو بتان سے سینے مین ہردم خراش ہی دل ٹکرے ٹکرے اور جگر پاش پاش ہی

* بحر تخلص * نام امداد علی باشندے لکھنو کے اور شاگرد ناسخ *

وہ رشک مہر و قمر گھات پر نہیں آتا کبھی اندھیرے اُجالے نظر نہیں آتا
یہہ کہہ دو کوچۂ دلبر کے جانے والوں سے اُدھر گیا جو کوئی پھر اِدھر نہیں آتا
مری طرف سے یہہ نفرت ہی ہمسفیروں کو چمن سے اُڑ کے کبھی ایک پر نہیں آتا
ہمنے جب قطع علایق پہ ارادا باندھا پہار کر خلعت شاہی کو لنگوٹا باندھا
چشم بد دور مری عقل ہی ساقی حیران دور باندھا تیرے ساغر نے کہ گنبد آباندھا
تڑپنے میں ہمارے سامنے بسمل نہ ٹھہریگا اگر نبضیں بھی ٹھہرینگی مگر یہہ دل نہ ٹھہریگا
گھسینگے اُسکے آگے سر ہزاروں گبر اور مومن یہہ قشقا سرخ صندل کا خط باطل نہ ٹھہریگا

* برق تخلص * نام محمد رضا شاگرد شیخ ناسخ کے *

دیکھئے حالت دل درد سے کیا ہوتی ہی روح نام شب فرقت سے فنا ہوتی ہی
رات دن شام و سحر مشق وفا ہوتی ہی اُنس کہتے ہیں کسے کیسی وفا ہوتی ہی
میں جو روتا ہوں تو کہتے ہیں مجھے ہنس ہنس کر جو کرے عشق یہی اُسکی سزا ہوتی ہی

* برق تخلص * نام میان شاہ جیو شاگرد مصحفی کے اور یہہ اشعار اُنکی ابتداء شعر کہنے کے ہیں *

یوں لاکھ ہوں دنیا میں تو کچھ کام نہیں ہی واحسرت کہ تجھے بن مجھے آرام نہیں ہی
ہوئے دل پژمردہ مرا کیونکہ شگفتہ ہی باغ میں گل پردہ گل اندام نہیں ہی

* بزمش تخلص * نام نامعلوم *

غم ہو گیا تھا جذبہ حُب کے کرم سے کم پھر ربط اُتو کچھ نظر آیا صنم سے کم

بسمل تخلص * نام گدا علی بیگ محمد میں شاہ عالم باوشاہ کے فیض اباد میں رہتے تھے ایک مثنوی لکھی ہی جسکا نام دینوک نامہ ہی *

ہم دینوک سے یارو ابکی سال ہی ستاروں کو آسمان کے زوال

* بسمل تخلص نام سید جبار علی وطن انکا چنارگڈہ ہی مدت تک عظیم آباد مین رہے *

نامۂ درد و الم مین نے جب آغاز کیا جو ترے غم کے سوا تھا تمام انداز کیا

اتنا ہی داغ عشق سے معمور ہو گیا سینہ تمام خانہ زنبور ہو گیا

زمانے سے نرالی مین جگر افگار رکھتا ہون کہ لڑکے ابرو جیسے کہتے ہیئن مین تلوار رکھتا ہون

یار تیرے ہی زلف مین دیکھا ایک زنجیر لاکھ دیوانہ

آگ ہرساعت برستی ہی نہ تنہا چشم سے ہی تماشا استخانون مین مرے گلریز کا

* بسمل تخلص * نام نا معلوم *

یا للہ نام عشق کا ہرگز نہ لیجئے سب کیجئے پہ ایک محبت نہ کیجئے

* بسمل تخلص * نام امیر حسن خان باشندے بلگرام کے کلکتہ مین آئے تھے اور اسی شہر مین وفات پائی *

ہے کیا دیوانے دل نے کام یہ بیجا کیا آپ تو بد نام تھا ہی مجھکو بہی رسوا کیا

دریا مین رات کو جو نہانے لگا وہ شمع فانوسین گرد ہو گئین روشن حباب کی

* بشیر تخلص * نام بشارت علی شاہ جہان آبادی لکھنو مین آرہے تھے *

یارب نہ کھلے زلف گرہ گیر کسی کی وابستہ ہی وہان خاطر دلگیر کسی کی

شاید دل بیتاب کو تسکین ہو اپنے کھینچواکے رکھون سینہ پہ تصویر کسی کی

دیوانہ بشیر آیا ہی ایدھر رکھین شاید پھرتے ہی جو اس کوچہ مین زنجیر کسی کی

* بشیر تخلص * نام بشیر اللہ باشندے کڑہ مانکپور کے *

کھڑی ہی موت ہردم ہرزمان بالائے سر غافل تو آتا ہی وقت نا گہان بالائے سر

* بقا تخلص * نام بقا اللہ خان خلف حافظ لطف اللہ خان اکبرابادی

صاحب دیوان تھے اُنکو تامد مرزا محمد فاخر مکین سے ہی *

یکسان لگین ہیں اُنکو تو دیر و حرم بہم جو پوجتے ہیں دل مین خدا و صنم بہم
دیکھاتو ایک شعلہ سی ای شیخ و برہمن روشن ہی شمع دیر و چراغ حرم بہم
ناصح نہ ہم تری نہ ہماری سنیگا تو کیا فایدہ جو بحث کرین دو اصم بہم
گرا پنا قد رعنا تم مجکو دکھا دوگی تو میرے تئین گویا پیری مین عصا دوگی
تا چند رہینگی یہ رستے کی ملاقاتین فدوی کو کبھی اپنے گھر کا بھی پتا دوگی
دیکھہ آینہ جو کہتا ہی کہ اللہ رے ہم اُسکے ہم دیکھنے والے ہیں بلا دا رے ہم

تجھہ سے یہ چشم سے امید وفا جو رکھین
چاہئے اشک سے پہلے ہی وہ مونھہ دھو رکھین
کعبہ تو سنگ وحشت سے ای شیخ یان بنا
کچھہ سنگ بیچ رہا تھا سو اِس بت کا دل بنا
رخ اُسکا صفا تیرے کف پاکی نہ پاوے
خورشید ہزار اپنے تئین چرخ چڑھاوے

گو قتل کیا بقا کو خوبان پر بات نہ منہہ سے یہہ نکالو
پینا ہی بھلا ہی خون عاشق جانے دو اب اُسپہ خاک ڈالو

* رباعی *

جن آنکھون سے دیکھا ہی بقا نے تجکو ان آنکھون سے دیکھا ہی بقا نے تجکو
دیکھے گا پری کو بھی نہ تجھہ بن ہرگز جن آنکھون سے دیکھا ہی بقا نے تجکو
نہ گھر ملے نہ تو باہر نہ آستان پہ ملے تو ہی بتا تو ملے تو تو کس مکان پہ ملے
کس لئے ای شمع رو پھر وہ ترا پروانہ ہو جو جلے پروانہ وار اور تجکو کچھہ پروا نہو

* بکھاری تخلص * نام بکھاری لال باشندے دہلی کے زمانے مین احمد شاہ کے ہوئے

کہتا نہین کہ ہجر مین کوئی یار چاہئیے     اک نالہ بس ہی گر مجھے غمخوار چاہئیے

* باہار تخلص * نام نامعلوم *

قبر مین جنکو سلانا تھا سلایا اُنکو     پر مجھے چرخ ستمگار نے سونے ندیا

* بہادر تخلص * نام مرزا معز الدین *

کب تلک دلکو کرے عاشق دلگیر کرتا     گردن جان کا آخر ہوا زنجیر کرتا

* بہادر تخلص * نام مرزا جوان بخت *

نرگس کے انتظار مین یہ بے اجل گیا     انکھین جو یون کھلی رہین اور دم نکل گیا

* بہار تخلص * نام منشی ٹیکچند دہلوی جو مصنف کتاب بہار عجم لغت فارسی کا ہی فارسی اور عربی مین لایق اور دوست سراج الدین علی خان آرزو کا ایران مین بھی گئے تھے *

وہی ایک ریسمان ہی جسکو ہم تم تار کہتے ہین
کہین تسبیح کا رشتہ کہین زنار کہتے ہین
بھلا مردم کشی کا زور بیمارون نے کب پایا
غلط کرتے ہین ان آنکھون کو جو بیمار کہتے ہین
کرین ہین یہ ستمگر قتل بے تقصیر کیا کیجئے
جو اُنکے ہاتھ یون مرنا ہوا تقدیر کیا کیجئے

* بیان تخلص * نام خواجہ احسن اللہ خان شاگرد مرزا مظہر جانجانان کے شاعر کامل تھے اور دکھن مین جاکر سرکار مین نظام علی خان کی ممتاز و سرفراز ہوئے انکی پیدایش اکبراباد کی تھی مگر دلی مین سکونت

رکھتے تھے *

شب فراق کی دہشت سے جان جاتی ہی     یہی ہی صبح اسے دھڑکا کہ رات آتی ہی

کیا دیکھتے ہو دلکو میرے تم اُلٹ اُلٹ     آیا ہی گر پسند تو ای مہربان رکھ

ہمیشہ کہتے ہو مجھ سے کہ بیوفا ہو تم     خدا ہی جانے میری جان مین ہون یا ہو تم

کافر ہون جو زیادہ کچھ اس سے آرزو ہو     ایک بے نال مکا نہو بس مین ہون اور تو ہو

وہ بھی کیا دن تھا ہم کہ آغوش ہمسے یار تھا     در کے باہر مدعی جون صورت دیوار تھا

کوئی کسی کا یہان آشنا نہین دیکھا     سوا ے اسکے اُن انکھون نے کیا نہین دیکھا

ہمدم نہ فکر کر کہ میرا کام ہو چکا     گر دل مرا یہی ہی تو آرام ہو چکا

یہہ ارزو ہی کہ وہ نامہ بر سے لے کاغذ     بلا سے پھاڑ کے پھینکا تھا وہین لے کاغذ

وہ کون دن ہی کہ غیر دن کو خط نہین لکھتا     قلم کے بن کو لگے آگ اور جلے کاغذ

* بیباک تخلص * نام میر نجف علی باشندہ کویل بعد اُسکے شاہ جہان آباد مین عزت سے بسر کرتے رہے *

غزل

ہمکو لیل و نہار نے مارا * گردش روزگار نے مارا

ایک تو آگہی تھی سودائی تپ جوش بہار نے مارا

صبر کس طرح کیجے بیباک اس دل بیقرار نے مارا

بحر مین اُس بحر خوبی کو نہاتے دیکھکر     کانپتا ہی رعب سے موجون مین تھر تھر آفتاب

عالم بالا پہ گر کچھ میکشی ہوتی نہین     کس لئے ہر دم لئے پھرتا ہی ساغر آفتاب

* بیباک تخلص * نام میان بشیر احمد باشندے رام پور کے *

وحشت مین اگر پاؤنکا پھیلانا ہی منظور     بیباک اٹھا ہاتھہ تو آرام سے پہلے

* بیتاب تخلص * نام محمد اسمٰعیل رہنے والے دہلی کے اور شاگرد یکرنگ کے

نہوتا گر کسی سے آشنا دل تو کیا آرام سے رہتا میرا دل

بجانوں کس پریرو کی نظر ہی ابھی تو تھا مرا چونکا بھلا دل

تڑپ کو مرگئی بلبل قفس مین پڑی تھی ہاے کس ظالم کے بس مین

* بیتاب تخلص * نام شاہ محمد عظیم اللہ آبادی چھوٹا بھائی قاضی سفیر کے اور وہ زمانہ شاہ عالم بادشاہ کا تھا *

اُسکی ابرو ہلال کی مانند خال اُسکا بلال کی مانند

کیون نہو ہمسے وہ سجن باغی جسکا قد نونہال کی مانند

گلرخان کی گلی مین ای بیتاب خاک پا ہی گلال کی مانند

نگاہین کی طرز یہہ کیا مجکو سخت بھاتی ہی کہ ایک نام کی خاطر جگر کھو داتی ہی

رفتہ رفتہ بہت خوش قد مرا آفت ہوگا قدم آگے جو رکھے گا تو قیامت ہوگا

* بیتاب تخلص * نام سنتوکھ راے شاگرد محمد قایم کے تھے *

نہ رہے باغ جہان مین کبھی آرام سے ہم پانھس گئے قید قفس مین جو چھٹے دام سے ہم

بیتاب بھی کیا جوان تھا ای واے ہو خانہ خراب اس اجل کا

محبت ابتلک رکھتی ہی یہہ تاثیر مجنونکی رکہین لیلی نہین کھینچتی کہین تصویر مجنون کی

* بیجان تخلص * نام عزیز خان روہیلہ باشندے انگلستان کے تھے *

* رباعی *

ایسے نادان ہین ہم تمکو نہ پہچانینگے ہم سخن غیر سے ہوتے ہو جو آواز بدل

نہ بوئے مشک ہو ایسی نہ نافۂ تاتار جو لپٹین آتی ہین گلرو تیری پسینہ مین

* بیجان تخلص * نام الٰہی بخش شاگرد میان ضیغم کے باشندے داناپور کے

شاعروں کی ہمت پر آسمان بھی حیران ہے
یعنے وہ بدلتے ہیں جب زمین ۱۱ پرانی ہو

* بیخود تخلص * نام نراین داس *

کفر پر کافر کو عجز اور زہد پر زاہد کو ناز کیا خدائی ہے تری گمراہ یہہ ہو وہ نہو

* بیدار تخلص * نام میر محمد علی عرف میر محمدی بیدار مرتضا قلی بیگ فراق کے شاگرد فارسی و ریختہ گو صاحب دیوان اور خواجہ میر درد کے دوستوں میں سے تھے *

مقدور کیا مجھے کہ کہوں واں کہ یہاں رہے
ہیں چشم و دل گھر اسکے جہاں چاہے واں رہے
تجے بت کدہ سے کام نہ مطلب حرم سے تھا
محو خیال یار رہے ہم جہاں رہے
آئے تو ہو پہ دل کی تسلی ہو تب مرے
اتنا کہو کہ آج نہ جاوینگے ہاں رہے
بیدار زلف کھینچے ادھر چشم یار ادھر
حیران ہے دل کہاں نہ رہے اور کہاں رہے

آپ سو ظلم و ستم کیجئے گا ایک مانیے کو نہ کہہ کیجئے گا
گر یہی زلف یہی مکھڑا ہے غارت دیر و حرم کیجئے گا
حیف ہے ایسے زندگانی پر کہ فدا ہو نہ یار جانی پر
حال سن سن کے ہنس دیا میرا کچھ تو آیا ہے مہربانی پر
تونے جو مدتوں میں ادھر کو گذر کیا نالینے آج کچھ تو ہمارے اثر کیا

غربت نہ آئی مجھکو ستمگر ہزار حیف ۔ جس دل مین تو مقیم تھا وہان غم نے گھر کیا
سبزۂ خط تیری عارض پہ نمودار ہوا ۔ حیف اِس آینۂ صاف پہ زنگار ہوا
ہم تو تیرے دل نازک سے خطر کرتے ہیئن ۔ ورنہ یہہ نالہ تو پتھر مین اثر کرتے ہیئن

* بیدار تخلص * نام نا معلوم *

وفا الماس وگوہر سے فزون ہی تیرے دندانکو
کیا تجھہ لب نے ہم رنگ خجالت لعل ومرجانکو

* بیدل تخلص * نام مرزا عبد القادر فارسی شعر خوب کہتے تھے *

مت پوچھہ دلکی باتین وہ دل کہان ہی ہم ہیئن
اِس تخم بے نشان کا حاصل کہان ہی ہم ہیئن
جب دلکے آستان پر عشق آنکر پکارا
پردے سے یار بولا بیدل کہان ہی ہم ہیئن

* بیرنگ تخلص * نام دلاور خان مرد سپاہی پیشہ تھے ہم عصر رفیع سودا کے اور دلی مین فوت ہوے *

سرا بیدار رہ غفلت سے ہو ترش مثل مشہور ہی سویا سو چوکا

* بیقید تخلص * نام سید فضایل علی خان بیٹے میر محمد علی خان کے اور عہد مین فردوس آرام گاہ کے صوبہ دار موضع کھتہا کے تھے ایک مثنوی اپنے عشق کے بیان مین لکھی ہی *

کئی دن جدائی نہ معلوم تھی سنی برہ کی فوج کی دہوم تھی
مین جان تھا دل ہی مرا قالب کو تب اثر کیا کریگی یہان ایسی چوٹ

* بیکل تخلص * نام سید عبد الوہاب باشندے دولت آباد کے

شاگرد میر عبدالولی عزلت کے مرشد آباد مین نواب سراج الدولہ ناظم بنگالہ کی سرکار مین تھے *

عالم کو لعل و گوہر و تاج و لوا دیا
ای آسمان بتا تو مجھے تو نے کیا دیا
سیرت کا مین غلام ہون صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا
جون گوارا ہو گزک کے ساتھہ مستون کو شراب
ساتھہ بوسے کے نہین لگتی تری دشنام تلخ
جو تجھہ سا کوئی دنیا مین مجھے ای نازنین ملتا
تو مین بس چھوڑ دیتا تجھکو اور جا کر وہین ملتا
کہان یہہ ہاتھہ مرا اور کہان وہ دامن پاک
تمہارے لطف و کرم نے مجھے کیا گستاخ
یہہ لوگ منع جو کرتے ہین عشق سے مجھکو
انھون نے یار کو دیکھا ہی یا نہین دیکھا

* بیمار تخلص * نام شیخ الہی بخش رام پور کے رہنے والے شاگرد غفلت کے صاحب دیوان شاعر زبردست ہین *

یا تو دنیا سے الہی دل شیدا اُٹھہ جائے وصل معشوق کی یا اُس سے تمنا اُٹھہ جائے

* بیمار تخلص * نام نامعلوم باشندے دلی کے *

مرتا ہون تیرے عشق مین بیمار خبر لے تک مرے دل زار کی ای یار خبر لے
ای باد صبا تو ہی ذرا شوخ سے کہنا مرتا ہی کوئی جا پس دیوار خبر لے

یہہ خال مرا دیکھکے کہتے ہیں اطبا سمجھتا ہی کہیں عشق کا بیمار خبر لے

* بینوا تخلص * نام نامعلوم گہر رہنے والے قصبہ سنام کے عہد میں محمد
شاہ بادشاہ کے اور ہم عصر خان آرزو کے تھے

تم ہو بوس و کنار کی صورت میں ہوں اومید وار کی صورت
بینوا ہوں زکات حسن کی دے او میان مالدار کی صورت

---

## * باب لالہی *

* پاک باز تخلص * نام میر صلاح الدین خلف سید جمال دہلوی کے شعر
اپنا مصطفی خان یکرنگ اور میر عبدالحی کو دکھاتے تھے *

مجھے درد والم رہتا ہی نت گھیرے میان صاحب
خبر لیتے نہیں کیسے ہو تم میرے میان صاحب

* پروانہ تخلص * نام پروان علی شاہ مراد ابادی قلندر وضع شراب
بہت پیتے تھے اور ملازمت میں سرکار محمد یار خان کی تھے وہ عہد شاہ
عالم بادشاہ کا تھا *

اپنا تو سول ترحا تیے سے اتنا پتنگ ہی
جو دم ہی زندگی کا سو شیشہ پہ سنگ ہی
آج ثابت نرہے دل نہ کوئی جان درست
اسکی مژگان نے کئے پھر پرو پیکان درست
الفت جو کی ہی تمنے میان اسکا ساتھ دو
یا دل جو لے گئے ہو مرا میرے ہاتھ دو

* پروانہ تخلص نام راجہ جسونت سنگھ عرف کاکاجی خلف راجہ بینی بہادر کے اور رکن دربار نواب شجاع الدولہ کے تھے اول فارسی شعر خوب فرمانے بعد ازان ہندی کہنے لگے صاحب دیوان تھے اور شاگرد لالہ سرب سکھ کے جنکا دیوانہ تخلص تھا وہ عہد شاہ عالم بادشاہ کا تھا *

زاہد رہے ہی کعبہ مین راہب کنشت مین
حیران ہون مین دیکھا ہی کیا سنگ وخشت مین
ہمکو بتون کے سایہ دیوار سے ہی کام
لے قصر زرنگار تو زاہد بہشت مین
کی جا کے ہمنے دید فضا دشت قیس کی
وہ لطف ہی نہ باغ مین نہ سیر کشت مین

مت مل کہ پیرزال نپٹ ہی عروس دہر — پروانہ لطف کیا ہی بھلا اِس پاشت مین
ای دل رقیب و یار سے دَر دونوا ایک ہین — ظاہر مین گو جدا ہین وہ پر دونون ایک ہین
دیکھا ہی جب سے نرگس بیمار کو تیری — ناسور اور دیدۂ تر دونوا ایک ہین
ای شیخ دیر و کعبہ تو جائے دوئی نہین — گر پوچھتا ہی حق تو یہ گھر دونوا ایک ہین
دل رفتگان عشق کو یکسان ہی عیش و غم — غارت زدون کو امن و خطر دونو ایک ہین
کنج قفس مین بلبل غمکش کو باغ کے — کیا خار خشک کیا گل تر دونو ایک ہین
آئینہ سان ہی صاحب جوہر کو زنگ غم — اس دور مین کہ عیب و ہنر دونوا ایک ہین
حرف عتاب لب سے ترے جو سنا گئے — پھر انکو زہر تلخ و شکر دونو ایک ہین
پروانہ دل بجھا ہی زبس شام ہجر مین — یہ نیم جان و شمع سحر دونو ایک ہین

تیرے سوا تو اپنا کوئی یار ہی نہین  پر حیف تجھکو ہمسے سروکار ہی نہاین

یا تو وہ ارتباط تھے یا اب تو میری جان  وہ اختلاط اور وہ ترا پیار ہی نہاین

آتا نہاین جو گھر مین مرے آہ تو کچھ سبب  مانع ہی کوئی یا کہ تو مختار ہی نہاین

لا دو بلا سے زہر کا پیالا کوئی مجھے  قسمت مین جبکے شربت دیدار ہی نہاین

پروانہ سان ہی دل مین ترا سوز غم مدام  جون شمع گو کہ طاقت اظہار ہی نہاین

ہر کوئی اغیار سے دلدار ہی دشمن  ای دوست تو مشکل ہی کہ اب یار ہی دشمن

بیمار تری چشم کا پھر کیونکہ بچے گا  لیتا ہی دوا جسے وہ عطار ہی دشمن

دیا جاتا نہاین پروانہ کیونکر سانپ کے آگے
چراغ اسکا ہی رخ روشن وہ گیسو دیکھہ کالے ہین

* پریشان تخلص * نام نیاز علی باشندے سندیلے کے جو قریب لکھنو کے ہی

خدا نے سر دیا ہی تاکہ سودا اسمین پیدا ہو
پھرین گلیون مین پتھر کھاتے لڑکون کا تماشا ہو
جہان مین آپکی شیرین کلامی کا ہوا شہرا
بجا تشبیہ کہتا ہون تم اپنی دم سے موسی ہو

* پریشان تخلص * نام واحد علی ساکن اٹاوا

کھا شک جو اُس کمر کے عدم اور وجود مین
یک خط وہمی فرض کیا لا کے سامنے

* پانچھیا تخلص * نام نامعلوم ایک درویش آزاد دلی کا رہنے والا *

دل مرا گرد لب یار کے منڈلاتا ہی  یہ شکر خوار شکر چھوڑ کہان جاتا ہی

* پیام تخلص * نام شرف الدین علی خان دہلوی عہد مین محمد شاہ

فردوس آرام گاہ کے تھے *

ولی کے کج کلاہ لڑکون نے کام عشاق کا تمام کیا
کوئی عاشق نظر نہین آتا ٹوپی والون نے قتل عام کیا
بات منصور کی فضولی ہی ورنہ عاشق کو آہ سولی ہی

## * باب ال تے *

* تابان تخلص * نام عبد الحی باشندہ شاہجہان آباد جنکے حسن کی تعریف دلی مین مشہور تھی شاگرد حاتم کے تھے پیچھے لکھنؤ مین آکے رہے *

عشق کیا شے ہی کسی کامل سے پوچھا چاہئے | کسطرح جاتا ہی دل بے دل سے پوچھا چاہئے
کیا تڑپنے مین مزا ہی قتل ہو پیارے کے ہاتھ | اُسکے لذت کو اس بسمل سے پوچھا چاہئے
جسنے اسکا زخم کھایا ہی اُسے معلوم ہی | تیغ ابرو کی صفت گھایل سے پوچھا چاہئے
آہ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہون ہجر مین | کیا گذرتی ہو گی تابان دل سے پوچھا چاہئے

سرے آگے عاشق کی عزت کہان ہی | تجھے بے مروت مروت کہان ہی
مری گور پر لوگ رکھتے ہین گل کو | تری دلربائی کی غیرت کہان ہی
مین شکوہ کرون جور ظالم سے لیکن | مجھے آہ و نالہ سے فرصت کہان ہی
جو اُسکی کمر مین ہے دیکھی ہی تابان | رگ گل مین ایسی نزاکت کہان ہی

آشنا ہو چکا ہون مین سب کا | جسکو دیکھا سو اپنے مطلب کا

ایسے کے تئین کوئی سر پر بھی چڑھاتا ہی | کہنے ہے تری زلفین کیا شوخ ہی یہ شانہ

بیمار ہی زمین سے اُٹھتی نہان عصابن
نرگس کو تمنے شاید آنکھین دکھائیان ہی

* تانا تخلص * نام ابوالحسن شاہ دکھن کے سلاطینون مین سے تھے اور زبان اُنکی قدیم دکھنی ہی *

دکھن کے جاؤن کہان دل سجن اب بچھڑات ہی
اک بات ہوتی نہین سجن یہان جی مین سو سو بات ہی

* تابسم تخلص * نام نامعلوم *

جھلاک دکھا کے مجھے دلربا نے لوٹ لیا
نگاہ سے تو شرم و حیا نے لوٹ لیا

* تجرد تخلص * نام میر عبداللہ باشندے دکھن کے

مجھے رو مین لطف ہی سوملک کو خبر نہین خورشید کیا ہی اُسکے فلک کو خبر نہین

* تجلی تخلص * نام میان حاجی خواہرزادے میر تقی کے شعرا ے قدما سے صاحب دیوان تھے اور مصنف مثنوی لیلی و مجنون کے *

زاہد پڑھے ہی حجرہ کو کر بند کیا نماز پڑھ ہو سکے تو کہر کے درِ دل کو وا نماز
بیت العتیق دل مین و مسجود ہی اگر سجدہ مین مانگ وگاں پہ کہرے کونجا نماز
مہرسو ے قبلہ نیت دل جانب بتان کیون کر قبول ہوگی مری یا خدا نماز
وہ بوریا کہ جس مین ننگ بو ریا کی ہو آئین فقر مین نہین اُس پر روا نماز
مقبول کیونکہ ہوگی تجلی یہہ بندگی آلودہ شراب ہی صاحب کہی جا نماز
جہان سے مہر گئی عاشقون پہ جل پڑا سمان ہوا ہی جفا کا وفا کا کال پڑا
پہنچ سکتا ہے اسما تا حرم مشکل مسلمان کا کہ ہر بت جون حرامی راہ مین رہ زن ہی ایمان کا
دانا نکرین کفر مین اور دین مین کچھ فرق تسبیح مین زنار مین ہی تار وہی ایک
جسے پوچھا قدر دانی کیا ہوئی کہنے لگا مل گئی ہی خاک مین مدت قدر دانی اندنو

روسوے کوے دوست ہی جب دیکھون ہون اُسمے
دل رفتہ رفتہ عشق مین قبلہ نما بنا

* تحسین تخلص * نام نامعلوم *

کس مزے کے رنگ سے بن بن کے آتی ہی بہار
حسن کو اپنے عجب سج سے دکھاتی ہی بہار

* ترقی تخلص * نام نامعلوم *

ہی عجب لذت شکارِ افگن ترے تیرون کے بیچ
جسکا چرچا ہو رہا ہی سارے نخچیرونکے بیچ

* تسکین تخلص * نام میر سعادت علی شاگرد میر قمر الدین منت کے *

حال دل کہیے تو ہم سے وہ صنم رکتا ہی اور چپ رہیے تو مشکل ہی کہ دم رکتا ہی

* تسکین تخلص * نام میر حسین باشندے شاہجہان آباد کے شاگرد مومن خان کے

تنگ ہیں وحشت کے ہاتون جوش سودا ہو چکا
دو قدم چلنے نپائے تھے کہ صحرا ہو چکا

* تسلی تخلص * نام لالہ تیکا رام خلف گوپال راے بخشی اور لالہ بھولا ناتھ برادر خرد بخشی مذکور کے خدمت دیوانی کچھری بخشی گری مین نواب وزیر آصف الدولہ مرحوم کی رکھتے تھے *

غزل

کب مین نے کہا پیارے تم مجھسے جدا بیٹھو پہلو سے مرے تکیہ پہلو کا لگا بیٹھو
آتے ہی کہا تمنے بس گھر کو مین جاؤنگا آخر کو تو جاوگی اک دم تو بھلا بیٹھو
بنا جانے تمہین کینے یہہ بات سکھائی ہی جب پاس مرے آونت منہہ کو بنا بیٹھو

مانگا جو تسلی لے یک بوسہ تو دو پیار سے    موں‌ہہ پھیر کے ظالم نے یون ہنسکے کہا بیٹھو
بھلا اور تو مجکو دو چار کہہ جا بُرا ہین نہ مانونگا کہہ یار کہہ جا
خفا کیون ہوا بیوفا کہنے سے تو جفا کار تو اسکو سو بار کہہ جا
تسلی سے کب ایسی باتین تو کہتا کسی کے سکھاے سے دلدار کہہ جا
کیون تسلی سے اب نہین ملتے غیر نے کچھ سکھا دیا ہو گا
جب ہمین دیکھا دیپٹہ نگالی کیا خوب    یار اب آپنے یہہ وضع نکالی کیا خوب
فہمید والے کرتے ہین دولت پہ کب گھمنڈ    کیا اعتماد زندگئے مستعار کا

* تسلیم تخلص * نام شیخ مہدی بخش عظیم آباد کے رہنے والے *

ربط ہی سوز محبت کو دل زار کے ساتھہ    آتش برق ہی مانوس مرے خار کے ساتھہ

* تصور تخلص * نام سید حسین خان بیٹے سید حیدر حسین خان کے شاگرد جرأت کے *

غیر کے دل کو کرو تم شاد یون ہین چاہئے    اور مجھے برباد اسقدر یون ہین چاہئے
تصور گرم جوشی یار کی مجھکو رلاویگی    بہت گرمی کا ہونا مینہہ برسنے کی علامت ہی
تنہا نہین ہی کچھ تو ہی جانا پھرا ہوا    ہی آج کل تو سبھی زمانا پھرا ہوا
تجھسا کوئی دنیا مین پر یرو نہین تاتا    سب کچھ ہمین ملتا ہی مگر تو نہین ملتا
تشنہ دہان شربت تکلیف مرگ ہون    سیراب کیجئے مجھے خنجر کے آب سے

* تصور تخلص * نام احسان علی *

مطلع

رکھے کا ون پر جو نکالا وہ بت مے نوش گل    گاہ خون کے ہوگئے دم مین چراغ ہوش گل
دیکھے جو تری چشم سیہ مست کو یکبار    پھر حشر تلک وہ کبھی ہشیار نہو سکے

* تصویر تخلص * نام شاہ جوادعلی مرشد آبادی درویش تھے *

قد و قامت اُس بت مغرور کا   ایک جھمکا ہی خدا کے نور کا

* تقی تخلص * نام سید محمد تقی عرف میر گھاسی باشندے شاہ جہان آباد
کے ابھی کبھی ریختہ کہتے تھے *

تجھ ہجر مین اے لشکر خوبان کے شاہ   سینے پہ فوج غم سے ہی یہہ حالت آہ
جیسے خس رکھتا ہی پل پہ دریا کے بھیڑ   پیچھے کو نہ پھر سکے نہ آگے کو راہ

* تمکین تخلص * نام صلاح لوین باشندے شاہ جہان آباد کے فقیری
لباس رکھتے تھے زمانے مین محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے تھے *

حسن اور عشق کو جس روز کہ ایجاد کیا   قتل عاشق کے لئے تجھکو پری زاد کیا

* تمنا تخلص * نام خواجہ محمد علی بیٹے خواجہ عبید اللہ تائید کے

نقشہ گلی کا اُسکی تمنا ہی دل پہ نقش   ہمت ہی صرف باغ ارم پر عبث عبث

* تنہا تخلص * نام محمد عیسی متوطن دلی کے سپاہی پیشہ تھے مگر انکی
پیدایش لکھنؤ کی ہی مرثیہ و ریختہ کہتے اور پڑھتے تھے

آئے تو وے آنکر ایک آن نہ ٹھہرے   مین کتنا کہا وہ کسی عنوان نہ ٹھہرے
مجلس سے دیا تو نے اُٹھا اپنی جو مجھکو   شاید تری نظرون مین ہم انسان نہ ٹھہرے
آغاز ہی مین ہو گئی وحشت مجھے تنہا   اس فصل مین شاید کہ گریبان نہ ٹھہرے
ہمسے کرتے ہو بیان نجرو کی باری آنکر   رہ گئی ہی آپکی یہہ دوستداری آن کر

* تنہا تخلص نام نامعلوم *

ہی جی مین اُسکی کاکل پر خم کو دیکھئے   اس آرزو کو دیکھئے اور ہمکو دیکھئے

* باب الثا *

* ثابت تخلص * نام اصالت خان شاگرد مرزا محمد علی فدوی کے ایک مدت عظیم آباد مین تھے *

غزل انوری و فکر ہلالی دیکھی پر یہہ ابرو کی تری بیت نرالی دیکھی
بسکہ زانے مین تیرے ای ظالم کیا بیان کیجئے کہ کیا دیکھا

* ثابت تخلص * نام مرزا معز الدین ولی کے سلاطینون سے تھے
کوئی درتا ہون فلک آور ستم کر لاکھون چرخ دے تو مجھے ای چرخ ستم گر لاکھون

انکی دولت سے مجھے میر چراغان ہی نصیب
شمع رو داغ جو ہین اپنے جگر پر لاکھون

مہ جبین روے عرقناک ترا دیکھتے ہی عرق دریاے خجالت ہوئے اختر لاکھون

* ثاقب تخلص * نام شہاب الدین درویش وضع تھے شاگرد آبرو کے اور آرزو سے بھی اصلاح سخن لی ہی *

ثاقب کی نعش اوپر قاتل نے آ کے پوچھا یہہ کون مرگیا ہی کسکا ہی یہہ جنازہ

* ثنا تخلص * نام میر شمس الدین عظیم آبادی شاگرد شاہ مشتاق طالب کے شعر کم کہتے تھے

شب فرقت مین تیری نالہ و زاری ہی اور مین ہون
نہین پل بھر جھپکتی آنکھہ بیداری ہی اور مین ہون
چمن ہی خندہ گل ہی مے و مینا آور تو ہی
فغان ہی نالہ و فریاد ہی زاری ہی آور مین ہون

* باب ال جیم *

* جان تخلص * نام میر یار علی باشندے لکھنو کے ریختی گو لاثانی اور صاحب دیوان ہیں *

## غزل

جیسے بھاتے ہیں مجھے باجی تمہارے ہاتھ پاون
گورے گورے ننھے ننھے پیارے پیارے ہاتھ پاون
کر کے ننگا اُسنے سر دھڑکا زبردستی مرا
کشتیاں لڑ لڑ کے میں نے لاکھ مارے ہاتھ پاون
ای دوگانا جان دیکھیں کسکی مہندی خوب ہے
سرخ ہوتے ہیں ہمارے یا تمہارے ہاتھ پاون
ہاتھ پائی ہر گھڑی کی خوش نہیں آتی مجھے
باجی صاحب مجھسے تم رکھو کنارے ہاتھ پاون
چار گھر جا کے ابھی کھاؤنگی چکی پیس کر
دل نہ کچھ ہی بیچ کھایا ہے نہ ہارے ہاتھ پاون
جان صاحب مجھکو تم دبکا لو بالاپوش میں
مارے جاڑے کے ہیں ٹھنڈے میرے سارے ہاتھ پاون

نیا و تا نم کا کرونگی نہ میں زنہار کہیں
آپ ہی اپنا بسا لیگی وہ گھر بار کہیں
مرندی چل دو رچھنی مجھپہ یہ بہتان نکہ
مرے بیری مرے دشمن ہوں گرفتار کہیں
نکے بن پوچھے میں نو چندی میں کیوں کر جاؤں
ہی یہ ڈر کا کہ نہو جائیں وہ بیزار کہیں
جا کے سسرال میں دولہے سے دولھن خانم تو
پہلے ہی روز نکہ بیٹھیو اقرار کہیں

روز گھر وانیکا بند یکو نہین ہی بوتا تجھکو خواہش ہی تو ڈھونڈھ اور مزے دار کوئین

ایک پر بیٹھے رہون اور سین سینہ ماون ایسی نڈی بیٹے کی ہین نہین اقرار کوئین

جاتے ہی بہائے بہلا اُسے وین کروا بیٹھون ایسی بھولی نہین ننھی نہین ہوشیار ہون مین

دہکے کرتے لگاؤ نہ فولاد خان سنو ہون وہان پان لو ہیکی میری کمر نہین

آپ ایک سے لاہینگے تو سوسے رہونگی مین تم آدمی کے بچے ہو مین کیا بشر نہین

گھوڑے پر چڑ کے کیون نہ دوہمسے زوریان کرین جو عمر بھر گدھے پہ نگوڑے چڑے نہین

* جان تخلص * نام عالم خان برادر زادہ نواب روشن الدولہ کے انکو تلمذ سید محمد سوز سے تھا *

رہتے نہین رات دن خفا تجھسے جیونگے ہم سے شخص کیا تجھ بن

* جرات تخلص * نام یحیی امان قلندر بخش خلف حافظ امان کے لکھنو مین رہتے تھے اور شاگرد حسرت کے شاعر زبردست تھے اور علم نجوم اور فن موسیقی مین یکتا ای آنکھین عارضہ چیچک سے جاتی رہین تھین *

## غزل

کیون ولا ہم ہوئے پابند غم یار کہ تو اب اذیت مین بھلا ہم ہین گرفتار کہ تو

ہمتو کہتے تھے نہ عاشق ہو اب اتنا تو بتا جاکے ہم روتے ہین پھرون پس دیوار کہ تو

ہاتھ کیون عشق بتان سے نہ اُٹھایا تونے کف افسوس ہم اب ملتے ہین ہر بار کہ تو

ہمتو کہتے تھے کہ لب سے نہ لگا ساغر عشق مئی اندوہ سے اب ہم ہوئے سرشار کہ تو

بے جگہ جی کا پھنسانا تجھے کیا تھا درکار طعن و تشنیع کے اب ہم ہین سزاوار کہ تو

آتش عشق کو سینے مین عبث بھڑکایا اب کہو کھینچون ہون مین آہ سر بازار کہ تو

ہمتو کہتے تھے نہ ہمراہ کسیکے لگ چل اب بھلا ہم ہوئے رسوا سر بازار کہ تو

گون کے تم پاس سے ہم جاین بھلا اور کہین    جی تو لگتا ہی نہین یہان کے سوا اور کہین
یہہ دعا ہی کہ ترے کوچے سے اُٹھائے مر کے    جیتے جی یہان سے نہ لیجائے خدا اور کہین
دیکے بوسہ مجھے چتون مین جتاتا ہی وہ شوخ    ایسا پایا ہی بھلا تو نے مزا اور کہین
کیا خدائی ہی کہ اب آتے ہین تمپاس جو ہم    آپ جا بیٹھتے ہین آنکھ چرا اور کہین
یا نہ آتے تھے جو ایکدم تو یہہ آوازے تھے    یہان کا اخلاص چھپاتا رابطہ ہوا اور کہین

قطعہ

چھپ کے کی کیا سیر ہمنے کل جو لیکر آینہ    دیکھتا تھا عالم اپنے وہ مسی و پان کا
یعنے پہلے دیکھہ ہر سو ہو کے پھر بے اختیار    آپ بوسہ لے لیا اپنے لب و دندان کا

قطعہ

کل واقف کار اپنے سے کہتا تھا وہ یہہ بات    جرات کے جو گھر رات کو مہمان گئے ہم
کیا جانئے کمبخت نے کیا ہمپہ کیا سحر    جو بات نہ تھی ماننی سو مان گئے ہم

* غزل عشق معشوق *

کسی گل کے لئے تم آپ گل ہو گل نہ کھاؤ جی
ابھی ننھا کلیجا ہی نہ داغ اسکو لگاؤ جی
تمھین پر سیکڑون مرتے ہین تم محبوب عالم ہو
وہ کیا ہمسے بھی بہتر ہی ہمین تو تک دکھاؤ جی
پری رو ہو تمھین باور نہو تو دیکھو آینہ
نہ یون حیرت زدہ ہو مجھکو دیوانا بناؤ جی
طپش سے دل کی ہون آگہ ہی مین بیچین اے پیارے
تم آہین گرم بھر بھر کر کلیجا مت جلاؤ جی

گل رخسار کی اپنے دکھاوے کوئی گر خوبی
تو مثل غنچہ اُسکو چٹکیون مین تم اُڑاو جی
تمھارے ہی مہ رخسار سے خوبان کے دل داغی
نہ شکل بد رغم سے ایسے مکھڑے کو گھٹاو جی
تمھین سوچو کہ ہمنے چین پایا کیا محبت مین
اُٹھاو دل کو اِن باتون سے مت ایذا اُٹھاو جی

قطعہ

اگر ایسا ہی الفت کا اُٹھانا ہی مزا تو بس
تمھین ہم چاہتے ہین تم ہمین سے دل لگاو جی
مثل ہی چاہئے اُسکے تئین جو آپ کو چاہے
نجاو اب کہین کہنے پہ جرات کے نجاو جی

غزل

سخت تجھ بن قلق اس دل کا ستاتا ہی مجھے
گہہ اُٹھاتا ہی یہہ اور گاہ بٹھاتا ہی مجھے
یہہ تو مین کیونکہ کہون کچھ نہین بھاتا ہی مجھے
کچھ تو بھاتا ہی کہ اب کچھ نہین بھاتا ہی مجھے
گلشن دہر مین ہون خار یہہ ہی قدر مری
جسکے دامن سے لگون وہ ہی چھڑاتا ہی مجھے
صحبت اب یار مین اور مجھ مین ہی جیون شعلہ و خس
جون جون مین اُسکو بڑھاتا ہون وہ گھٹاتا ہی مجھے

آہ مین کیا کہون کیا جنس ہون جون ہیزم خشک
جو خریدار میرا ہی سو جاتا ہی مجھے
مہربانی نہین کچھ غیر پہ اُسکے دل مین
یہہ فقط اتنے لیئے ہی کہ کرہاتا ہی مجھے
مجھہ بن ای رشک چمن کیا کہون مین کیا کیا رنگ
اہ یہہ دیدۂ خونبار دکھاتا ہی مجھے
یار سے کچھ جذبۂ دل سے تو اثر اُسکو کیا
اب جو آتا ہی تو مژدہ یہہ سناتا ہی مجھے
منہہ ترے گھر کی طرف کرکے یہہ کہتا ہی وہ شوخ
اسطرف کو کوئی کہینچے لیئے جاتا ہی مجھے
زخم تازے کی طرح چرخ کہن ای جرات
تنک ہنساتا ہی تو پھر خوب رُلاتا ہی مجھے

## غزل

سرگذشت اُسنے جو کچھ کہنے مین دلگیر لگا
دی مرے سامنے فرہاد کی تصویر لگا
آن پہنچا نہ وہ آور جان لبون پر پہنچی
دیکھہ اب دیر نہ ای عشق کی تاثیر لگا
طایر قبلہ نما کی نمط ای صید افگن
آ گیا وجد مین وہ جسکو ترا تیر لگا
نہ آیا اُس فلک کو اور کچھ آیا تو یہہ آیا گھٹانا وصل کی شب کا بڑہانا روز ہجران کا

یہہ عالم بیکسی کا ہی کہ یکی دوستداری مین ہوئے اپنے بگانے دوست دشمن ہو گئے ہی ہی
یاد آ گئے جو اُس چشم غضبناک کے ڈورے پھر توٹتے رفوئے دل صد چاک کے ڈورے
تیرے مریض غم نے سوجا مکان بدلا کچھ بھی مزاج تیرا ای بدگمان بدلا
جسکو چاہا تھا اُسنے چاہا جن چاہ مین اپنی یہہ اثر دیکھا

ابر غم ای چشم گریان جب برس کر کھل گیا
راز سربستہ ہمارا آہ سب پر کھل گیا
بیخودی مین دیکھ اُسکے مصحف رخسار کو
منہ سے نکلا میرے حرف ایسا کہ دفتر کھل گیا
ناتوانی سے نہ پایا جب مجھے صیاد نے
بول اُٹھا ہی ہی قفس کا کس طرح در کھل گیا

جب سے وہ تیغ کھینچے خونخوار گھر سے نکلا ہر روز اک جنازہ دو چار گھر سے نکلا
کل اضطراب دل سے وحشت زدہ مین اُس بن سو بار گھر مین آیا سو بار گھر سے نکلا
آتا ہی آشنا جو پوچھے ہی. مجھسے مجھکو مین کھینچکر جو اُس بن آزار گھر سے نکلا
گذرا مین حجرۂ گردون سے ہو کیونکر اپنا قید خانہ ہی عجب گنبد بے در اپنا
ناتوانی سے گرے ایسے کہ پھر اُٹھ نہ سکے ہو گیا جزو بدن ضعف سے بستر اپنا
جا بھرا ہی نگہہ یار سے دل دیکھو کوئی کیسے شاہین سے لڑتا ہی کبوتر اپنا
چھپا کے اجل سے کیونکہ مری آنکھ وقت نزع اسمین ہوا ہون مین کسی بانکی نگاہ کا
دیکھ کیا آیا بھبوکا سا وہ بن ٹھن ای صبا ہر روش تڑپکا پڑتے ہی اُسکا جوبن ای صبا

ہمسے یون چھپ چھپ کے جانا غیر کے گھر چھوڑ دو
سنتے ہو جانا نہین یہہ چال بہتر چھوڑ دو

کیا کہون بیمار کی تیرے کہ ہین جتنے طبیب
سب یہہ کہتے ہین کہ اب اسکو خدا پر چھوڑ دو

کہتے ہین آپس مین ہمسائے مری فریاد سے
مصلحت یہہ ہی کہ اسکے پاس سے گھر چھوڑ دو

ہاتھہ اسکا ہاتھہ آتا ہی کبھی تو کیا کہون
کس ادا سے مجکو کہتا ہی وہ دلبر چھوڑ دو

ایسے بیرحمون کے مجکو دام مین لایا ہی چرخ
کوئی تو کہتا ہی اُسکے توڑ کر پر چھوڑ دو

اور کوئی بیدرد کہتا ہی یہہ بیدردی سے آہ
گر تماشا دیکھنا ہی ذبح کر کر چھوڑ دو

مرے اور اُسکے جو پوچھو ربط کیا کیا کچھہ نہ تھا
پر دل اُسکا پھر گیا ایسا کہ گویا کچھہ نہ تھا

مین یہہ سمجھا تھا کہ سمجھا ہی مری کچھہ وہ قدر
لیک اب سمجھا تو سمجھا مین کہ سمجھا کچھہ نہ تھا

وہ آنا اُسکا اور جانا ہمارا چھٹ گیا ہی ہی
یہہ بیٹھے بیٹھے دل مین دہان کیسے دم آنکھون مین جانا

کتنے ہی شام سے لے سحر اختر شماری مین
تصور سے جو وہ ایک چاند سا مکھڑا نہین جانا

الٰہی پڑگئی پتنگی یہہ کیا تاثیر الفت پر
وہی یہہ خرابہ دل ہی جو اسکو کھینچ لاتا تھا

خدائی ہی کہ وہ بت اب منانے سے نہین منتا
وگرنہ روٹھتے تھے اُسسے ہم اور وہ مناتا تھا

کہون قسمت کی کیا خوبی عجب طالع کی شامت ہی
محبت مین بگڑتا یون نہین کیا کام انسان کا

نہ باہم نامہ و پیغام ہی نہ جاسکون ہون مین
نہ آنا یہان کسی صورت سے ہوتا ہی جانان کا

تماشا ہی کہ جن روزون مین اُسکے اقربا خوش تھے
تو ناحق پھر گیا تھا ہمسے دل اُس آفت جان کا
ہوا وہ خوش تو اب لوگون نے اُسکے یہہ منادی کی
نہ وہان جاوے کوئی یہان کا نہ یہان آوے کوئی وہان کا

تدبیر سے کیا خاک ملے طالب زر کو   دکھلائے اگر شکل نہ تقدیر طلا کی
رتبہ گا بازی کا دولا کاش تو پاتا   ہاتون سے جو گرتا تو وہ آنکھون سے اُٹھاتا
ہنستا دل صد چاک پہ کیون دستۂ گل آہ   اتنا جو وہ گلرو نہ اُسے سر پہ چڑھاتا
یہان اُس گل سا کب کوئی بستان ہی دوسرا   ہان کچھ جو ہی تو روضۂ رضوان ہی دوسرا

اسکے شمع حسن سے دل تھا منور اب سو آہ
ایک مدت سے چراغ اُس گھر مین جلتا ہی نہین
گو زمانہ چال بدلے اور ہون اُلٹے چلن
پر کسی صورت مزاج اپنا بدلتا ہی نہین

اجل گر اپنی خیال جمال یار مین آئے   تو پھر بجائے فرشتہ پری مزار مین آئے
ہوائی عشق مین ہمین برسون یون نہین کٹے   اک وحشت طی کیا کہ بیابان ہی دوسرا
بھانا پڑا   اور الٹا مجھے محبت جو مین آزمانے لگا
اس تری یاد فراموش نے بیہوش کیا   غیر سے یاد بدی ہمکو فراموش کیا

دیکھنے سے بھی اب اُس شوخ کے جرات مین رہا
مین نے خلوت مین عبث شمع کو خاموش کیا

کوئی جہان مین مجھکو بھی منہ لگاتا آہ   ہر نگہ نہی مرے نالون مین گر اثر ہوتا

لے خبر جلدی سے وہان جانے میں دیر اب کم لگا
آج عاشق کو تڑپنے کہتے ہیں اُلٹا دم لگا

اُس شوخ نے کل باتون باتون مین فلک پر
سو بار چڑھایا مجھے سو بار اُتارا

اب مین اجل کے نامہ و پیغام مین پھنسا پیغامبر مرا جو کسی کام مین پھنسا

جو کرنی بات ہمسے تو لڑائی آنکھ غیرون سے
بھلا صاحب یہ ڈھب سیکھے ہو تم اچھے لڑانے کے

سبھی انعام نت پاتے ہیں اے شیرین دہن تجھسے
کبھی تو ایک بوسے سے ہمارا منہ بھی میٹھا کر

شب اُسنے تو ڑکر بسترن کے موتی مجھسے گنوائے نیا عالم نکالا وصل مین اختر شماری کا

چشم گوہر افشان حضرت دل جلوہ فرما ہیں
نکل گھر سے در دولت پہ آنا اسکو کہتے ہیں

نالہ و آہ و فغان میرا ہی دم بھرتے ہیں
آپ کا جانے سبب مجھ پہ کرم کرتے ہیں

ہون وہ دیوانہ کہ نکلا جو گریبان کو پھاڑ خار لیتے ہیں تبرک مرے دامان کو پھاڑ

اب گذارا ہی نہین اُسکے ہی در پر اپنا جسکے گھر کو یہ سمجھتے تھے کہ ہی گھر اپنا

سرو کو دیکھکے ہی طوق بگردن قمری تک دکھاوے اُسے آکر قد موزون اپنا

نہین کرنیکا رسوا تجھکو مجھسے روٹھ مت جانا
جو پھر محفل مین روؤن تو مری آنکھین دکھوانا

* جرأت تخلص * نام میر شیر علی دہلوی ہم عصر محمد رفیع سودا کے دکھن

مین جارسے تھے شعر کم کہتے مگر لایق تھے اور جو کہتے سو پرآفتے نہ تھے کیونکہ شعر دوقسم کے ہین آمد اور اورد یعنے جو شعر کہ ازخود شاعر کی طبیعت سے نکلے وہ آمد ہی اور جو بغیر رجوع ہونے طبیعت کے بدقت کہے وہ آورد *

بیخود جو ہوا اتنا تو دیکھکے مینخانہ حیران ہون مین کیونکر پہونچیگا تو پیمانہ
زنجیر کے کرنے سے کرتا ہی جنون دونا دیکھا نہین ای جرات تجھسا کوئی دیوانہ

* جعفر تخلص * نام میر جعفر دہلوی *

دم بدم ہاے جو مجھسے وہ صنم رکتا ہی جسکے تک رکنے سے ہردم مرا دم رکتا ہی
چپکا رہتا ہون ذرا ہاے تو دم رکتا ہی نالہ کرتا ہون تو مجھسے وہ صنم رکتا ہی
رک گئی واسطے تیرے تو یہان خلق سبہی تو بھی اب مجھسے میان ہاے ستم رکتا ہی
چشم بد دور وہ عالم کا ہی آئنہ جام جسکے تئین دیکھکے اسکندر وجم رکتا ہی
جعفر اب ہاے کرے کیا کہ بقول سودا اشک امڈا ہوا پھر ضبط سے کم رکتا ہی

* جگن تخلص * نام میان جگن برادر خالہ زاد شیر افگن خان کے تھے اور وہ زمانہ محمد شاہ فردوس آرام گاہ کا تھا *

اس دل مریض عشق کو آزار ہی بھلا چنگا ہو تو ستم ہی یہ بیمار ہی بھلا

* جنگون تخلص * نام میان جنگون خالہ زادہ شیر افگن خان کے جنکا باسط تخلص تھا وہ زمانہ محمد شاہ فردوس آرام گاہ کا تھا *

چھوڑ عارض دل نے گھیرا زلف مشکین فام کو
صبح کا بھولا غنیمت ہی جو پہنچے شام کو

لگا خوبان نو خط سے یہہ ماتھے گھسیتا پھر مجھے کانٹون مین دل نے

* جنون تخلص * نام نامعلوم مگر دلی مین رہتے تھے اور خواجہ میر درد کے

دو سبو دن میں تھے *

کبھی گرتا تھا قدم پر کبھی ہوتا تھا نثار کیا بھلی موت ہوئی رات کو پروانے کی

میں بھی بیہوش ہون اور تو بھی ناپت بیخود ہی

طرح اب کسکے میان پوچھیے گھر جانے کی

* جنون تخلص * نام شیخ غلام مرتضی بیاتے تیمور کے سہسرام کے رہنے والے مگر یہہ الہ آباد میں رہتے تھے انکو تلمذ مولوی محمد برکت سے تھا مدت سے انکی آنکھون کی بینائی جاتی رہی تھی مگر بڑے ذہین تھے *

آفت جان ہو گئی آخر یہہ بینائی مجھے جو بلا کہیئے سو ان آنکھون نے دکھلائی مجھے

دل مرا ہر شب الجھتا ہی صنم کی زلف سے ایک دم کب چین دیتا ہی یہہ سودائی مجھے

* جوان تخلص * نام مرزا کاظم علی متوطن شاہ جہان آباد کے کالکتے میں تھے شاگرد مصحفی کے

پہلو میں اپنے دلکو ہی غمخوار نپایا یہہ خوبی قسمت ہی کوئی یار نپایا

ظلم و ستم و جور صنم ہی ہمنے اٹھائے جب اور کوئی تجھسا طرحدار نپایا

تمنا ہی اسکا درس دیکھنا مجھے اور مری یہہ ہوس دیکھنا

تیرے منہ سے ہر کوئی دیتا ہی پیار سے رو مجھے منہ لگاتا ہی نہین افسوس لیکن تو مجھے

کسی کو اپنی سفارش کے واسطے اسباب جو لیکے جاؤن تو اسکا وہ آشنا نکلے

* جو وت تخلص * نام ہرو پرام باشندے مرشد آباد کے مگر اصل انکا وطن کٹک تھا اور سرکار میں نواب علاؤالدولہ کی توصل رکھتے تھے اور زمانے میں شاہ عالم بادشاہ کے انتقال کیا *

واعظ کی بات دل سے تو میں کہنے کا نہین پتھر کی چوٹ شیشۂ دل سہنے کا نہین

* جوش تخلص * نام رحیم اللہ خوب کستی گیر جوان متوطن شاہ جہاناباد کے

اور شاگرد مصحفی کے تھے *

دریا میری آنکھون سے نت جاری لہو کا ہی　بے درد تو کیا جانے کیا رنگ کسو کا ہی

* جوشش تخلص * نام محمد عابد خان جسونت ناگر عظیم آبادی *

جون آینہ یہہ ستم رسیدہ رہتا ہی مدام آب دیدہ
تمھاری در پہ جو دربان نے آستین پکڑی　برنگ نقش قدم ہم نے بھی زمین پکڑی

* جولان تخلص * نام بہادر علی شاہ فقیر شاہ جہان آبادی اور عہد دنیاداری کا نام زمضانی تھا تیراندازی مین اُستاد تھے *

کنج قفس مین دیکھہ کے بے بال و پر مجھے　ای ہم صفیر چھوڑ گئے تم کدھر مجھے

* جوہر تخلص * نام نامعلوم *

کھاینگے شہ کو ونکے جبکہ دفتر اِدھر ہمارے اُدھر تمھارے
تو کیا کیا گذرینگی آہ دل پر اِدھر ہمارے اُدھر تمھارے

* جہاندار تخلص * نام جہاندار شاہ خلف عالم گیر ثانی کے گاہ گاہ شعر فارسی و ہندی فرماتے تھے *

کونسی بات تری ہمسے اٹھائی نہ گئی　پر جفا کار تری نت کی لڑائی نہ گئی
قصد ہر چند کیا سیکھنے کا بلبل نے　وضع نالے کی مرے اُس سے اڑائی نہ گئی
دل سوزان کی جہاندار تری تا بفلک　کونسی آہ تھی جو مثل ہوائی نہ گئی
نہ پوچھو دہر مین کیا کر چلے ہم　اسی کی آرزو مین مر چلے ہم
رہے در پر بتان کے تم جہاندار　بسان شمع رو رو کر چلے ہم

* چرکین تخلص * نام معلوم نہوا مگر رہنے والے لکھنو کے اشعار پایہ مضامین کے بہت پاکیزہ کہتے ہیں *

غبار گلشن یار بن گھورے مجھے ہمکو کم نہین   پھٹکیان ہین گال نہاین پیشاب ہی شبنم نہین
چلے ہگنے کی خاطر شہر سے. قدم بیابان کو   صدائے گوز سمجھے نعرۂ شیر نیستان کو
کپڑے چرکین جب بدلتے ہین   عطر کی جائے موت ملتے ہین

## * باب الحا *

* حاتم تخلص * نام ظہور الدین عرف شاہ حاتم سپاہی پیشہ قدما سے ہین باشندے شاہ جہان آباد کے نقل ہی کہ فردوس آرامگاہ کے سنہ دویم مین جب دیوان ولی شاہ جہان آباد مین آیا اور مشہور ہوا حاتم کی زبان قدیم تھی اسواسطے اپنے قدیم دیوان کو رد کر کے دیوان نیا رنجتے کا ترتیب دیا اور دیوان زادہ نام رکھا عمر انکی سو برس سے زیادہ ہوئی تھی چنانچہ رفیع السودا اور بہت سے شاگرد اُنکے تھے *

کرون قربان جی کو اُس گھڑی اُس وقت اُس پل کے
کہ جس دن جس گھڑی دلدار آوے گھر مرے چل کے
فدا ہونے کو آیا ایک جی کس کس کے اب چل کے
لبون کے پان کے مسّی کے اور آنکھون کے کاجل کے
جہان کے خوبصورت دیکھ تجھ مورت کو محفل مین
رہے خاموش سب حیرت سے گویا پتلے ہاین کل کے
نہ آوے کیونکہ مجھکو خواب راحت بستر غم پر
تصور مین تمھارے پاؤن گل تکئے ہین مخمل کے

سجن حاتم کا جی ہر آن پر قربان جاتا ہی
تمہاری چال کے سج کے اکڑ کے زلف کے بل کے

پیری ہی حاتم اب نہ جوانی کو یاد کر
سوکھے درخت ہوتے ہین پھر بھی کہین ہرے

نظر آئے ترے دندان مسی آلودہ
رات اور دن کو بہم دست و گریبان دیکھا

* حاتم تخلص * نام محمد حاتم باشندے شاہ جہان آباد کے *

نظر آتا تھا بکری سا کیا پر ذبح شیرونکو
نجانا تھا کہ یہ قصاب کا رکھتا ہی دل کڑوا

مثال بحر موجین مارتا ہی
کیا ہی جسنے اس جگ سے کنارا

* حاجی تخلص * نام نا معلوم *

اپنے گھر مین نے تو غیرونکو بلانا چھوڑا
تو نے ہر ایک سے انکھین نہ لڑانا چھوڑا

* حاصل تخلص * نام محمد واصل شاگرد فرد کے کانپور مین رہتے ہین

یہان فاختے کے بھائے ہین کوکو کے اشارے
حاصد کو ہین خوش رشک سے اُسلو کے اشارے

* حافظ تخلص نام ضامن شاہ رام پور کے رہنے والے آنکھون سے نابینا تھے اور شاگرد میان زافت کے *

ہمرہ غیر جو جانا ترا آنا ہوگا
جان لینا کہ مری جان کا جانا ہوگا

رم گیا وہ ماہرو آنکھ لگا رم گیا
دے وہ مجھے دم گیا آہ مرا دم گیا

* حامد تخلص * نام گھسنڈی لال باشندہ مونگیر قوم بنئے کا یاتھ ہاین شاگرد میان ضیغم کے *

نامہ شوق رقم کرتا ہون اُسکو حامد
کیون نہ دوڑے دل مشتاق کبوتر بنجائے

* حامد تخلص * نام میر حامد مریدون سے حضرت میر نصیر کے ہین جو لکھنو مین

جانشین خواجہ باسط کے تھے مرد آزاد اور نیک خصال تھے اور شوق جمع کرنے اشعاروں کا بہت رکھتے تھے *

دنیاے دنی کو جو کہ فانی سمجھے وہ قصہ عمر کو کہانی سمجھے
دریاے حقیقت کو وہی جاوے پہیر جو مثل حباب زندگانی سمجھے

* حبیب تخلص * نام حبیب اللہ خان ڈاکٹر *

اُس مہ لقا کو اپنے جو پاتے بسنت مین چھاتی سے اپنی خوب لگاتے بسنت مین

* حبیب تخلص * نام حبیب مولا حیدرابادی شاگرد میر عبدالولی کے *

تو دیکھے تو اک نظر بہت ہی الفت تری اسقدر بہت ہی
فواید کیا ہی کہیو راست جون تیر اے کمان ابرو
کشش کے زور سے دل کھینچکر کیون چھوڑ دیتے ہو *

* حجام تخلص * نام عنایت اللہ شاگرد سودا کا شاہجہان آباد مین پیشہ حجامی کا کیا کرتا تھا *

ہردم نظر آتے ہین نئے یار تمھارے ہم جی چکے گر ہین یہی اطوار تمھارے
اک روز نصیبون سے وہان تک کہین پہنچون پھر معتبر ہی مرا اور در و دیوار تمھارے
ہی دل مین کہ اک روز اُن آنکھون سے یہہ پوچھون جیتے نہین کس واسطے بیمار تمھارے
اس شوخ کے کوچہ مین نہ جایا کرو حجام چھن جاوینگی اک دن کہین ہتھیار تمھارے
خط آنے پر بہی اپنی رسائی نہین وہان حجام کیسے پہنچین بھلا کیا ہنر کرین
زور محبوبونکے رخسار و لیے لیتے ہین مزے بہتر اِس شان سے حجام ہنر کیا ہوگا

* حزین تخلص * نام محمد علی عہد مین فردوس آرام گاہ کے تھے *

اُس بیوفا کے عشق مین کچھ ہمکو حس نہین پاون ناکہ بھی اُسکے ہمین دسترس نہین

ویران ہوا خزان سے چمن یہان تلک کہ ہم　چاہین کہ جل مرین تو کہاین خار و خس نہین

اس فصل گل مین کیون نہ گریبان کو کیجے چاک　جاتی ہی یون بہار حزین ہاے بس نہین

* حزین تخلص * نام ابوالخیر دلی کے باشندے *

خوبی رخسار خوبان گل سے پوچھا چاہیے　اضطراب عاشقان بلبل سے پوچھا چاہیے

لوگ کہتے ہین ابوالخیر حزین سودا ہوا　کچھ علاج اس مرض کا کاکل سے پوچھا چاہیے

* حزین تخلص * نام میر محمد باقی شاگرد مرزا مظہر کے

کیون نہوے دل ہمارا ہاے خون اس رشک سے　اُن لبون سے برگ پان یون ہم زبان ہونے لگا

وہ نگاہ مست ہی اس چشم گریان کا علاج　جیسے ہوتا ہی خمار می پرستان کا علاج

* حسرت تخلص * نام مرزا جعفر علی لکھنو مین عطاری کی دوکان رکھتے تھے بعد اُسکے فقیر ہو گئے صاحب دیوان تھے *

نبض نہ دیکھ ای طبیب ہاتھ لگا اور موا
میری تو بہت مشکل ہی آہ چھوا اور موا
یار سے جبتک ہی جنگ زیست کا ہی مجھ مین ڈھنگ
شمع نے یار و پتنگ جا کے ملا اور موا
سب ہوے منزل قریب ہم ہین تھکے یا نصیب
راہ مسافر غریب ہاے تھکا اور موا
تیری فرقت مین ہی شام و سحر مجکو عجب مشکل
جو شب کاٹی تو دن مشکل جو دن کاٹا تو شب مشکل
کرم سے کھول عقدے جو پڑے ہین کام مین میرے
ترے آگے ہین سب آسان مرے آگے ہین سب مشکل

برنگ آبلہ ای واے یہ کیا زندگانی ہی  کہ جس کے پانون پڑتے ہیں اسکو سرگرانی ہی
بیان کیا کیجے اُس سرو روان کے قد وقامت کا  بلا ہی آفت جان ہی نمونہ ہی قیامت کا

قطعہ

حسرت ہزار رنگ سے بولا میں جھوٹ سچ  یعنے کہ نوبت آوے سخن کی قسم تلک
لیکن سمجھ کے بات کو اُسنے اڑا دیا  پہنچاتے ورنہ ہاتھ ہم اُسکے قدم تلک

* حسرت تخلص * نام میر محمد حیات لقب انکا ہیبت قلی خان تھا چند روز رفاقت میں نواب شوکت جنگ ناظم کی تھے پھر نواب سراج الدولہ ناظم بنگالہ کی سرکار میں خدمت داروغامی کی پائی لطیفہ گو اور حاضر جواب تھے شاگرد مرزا مظہر جانجانا کے ایک دیوان انکا ہی اسمین قریب دو ہزار اشعار کے ہونگے

سنا ہی آج مینخانے میں جام مے پہ مستون نے
لٹا یا دین و دنیا دونو ہمت اسکو کہتے ہیں

ہم دوانونکے نہایں عشق میں گھر جاتے ہاں
اس محبت میں پرندونکو بھی پر جاتے ہین

* حسن تخلص * نام میر غلام حسن خلف میر غلام حسین ضاحک انکے بزرگون کا وطن ہرات ہی مگر یہ خود شاہجہان آباد میں پیدا ہوے اور لکھنؤ میں نواب سالار جنگ کی سرکار میں رہتے تھے پہلے میر ضیا الدین ضیا کو شعر اپنا دیکھایا کرتے تھے بعد اُسکے خواجہ میر درد اور میر محمد تقی کو * ایک دیوان اور چند مثنویان مرتب کین اور مثنوی سحر البیان بہت تحفہ لکھی اور سنہ ۱۲۰۱ ہجری میں وفات پائی تاریخ انکی وفات کی *

چون حسن این بلبل خوش داستان  رو از این گلزار رنگ و بو بتافت

بسکہ شیرین بود نطقش مصحفی شاعر شیرین زبان تاریخ یافت

## غزل

جو چاہے آپ کو تو اسے کیا نہ چاہئے — انصاف کر تو چاہئے پھر یا نہ چاہئے
مجھ سا تجھکو چاہے نہ چاہے عجب نہیں — تجھ سا جو چاہے مجکو تو پھر کیا نہ چاہئے
کس کو سنا کے کہتے ہو میں چاہتا نہیں — اب یون بھی ہم بُرے ہوئے اچھا نہ چاہئے
گر پاس تیرے بیٹھون تو معذور رکھ مجھے — جس جا پہ شمع ہوئے تو پروانہ چاہئے
عیش و وصال و صحبت یاران فراغ دل — اس ایک جان کے لئے کیا کیا نہ چاہئے
دیتے ہو تم دکھائی جو ہمراہ غیر کے — اس طرح سے غرض تمھین دیکھا نہ چاہئے
اب جیسے اک حسن سے ہنسنے تھے تو حسن لیے
پر اسطرح ہر اک سے ٹھٹھا نہ چاہئے

جھوٹا ہی جو کہتا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا — کہتا تو وہ ایسا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
غیرون کا تو ڈر کیا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا — دھڑکا مجھے تیرا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
یون اور کوئی زلف تو دل چھین کے لے جاے — منہ مجکو یہ اُسکا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
پھیر چھیڑ کے تو مجھسے گلے کرتا ہی اُلٹے — بس چپ ہو یہ تھوڑا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
آئینہ ہی جب ہو نہ تو کیا طوطی ہو گویا — سارا سبب اُسکا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
کچھ بات کہون اُسسے حسن مین تو سنے وہ — پر مجکو یہ سودا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

آشنا بیوفا نہین ہوتا — بیوفا آشنا نہین ہوتا
تو خفا مجسے ہو تو ہو لیکن — مین تو تجھسے خفا نہین ہوتا
گو بھلے سب ہین اور مین ہون برا — کیا بھلون مین برا نہین ہوتا
ما تہ سونیکا وہ ہارے سیم بر آتے نہین — جن سے چین آتا ہی جی کو وہ نظر آتے نہین

تا اشارے کو سمجھے نہ اگر غیر کے وہ مین نے اس ڈر سے کبھی اُسکو اشارا نہ کیا

شب وصال صنم ہی آج ای ہمدم کسی ڈھب سے
گریبان سحر کو تا تنک رکھنا دامن شب سے

* واسوخت حسن *

ہر ایک بزم مین ہی اسکا ذکر صبح و مسا ہر ایک ملک مین ہی اسکے حسن کا شہرا
ہر ایک چشم مین ہر حال مین ہی اسکی جا ہر ایک ملت و مذہب مین اُسکا ہی چرچا
ہر ایک جان کو بابل صفت ہی اُسکی ہوا اگرچہ اور بھی گل ہیئن بہت پہ نام خدا

ندانم آن گل رعنا چہ رنگ و بو دارد
کہ مرغ ہر چمنے گفتگوے او دارد

کہا تھا اُسنے مجھے کل کہ آؤنگا مین کل ملا جو آج تو کل کا وہی پھر آیا خلل
جو پوچھا مین کہ تری کل کو بھی کبھی ہی کل تو ہنسکے کہنے لگا جا عبث نکر کل کل
جو کل کا وعدہ کیا ہی سو کل کو کہتا ہون چل عزیزو اُسکا ہی مطلب کہ کر کے لیت و لعل

دہد فریبم و سازد امیدوار مرا
کہ تا بہ حشر نشاند در انتظار مرا

ذرا سا چہرہ سے خورشید جب اٹھاوے ہی سحر ہر ایک کو ہر کام مین لگاوے ہی
کوئی حرم مین کوئی بت کدہ مین آوے ہی کوئی تماشہ معیشت مین جی کھپاوے ہی
جو پوچھا دل سے کہ اب تو کدھر کو جاوے ہی تو بھر کے آنکھون مین آنسو یہ کہہ سناوے ہی

علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند
بلاکشان محبت بکوے یار روند

غرض جو فتان کی مہر سے دوئی ہی اب ہر سو ہوئے ہیئن جمع یہان یک جہان تماشے کو

جدھر سنو ہون یہی ہی صدا جاو دیکھو غرض یہہ حال مرا جاے میر ہی اب تو
خدا ہی جانے وہ آگاہ اِس سے ہو کہ نہو کوئی یہ میری زبان تک اُسکو جا کہے دو

بجرم عشق توام میکشند غوغا ئیست
تو نیز بر سر من آکہ خوش تماشائیست

ہزار ڈھب سے مین اس بیوفا کو سمجھایا ہزار طرحسے احوال اپنا دکھلایا
ہزار فن کئے سو سو طرحسے پرچایا ہزار باتین بنائین پہ کچھ نہ پھل پایا
کسی ہی طرحسے تشریف وہ نہ یہان لایا پہ ایک خیال مجھے اب یہ اور ہی آیا

بہ بستر افتم و مُردن کنم بہانۂ خویش
باین بہانہ مگر آورم بخانۂ خویش

ستم اُٹھانیکی اُسمین کہان زیادہ مجال خدنگ عشق سے سینہ تو ہو گیا غربال
اور اشک آنکھون سے اپنے لگے لہو کی مثال نہ تاب ہم مین رہی ہی نہ دل مین کچھ ہی خیال
بس اے حسن ہوا جاتا ہی کچھ کا کچھ احوال کہان تلک کوئی صدموں سے اسکے ہو پامال

دلے نماند کہ دیگر شکست بر دارد
خدا کند کہ ز من عشق دست بردارد

* حسن تخلص * نام میر محمد حسن دہلوی مرزا محمد رفیع کے شاگردون مین سے ہیں
قاتل اگر کہے کہ سکتا ہی چھوڑ یو خنجر تو ایک دم کے لئے منہہ نہ موڑ یو
یہان تک تو ضعف ہی کہ جدھر کو نگہ گئی مانند نقش پا کے وہین لگکے رہ گئی
تعمیر ہونے پائی نہ اِس دلکے گھر کی آہ بنتے ہی بنتے کچھ یہہ عمارت تو رہ گئی
دلکو رووںمین یا جگر کو حسن مجکو دونون سے آشنائی تھی

* حسن تخلص * نام خواجہ حسن ولد خواجہ ابراہیم درویش صوفی مذہب

اول بریلی مین سکونت رکھتے تھے بعد اسکے لکھنو مین آئے نواب وزیر نے انکی بہت عزت و حرمت کی یہہ اپنی اکثر غزلون کے مقطع مین نام اپنے محبوب کا کہ بخشی تھا لکھا کرتے تھے ایک دیوان انسے ہی *

دشنام دے دے ہونٹ چباتا تھا مجھہ پہ وہ غصے نے کیا کہون کہ مزا اسکو کیا دیا
بخشی حسن یہہ لذت غم اسکی یاد دے راحت کا جو مزا تھا سو ہمنے بھلا دیا
شمشیر نگہ تیز ہی آگے ہی جو چاہئے اور سنگ سے سرمہ کے زرا سان لگا دے
دن رات مری تجھہ سے دعا ہی یارب اس بت کا مجھے اٹھہ پھر ڈھیان لگا دے
آینہ دیکھہ کے حیران جو ہوا اتنا تو ہم تو تھے محو ترے تو نے بھلا کیا دیکھا
دل دلاسونسے ہی کرتا بے قراری بیشتر خانۂ ماتم مین ہو پرسے سے زاری بیشتر
دیکھنے سے مرے کاہیکو غضب ہوتے ہو کیا غضب ہو گیا گر مینے بھی دیکھا دیکھا

* حسن تخلص * نام حکیم مولوی احمد حسن خلف مولوی فخر الزمان احمد مرشد ابادی کلکتے مین رہتے ہیں حاست مین ذہن رسا اور طبابت مین دست شفا رکھتے ہین اردو اشعار مزے دار کہتے ہاین اور کبھی کبھی احمد بھی تخلص کرتے ہیں *

## غزل

ای یار مجھے آور نہ تلوار سے دھمکا یہہ کشتہ ترے تیر کا مہمان ہی کا دم کا
تسبیح پڑھی مین نے کہ برق ابر مین چمکی بالا جو تیرے زلف کے کل زات کو دمکا
کاکل سے تیرے جسکو چھوا وہ ہیں موا وہ کیا مار لٹکتا ہی ترے گالون پہ سم کا
چہرے پہ ترے حسن جہان کا ہی نمایان آینہ سکندر کا ہی یا جام ہی جم کا
بیچتا ہون دل بہت سستا مین خوب مول لو اک نگاہ ناز کے بدلے سبھی تم تول لو
کان کی بجلی نے یک عالم کو پہونکا آج تو ای خدا کے نور دم بھر کے لئے بھی کھول لو

عرق گل سے دوش آنیکا نہین مجھکو طبیب    ایک قطرہ عرق رخ گلرو کا اسمین گھول لو

❁ حسینی تخلص ❁ نام نامعلوم ❁

دلکے دینے سے کسی رہ مجھے انکار نہین    دل تو مین دے ہی چکا
پر مرے حال سے ابتک وہ خبردار نہین    یہہ تماشا ہی نیا
بعد مدت کے ہوئی آج ملاقات نصیب    نہ ہوئی بات نصیب
مرگئے پر نہوئی وصل کی اک رات نصیب    تو اے تقدیر خدا
ہم تو مرتے ہین تیرے ہجر کے مارے پیارے    میرے پیارے آرے
سینکڑون سر پہ مرے چل گئے آرے آرے    اب بھی آنا ہی تو آ
رات دن غم مین ترے ہم تو پڑے مرتے ہین    اور دن بھرتے ہین
ہر گھڑی یاد تری ہم بھی کیا کرتے ہین    پر تو ہی بھول گیا
پاس رہنے سے میرے ہی وہی تکرار تجھے    بابکہ انکار تجھے
کہنے ماننے سے کیا ہی میرے بیزار تجھے    تنگ ایسے مجھکو بتا
نہ تسلی نہ دلاسا نہ محبت نہ وفا    نہ عنایت نہ عطا
کون سی بات پہ مین دلکو کرون تم پہ فدا    غور تو کیجئے ذرا
کھول دیتا ہون ابھی اپکے مین کان بھلا    اسکو سن رکھنا ذرا
حشر مین ہاتھ میرا اور گریبان تیرا    منصفی پیش خدا
مین کہا خوب نہین دلکا دکھانا اچھا    نہ ستانا اچھا
ہر گھڑی تجکو نہین جی کا جلانا اچھا    ہنسکے بولا کہ بھلا
نہ تو تدبیر کوئی دوستو بن آتی ہے    نہ دوا بھاتی ہے
سر بسر عقل طبیبون کی چلی جاتی ہے    جبکہ آتی ہے قضا

سنو جی حضرت عشق آپ کو میں جان چکا — خوب پہچان چکا
خاک میں آپکی قدمونکی بہت چھان چکا — چاہو اب کہاد ہوا
میں نہ کہتا تھا حسینی کہیں مت دلکو لگا — کہیں پاویگا خطا
تو نے ظالم میرا ایکبار بھی کہنا نہ کیا — دیکھنا اب اسکا مزا

* حشمت تخلص نام محتشم علی خان ابن میر باقی شاہجہان آبادی فارسی و ہندی اور ریختہ میں گویا بلبل ہزار داستان تھے *

گور کے سوتے دوانونکو جگاتی ہی بہار — شور ہی غل ہی قیامت ست اتی ہی بہار
حشمت اپنا درد وکھ تو اس برس مظہر سے کچھ — ہم نے کی ہی توبہ اور دھومین مچاتی ہی بہار

* حشمت تخلص * نام محمد علی متوطن دلی اور وہ دوستون مین میر عبدالحق تابان کے تھے جو قطب الدین خان فوجدار مراد آبادی اور پییر علی روہیلہ کی لڑائی مین مارے گئے *

جب آ خزان چمن مین ہوئی آشنائے گل — تب عندلیب روکے پکاری کہ ہائے گل
خط نے ترا حسن سب اڑایا — یہہ شبز قدم کہان سے آیا

* حضور تخلص * نام شیخ غلام یحیی عظیم آبادی *

تیر نگاہ یار بلا ہی اگر کہین — ترچھا بھی لگ گیا تو کلیجے کے پار ہی
یہہ خون آلودہ مژگان پر نہین ہین اشک کے قطرے
پھلے ہین شاخ مین مرجان کی مروارید کے دانے
کہ دن عرض کیونکر کچھ اس تند خو سے — بھلی بات کہتے برا مانتا ہی
پھریگا نہ یہہ دل تیری بندگی سے — یہہ بندہ ہی ترا خدا جانتا ہی
گر ایسی ادا تو دیکھاتا رہیگا — تو کب تک کوئی جی بچاتا رہیگا
ناتوان اسقدر ہوئے کہ حضور — دل سے نالے ہی آہ و ہم لیکر

بخت برگشتہ مین کیا پڑ گئی ہی سخت گرہ
نہین کھلتی ہی کسو طرح یہہ کم بخت گرہ

*حضور تخلص* نام لالہ بالمکند باشندے شاہجہان آباد کے کہنہ مشاق شاگرد خواجہ میر درد کے*

چلے ہو تم جواب اس بت سے ساز کرنیکو
حضور پاس بھی ہی کچھ نیاز کرنیکو
وفا کو تم جفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے
ادھر کچھ دل مین تم سمجھے ادھر کچھ دل مین ہم سمجھے

* حقیقت تخلص * نام میر شاہ حسین متوطن بلخ کے مگر پیدایش انکی دہلی کی تھی بعد اسکے لکھنو مین وارد ہوے اور شاگردی میان جرات کی اختیار کی *

کبکے ہین انتظار مین انکھین جو کھلی ہین مزار مین انکھین
نہ خفا ہو جو تک رہون پیارے کہ نہین اختیار مین آنکھین
کیا تیرے عشق مین ای عربدہ جو ہاتھ لگا زیست سے ہاتھ بھی دھویا پہ نہ تو ہاتھ لگا

ثابت اب جوش جنون سے کب ہی پیراہن مرا
رفتہ رفتہ کر دیا وحشت نے عریان تن مرا

ثابت نہین ترا دہن تنگ ای صنم بیجا نہین ہی یہہ کہ اسے ہم عدم کہین

سوچ رہ رہ کے یہی کرتے ہین اب ہر بار ہم
وہ عیادت کو نہ آیا کیون ہوئے بیمار ہم

*حکیم تخلص* نام محمد پناہ خان اول نثار تخلص کرتے اور شاگرد خواجہ میر درد

کے شعر درد و آمیز کہتے تھے *

غزل

یہ دل کیا ہی جو تیرے قربان جاوے سعادت ہی اپنی اگر جان جاوے
خال شیخ نے ہم مین آکر کیا ہی الٰہی یہ مجلس سے شیطان جاوے
حکیم اُسکے کوچے مین پوشیدہ جانا مبادا کوئی تجھکو پہچان جاوے

* حیدر تخلص * نام غلام حیدر *

تمہاری یاد مین اے گلبدن آنکھونکے لوہو سے
مژہ کے ہاتھہ مین یاقوت کے دانون کا مالا ہی

* حیدر تخلص * نام میر حیدر شاہ دکھنی خوب شمشیر باز تھے مگر دلاور نہ تھے شعر اُنکے قدیم طور پر ہین ولی دکھنی کی تمام غزلون کو مخمس کیا ہی اور دیوان خواجہ حافظ کی بھی تضمین کی ہی جھولنہ خوب کہتے * عمر انکی سو برس کی تھی وہ زمانا محمد شاہ کا تھا *

چاہے ہین بسکہ یہہ محبوب تن تنا کر آج خدا پناہ دے جدھر کو یہہ وتھار اجاے

* حیدری تخلص * نام میر حیدر بخش باشندے شاہ جہان آباد کے *

برابری کا تری گالنے جب خیال کیا صبا نے مار طمانچہ منہہ اُسکا لال کیا
گرا تھا کٹ کے زمین پر کبھی ترا ناخن فلک نے اسکو اُٹھا کر وہین ہلال کیا
پوچھتے کیا ہو آہ مت پوچھو بد بلا ہی یہ چاہ مت پوچھو
شیخ گم گشتۂ ازل خود ہی ہمرہو اُس سے راہ مت پوچھو
گردشین نت نئی دکھاتا ہی یہہ فلک روسیاہ مت پوچھو
حیدری ہین اُسی کے یہہ پرتو جلوۂ مہرو ماہ مت پوچھو

* حیدری تخلص * نام شیخ غلام علی دہلوی وطن کو چھوڑ کر عظیم آباد میں آ رہے تھے *

رکھتے ہیں پاس ہم جگر داغدار کو پروا نہیں چراغ کی اپنے مزار کو
حیدری کے قید کرنے کی عبث تدبیر ہی اس پریشانکو خیال زلف ہی زنجیر ہی

* حیران تخلص * نام میر حیدر علی شاہجہان آبادی شاگرد راے سرب سکھہ کے جنکا دیوانہ تخلص تھا مرد سپاہی پیشہ سرکار میں راجہ تکیت راے کی سواروں میں نوکر تھے *

صف مژگان میں اُسکی جب نہ تب دل جا اٹکتا ہی
سمجھتا ہی نہیں ہر چند حیران سر پٹکتا ہی

جی لگاتا ہی اب کوئی دم میں بیٹھہ جا کچھ نہیں رہا ہم میں

* حیرت تخلص * نام میر مراد علی فقیر مراد آبادی شاہ عالم بادشاہ کے زمانے میں تھے *

نظر آیا یہہ جہان نقش بر آب آخر کار تاج سر پر سے گرا مثل حباب آخر کار
غنادہ رو یونکی دلا مہرو وفا پر مت بھول منہہ پہ دیدینگے تجھے صاف جواب آخر کار
سمجھہ کے دیکھا تو بیجا ہی سب گلا دلکا کہ چشم تر نے ڈبویا معاملہ دلکا
یہ اشک وآہ ہی شور جنون ہی وحشت ہی عجب جلوس سے جاتا ہی قافلہ دلکا

* حیف تخلص * نام میر چراغ علی شاگرد میر شیر علی افسوس کے *

مانے بھی نپاے اُس جوان سے حیرت زدہ ہم چلے جہان سے
گو آپ نہ آیئے ولیکن اقرار تو کیجئے زبان سے
وہ مہر جہان تاب اگر بام پر آوے تابند گیہ نیر اعظم نظر آوے

کہتا ہی اُسے بال کوئی کوئی رگ جان کچھ مین بھی کہون تیری کمر جو نظر آوے
ہی اپنے تو نزدیک وفا خوب ولیکن ہو لطف جو تیری بھی طبیعت ادھر آوے

* حیف تخلص * نام موتی لعل بیٹا لالہ بت سین کا قوم سے کایتھہ شاگرد میر سوز کا سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین لکھنو مین رہتا تھا *

نہ ساحل سوجھتا ہی نہ نظر آتا کنارا ہی محبت نے ہمین کس گھاٹ دیکھو لا اُتارا ہی
گلشن دہر مین کیونکر وہ بھلا شاد پھرے رات دن جسکے لئے گھات مین صیاد پھرے

* باب الخے *

* خادم تخلص نام خادم حسین خان بیٹے حاجی احمد علی عظیم آبادی کے جنکا قیامت تخلص تھا انکو پدری نسبت شیخ بنی ہاشم سے اور مادری نسبت سادات کی تھی *

نے پری جب تھی مجھے تب فکر آزادی نہ تھی خوب تھا آرام جب بیرحم وہ صیاد تھا

* خادم تخلص * نام خادم علی شاہ درویش صورت تھے کلکتے مین فوت ہوئے

صاف آیا میل سے دلمین وہ یاد افسوس آج خانۂ تاریک مین روشن ہوا فانوس آج

* خاشاک تخلص * نام نامعلوم *

کوے جانان کا تجسس جو کیا مین نے یہان تک کوچہ گردی سے ہوئی پاونکی زنجیر سفینہ

* خاکسار تخلص * نام میر محمد یار عرف شاہ خاکسار دہلوی درویش قلندر وضع تھے کہتے ہین کہ عالم شباب مین میر تقی کے منظور نظر تھے *

قیامت بھی ہو گی تو میری بلا سے مجھے داد خواہی کی طاقت کہان ہی
خاکسار اُسکے تو آنکھون سے کبھی مت لگیو مجکو ان خانہ خرابون نے ہی بیمار کیا
تیری زلف سیہ سے ای پیارے مجکو یک صد ہزار سودا ہی

* مخمس خاکسار *

جو کے ثابت ہو وفا میں یار ایسا چاہئے  آن میں لیجائے دل دلدار ایسا چاہئے
قتل کر دے پل میں جو خونخوار ایسا چاہئے  رات دن جو مست ہو سرشار ایسا چاہئے
یار ایسا چاہیے دلدار ایسا چاہیے

دیکھنے کو میں گیا تھا خوبرویوں کی بہار  وہان پر آتھا ایک دلبر مست کیفی پر خمار
جو ہمین دیکھا اُسنے مجکو یون لگا کہنے پکار  دیکھیو جیتا نجانے پاسے یہ تازہ شکار
مست ایسا چاہئے ہشیار ایسا چاہئے

دیکھتا کیا ہون کہ مین تو تھا ابھی چنگا بھلا  وہ ہمین دلبر مجے سمجھا کر زلف کا دام بلا
دانۂ الفت دکھا کر دل لیا میرا پھنسا  پھر اسے مجکو دکھا مجے لگا جور و جفا
ظالم ایسا چاہئے خونخوار ایسا چاہئے

جبکہ دیکھا پھنس چکے اس دام مین صیاد کے  اور حوالہ ہو چکے اس قاتل جلاد کے
بال و پر جاتے رہے سب مجھ دل ناشاد کے  محض بے بس ہو گیا قابل نہین فریاد کے
بے بس ایسا چاہیے لاچار ایسا چاہیے

ناتوانی سے لگا دل اتو کھانے پیچ و تاب  ہو گیا بیمار بسمل دلتو وہان جا کر شتاب
عشق کے آتش ستی جانے لگا مثل کباب  خاکسار اس ناتوانی سے ہوا ہی لاجواب
بسمل ایسا چاہئے بیمار ایسا چاہئے

* خان تخلص * نام عبد الصمد خان داناپور کے رہنے والے شاگرد میان ضیغم کے تھے کلکتہ مین وفات پائی *

جس دن سے وصل یار سے یارب جدا ہوئے  کیا کیا فلک کے ہمپہ نہ جور و جفا ہوئے

* فرحت تخلص * نام فرحت علی باشندے لکھنؤ کے

دو دن ہی زندگانی ہمسے کلام کر لے  اکبار میرے گھر مین دلبر مقام کر لے

گاہ و چاہ سفر کو کہاتے ہین لوگ مجکو خدمت اب اسکو جاکے تو بھی سلام کرلے

* خسرو تخلص * نام ابو الحسن دہلوی المخاطب به طوطی ہند خلف سیف الدین کے وطن انکا مومن آباد مشہور مسیسانی مرید شیخ نظام الدین اولیا کے فارسی شعر کہنے مین استاد تھے چنانچہ زبان فارسی مین ۹۹ ننانوے کتابین تصنیف کی تھین اور علم موسقی مین کمال دستگاہ رکہتے تھے آخر عمر مین شعر ہندی پر رغبت ہوئی کبھی کبھی فارسی آمیز شعر فرماتے تھے *

زحال مسکین مکن تغافل دورائے نینا بنائے بتیان
چو تاب ہجران ندارم ای جان نہ لیوکاہے لگائے چھتیان
شبان ہجران دراز چون زلف و روز وصلم چو عمر کوتہ
سکھی پیا کو جو مین نہ دیکھون تو کیسے کاٹون اندھیری رتیان
چو ذرہ حیران چو شمع سوزان زہجر آن مہ چو گشتم آخر
نہ نیند نینان نہ انگ چینان نہ آپ آوے نہ بھیجے پتیان
یکایک از دل زچشم جادو بصد فریبم ببرد تسکین
کسے پڑی ہے جو جا سناوے پیارے پی سے ہماری بتیان
بحق روز وصال محشر کہ داد مارا فریب خسرو
سبھی سکھی کو دورائے راکھون جو کہنے باون دو بول بتیان

* خفی تخلص * نام نامعلوم وطن انکا ضلع کانپور مین ہی ریختی کہا کرتے ہین

ای خفی رات کا مزا دلمین یاد مین کرکے غم بھلاتی ہون
سمرن کرتی ہون دوگانہ تو نجا پادن پڑتی ہون دوگانا تو نجا

* عاشق تخلص * نام میر احسن ابن میر حسن کم گو تھے اور جو کچھ کہتے اپنے

والد کو دیکھا ایتہی تھے *

عجب عالم مین بیہوشی کے وہ مجھکو نظر آیا کہ اتنا بھی نہ آیا ہوش جو پوچھون کدھر آیا

*خلیق تخلص * نام میر مستحسن برادر خرد میر احسن اور خلف میر حسن کے جو سولہ برس کی عمر سے شعر کہتے اور اپنے باپ کو دکھاتے تھے بعد مصحفی سے اصلاح سخن لی تھی *

گر برا مانیے نہ تو کہدون کہ کیا تجھہ مین نہین
اور سب باتین ہین لیکن اک وفا تجھہ مین نہین
کل جو جا بیٹھا مین اُسکے پاس وہ اوٹھکر خلیق
رک کے بولا آدمیت یک ذرا تجھہ مین نہین

اسی کے پاس تمھارا دل کیا ہوا ای ہمنشین دیکھو
ادھر دیکھو اُدھر دیکھو یہان دیکھو کہین دیکھو
اسی کے پاس ہی رہ رہ کے یہ جو ب کرتا ہی
اسی کی جیب دیکھو ہاتھہ دیکھو آستین دیکھو
پکڑنا چور کا مشکل نہین گر کچھہ سمجھہ بھی ہو
ہوائی رنگ دیکھو ماہتابی سی جبین دیکھو

*خلیق تخلص * نام مرزا ظہور علی بیٹا مرزا ہوشدار کا ہندی موسیقی اور مرثیہ خوانی مین اُنکو خوب مہارت تھی اور سنہ ۱۱۹۹ ہجری تھے کہ سرکار مین ناظم بنگالہ کی مرشد آباد مین تھے *

آئی بہار کیون دل افسردہ ہی خلیق مانند گل کے تو بھی گریبان کو چاک کر
صحبت زندہ دلان ہی باعث آرام جان ہمنشینی مردہ دل کی ہی عذاب زندگی

* خایل تخلص * نام دوست علی باشندے لکھنو کے آتش سے مذاق سخن حاصل کیا ہی *

پایداری سرو کی اور بے ثباتی گل کی دیکھہ    طامن سے کرتی ہی بلبل پر تبرّا فاختہ

* خواجہ تخلص * نام خواجہ نجف علی باشندے ہوگلی کے صاحب دیوان ہین

رقیبون کا مانا نچھوڑا صنم نے    کلیجہ مرا پک گیا کہتے کہتے

* خورشید تخلص * نام خوشوقت علی باشندے لکھنو کے *

نگاہوں اُنکی لب مین دیکھہ یہہ پھبتی ہمین سوجھی
تماشے کی جگہہ ہی چشمۂ کوثر مین کائی ہی
وہ صبح وصل کس کس ناز سے ہمسکو جگاتے ہین
سہاری رات اُٹھو صبح محشر سر پہ آئی ہی

* خورشید تخلص * نام مرزا حسن علی عرف میان ساہو باشندے مرشدآباد کے شعر خوب کہتے ہین *

ہی خیال عارض گلرنگ جانان کیا مجھے    خار آتا ہی نظر آنکھون مین گلشن آج کل

* خیال تخلص * نام غلام حسین *

مجھے تو نیرکو منظور منہہ دکھانا تھا    نقاب کھولنا گرمی سے اک بہانا تھا

مے گلرنگ نہ ساقی نے بھری شیشہ مین    بند افسوس سے ہی کی لال پری شیشہ مین

## باب الدال

* دارا تخلص * اسم شاہزادہ دہلوی عالی تبار بلند اقتدار مرزا ولیعہد بہادر دام اقبالہم *

چراغ صبح کی مانند کوئی دم کے ہین    بیان حال ہو کیا جان بلب رسیدون کا

جہان ہوئے ہین گل سرخ خاک سے پیدا اُسی زمین مین ہی مدفن ترے شہیدون کا
کوئی بھی سانحہ کسی کے گیا نہ ای دارا عدم کو جاتا ہی کیا قافلہ جریدون کا

ازل کو عشق کے دفتر مین پہلے نام لکھا یہان تو کیا ہی وہان نامزد ہم ایسے تھے
جو اوثابت زمانے سے ہم بچے دارا رہی پناہ خدا کی عدد ہم ایسے تھے

* داغ تخلص * نام میر مہدی اول آہ تخلص کرتے تھے خانف میر سوز کے جو ایک عورت پر عاشق ہو کر اسکی جدائی مین مر گئے اور مرتے وقت یہہ شعر پڑھا تھا *

از جان رمقے بود کہ مکتوب تو آمد دیگر چہ نویسم خبرم خوب گرفتی

رباعی

یہہ چاہ نہاین بھلی بری ہوتی ہی جی لیتی ہی دوستی بڑی ہوتی ہی
لگتا نہین جی کہین بھی اُس بن آہ سمجھے کہتے ہمین یہہ لگی بُری ہوتی ہی

* دانا تخلص نام فضل علی مشہور شاہ دانا دہلوی شاگرد مضمون کے اور سرکار مین نواب سراج الدولہ ناظم بنگالہ کی تھے بعد سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین لباس فقیری اختیار کر کے بنگالہ مین پھرتے تھے *

چاہتا تجھے جو دیکھا رفتار سرو بھولا تری لٹک پائی ہرچند بید جھولا
شاہ خوبان باخبر ہو ملک خوبی کو سنبھال خط کو پہنچا حسن سے لڑ بنکو ترے مور چال
بھر صورت خدا کی دیکھنا عنوان ہی میرا یہی توحید مین مصرع سر دیوان ہی میرا
بتر دامنی ہماری ہی زاہد کا زہد خشک دیکھین تو کس پہ آتش دوزخ اثر کرے

* داؤد تخلص * نام مرزا داؤد محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے عہد مین موزون تھے *

زلف دلبر سے مجھکو سودا ہی لوگ کہتے ہیں تجھکو سودا ہی

* دایم تخلص * نام دایم علی باشندے کاکتے کے *

جب جدا مجھسے یار ہوتا ہی دل مرا بیقرار ہوتا ہی
آہ کے کھینچنے سے سینہ مین درد بے اختیار ہوتا ہی
رات دن داغ ہجر سے تیرے دل مرا لالہ زار ہوتا ہی
تو ہی گل مین ہون بلبل شیدا گل سے بلبل کو پیار ہوتا ہی
لطف سے گر تو ناخدائی کرے بیڑا عاشق کا پار ہوتا ہی

بیت الصنم کے در کو دِز کعبہ جان کر سجدہ سلام کرنا مجھے صبح وشام ہی
بے صبر و بے شکیب ہی خانہ بدوش ہی دلخستہ اور دوانہ یہ دایم مدام ہی

* درخشان تخلص * نام منگو بیگ زمانے مین شاہ عالم بادشاہ کے مؤذن تھا اور فیض آباد مین فوت ہوا *

یاران وداع عمر کو ہجران کی رات ہی مانند شمع میری سحر کو وفات ہی

* درد تخلص * نام خواجہ میر درد دہلوی خلف اور مرید شاہ گلشن کے اول سپاہی پیشہ تھے بعد اُسکے فقیر ہو گئے اور عہد مین فردوس آرام گاہ کے ہوئے تھے اور مصنف دیوان ریختہ اور کتاب نالہ عندلیب کے اور علم موسیقی مین استاذ کامل تھے *

تجھی کو جو یہان جلوہ فرما نہ دیکھا برابر ہی دنیا کو دیکھا نہ دیکھا
اذیت مصیبت ملامت بلائین ترے عشق مین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا
کیا مجکو داغون نے سرو چراغان کبھی آکے تو نے تماشا نہ دیکھا
تغافل نے تیرے یہہ کچھ دن دکھائے ادھر تو نے لیکن نہ دیکھا نہ دیکھا

شب و روز ہی درد در پی ہون اُسکے کہونے جسے یہان نہ سمجھا نہ دیکھا
مزاجی ہی جب تک تری جستجو ہی زبان جب تلک ہی یہی گفتگو ہی
تمنا تری ہی اگر ہی تمنا تری آرزو ہی اگر آرزو ہی
نظر میری دل کی پڑی درد کس پر جدھر دیکھتا ہون وہی رو برو ہی
جگ مین آکر اِدھر اُدھر دیکھا تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا
جان سے ہو گیا بدن خالی جسطرف تو نے آنکھ بھر دیکھا
نالہ فریاد آہ اور زاری آپ سے ہو سکا سو کر دیکھا
اُن لبون نے نہ کی مسیحائی ہمنے سو سو طرح سے مر دیکھا
اور عاشق مزاج ہی کوئی درد قصے کو مختصر دیکھا
ہی غلط گر گمان مین کچھ ہی تجھ سوا بھی جہان مین کچھ ہی
اِن دنون کچھ عجب ہی دل کا حال آن مین کچھ ہی آن مین کچھ ہی
تو جو کرتا ہی درد جی کا زیان فایدہ اِس زیان مین کچھ ہی
مثل نگین جو ہمسے ہوا کام رہگیا ہم رو سیاہ جاتے رہے نام رہگیا
قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہی جاکر کہان کمند کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا
تیری گلی مین مین نہ چلون اور صبا چلے یون ہین خدا جو چاہے تو بندے کی کیا چلے
تہمت چند اپنے ذمے دھر چلے کس لئے آئے تھے ہم کیا کر چلے
ساقیا یہان لگ رہا ہی چلچلاو جب تلک بس چل سکے ساغر چلے
زاہد کا جی نہ خاطر میخوار توڑیئے سو بار توبہ کیجئے سو بار توڑیئے

ہر دم بتون کی صورت رکھتا ہی دل نظر مین
ہوتی ہی بت پرستی اب تو خدا کے گھر مین

تو اپنے دل سے غیر کی الفت نہ کھو سکا
میں چاہوں نجر کو تو یہ مجھسے نہ ہو سکا
میں جاتا ہوں دل کو ترے پاس چھوڑ کے
مری یاد تجھکو دلاتا رہیگا
شیخ جا کعبہ کو پہنچا میں کنشت دل میں ہون
درد منزل ایک تھی ٹک راہ کا ہی پھیر تھا

صورتیں کیا کیا ملی ہیں خاک میں ہی دفینہ حسن کا زیر زمین
درد کا حال کچھ نہ پوچھو تم وہی رونا ہی نت وہی غم ہی

* درد تخلص * نام میر کرم اللہ خان ہمشیرزادہ نواب میر خان کے زمانے میں احمد شاہ کے میر علی اصغر کبیر کے ہمراہ مرہٹون کی لڑائی مین شہید ہوے *

عشق کی آگ لگی ہی یہ مری جان کے بیچ
شمع ساجلکے بجھونگا ابھی ایک آن کے بیچ
یہ وہی آنکھین ہیں دریا سے جو لیتی تھین خراج
اب تو نم بھی نہین ان دیدۂ گریان کے بیچ
زخم دل ہوئے وے ناسور نکر اسکا علاج
درد میں جوکہ مزا ہی نہین درمان کے بیچ

* درد مند تخلص * نام محمد فقیہ دکھنی تھا پہہ دلی میں مرزا مظہر جانجانان کی خدمت میں رہے اور اُنہین سے شعر کہنے کا فن سیکھا اور مصنف فارسی دیوان اور ساقی نامہ کے تھے بنگالے میں بھی آئے سنہ ۱۱۶۷ ہجری میں مرشد آباد میں وفات پائی *

* شعر ساقی نامہ *

پڑی اُس کی خوبی کی از بسکے دھوم لیا ہاتھ قدرت کا صانع نے چوم

* دل تخلص * نام محمد عابد عظیم آبادی *

میں نے جانا کہ ستارہ کوئی تو ٹوٹا جو عرق وہاں کے چہرے سے ترے تابہ زنخدان آیا

گر یار نے آنے کا وعدا نہ کیا ہوتا ابتک دل مضطر نے کیا کیا نہ کیا ہوتا

اک عمر سے ای پیارے ہم نالے ہی بھرتے ہیں ہیں نزع میں ہم تجھ بن جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

غم خوار ہر اک اپنا پیتے ہی سعر و سینہ ہم تھام کے جب دلکو سر زانو پہ دھرتے ہیں

* دل تخلص * نام فتح محمد قرابت میں محمد غوث گوالیر کے اور ہم عصر آبرو کے تھے

کیا نکیلی تیز تر دیکھیں ہیں مژگان یار کی

ہمنے سنیان بھی نہیں دیکھی کہیں اُس سار کی

* دلبر تخلص * نام نامعلوم *

مرتا ہوں ترے عشق میں بیمار خبر لے ٹک میرے دل زار کی ای یار خبر لے

* دل سوز تخلص * نام خیراتی خان *

یوں چمکتے ہیں مسی آلودہ وہ دندان سفید

شب کو کھاتی ہیں گل شببو کی جوں کالیان سپید

پالکی اور نالکی پر جو کوئی مغرور ہے

غور کر دیکھا تو وہ خانہ بدوش آیا نظر

* دوست تخلص * نام غلام محمد رہنے والے صوبۂ بہار کے عاشق مزاج مرشد آباد میں رہتے تھے *

کافر ہو جسکے دل میں تری آرزو نہو کس کام کی زبان کہ تری گفتگو نہو

* دیوانہ تخلص * نام سرب سکھہ اقرباؤن مین راجہ مہاندراین کے تھے شعر فارسی ایسا کہتے کہ لکھنوکے ریختہ گو شاعران یعران اور حسرت اُنکے شاگرد تھے *

دل ہی کہ ترے تیغ کے آگے سے تل نجائے　رستم کا کیا جگر ہی جو زہرہ گداز نہ جائے

وہ یار کہان کہ یار باشی کیجئے　وہ وقت کہان کہ خوش معاشی کیجئے

ایک گوشہ مین بیٹھہ کر دیوانہ تھا　اب ناخن غم سے دلخراشی کیجئے

## * باب الذال *

* ذاکر تخلص * نام حسین دوست مرادآبادی ساداتون مین تھے *

جو چاہو سو کہو مختار ہو عدو کو وے　حسین دوست کے دشمن کتابن یزید کہو

* ذاکر تخلص * نام مولوی ذاکر علی باشندے بنارس کے شاگرد میان مصحفی کے *

پتلیون تک خون ہو لخت جگر آنے لگے　لعل احمر رنگ موتی مین نظر آنے لگے

شب جوتالان بیکلی سے یہہ دل صدپارہ تھا　آسمان سے خون فشان ہر دیدۂ سیارہ تھا

شب جو باتون مین وہ مہ پیکر بہل کر رہگیا　رنگ سوسو رنگ سے گردون بدل کر رہگیا

* ذرہ تخلص * نام جینی داس *

کام عاجزون کا کرلو نیکی کا تخم بولو　آب روان جہان ہی کچھہ ہاتھہ اپنا دھولو

* ذکا تخلص * نام منشی اتواری لال *

جبسے کہ ہوا مست مئے عشق صنم کا　مین خواری چھٹی خانۂ خمار بھی چھوٹا

* ذکا تخلص * نام خوب چند تھا *

کہین عدم ہوش ہو ویگا بہت مست ہوئی ذکا اُسکو

مئے گلگون نہین یہہ وہ ہی نادان شیشے مین

اگر خواہش ہی تجھکو دیدۂ بیدار ہو پیدا
تو آئینہ بنا دل کو کہ شکل یار ہو پیدا
رونق ماہ منور جسطرح ہالے سے ہی
زیب یون دلبر کے رخ پر کان کے بالے سے ہی
کیا مری عمر یہہ ہیہات چلی جاتی ہی
وا اسف ہی ایک کہ دن رات چلی جاتی ہی

* ذکی تخلص * نام نواب بہادر خلف مرزا حیدر صاحب کے *

واسوخت

یاد ایام کہ کچھہ دلکو غم و درد نہ تھا گرم آہین یہہ نہ تھین لب پہ دم سرد نہ تھا
اشک سرخ آنکھون سے جاری نہ تھا رخ زرد نہ تھا جامۂ تن پہ میرے پیرہن گرد نہ تھا
کام رکھتے نہ تھے ہرگز کسی خود کام سے ہم
رات دن زیست بسر کرتے تھے آرام سے ہم
دلکو چون ماہی بے آب نہ بیتابی تھی نہ یہہ وحشت نہ یہہ رونا نہ یہہ بیخوابی تھی
چمن طبع مین اک رونق و شادابی تھی حسرت و یاس و غم و درد کی نایابی تھی
باغ عالم کی ہواؤن سے دل افسردہ نہ تھا
غنچۂ خاطر رنگین گل پژمردہ نہ تھا
کوئی روتا تھا تو کہتے تھے بھلا رونا کیسا غم کسے کہتے ہین منہہ اشک سے دھونا کیسا
والہ و شیفتہ محبوبون پہ ہونا کیسا دل و دین ہوش و خرد عشق مین کھونا کیسا
لوگ معشوقونکے کیون جور و جفا سہتے ہین
عاشقی چیز ہی کیا عشق کسے کہتے ہین

اب جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ قیامت ہی عشق ۔ قہر ہی ظلم ہی بیداد ہی آفت ہی عشق
نجرا باعث صد طعن و ملامت ہی عشق ۔ شبہانہ خرمن دین و دل و طاقت ہی عشق

راہ بتلائیے جسکو وہی رہزن ہو جاے
دوستی کیجئے جس سے وہی دشمن ہو جاے

ایسے اک جان کے دشمن سے پڑا ہی پالا ۔ ہی جگر میرے سینے مین پر داغ برنگ لالا
دل سے آغشتہ بخون آتا ہی تالب نالا ۔ آپ کو دیدہ و دانستہ بلا مین ڈالا

گل سے بہلاتے دل اور دیکھتے سنبل کی طرف
دھیان کرتا تھا اُسکے رخ و کاکل کی طرف

وصبت رنگین کی نزاکت پہ ہوا کیون مائل ۔ مانتا ہون دست تاسف کہ گیا ہاتھ سے دل
لطف یہ پنجہ مرجان ہی سے کرتا حاصل ۔ پیچ سے موئے کمر کے ہی نکلنا مشکل

کام ساق و کف پا سے نہین کچھ تھا مجکو
کردیا عشق نے پامال سراپا مجکو

جیسا رسوا ہون مین اسطرح کوئی خوار نہو ۔ اس بلا مین کوئی انسان گرفتار نہو
جو مرض مجکو ہی ایسا کوئی بیمار نہو ۔ اور بیماریان ہووین پہ یہ آزار نہو

دن جو گذرا تو یہ دہڑکا ہی کہ شب آتی ہی
عشق کے نام سے اب تو مجھے تپ آتی ہی

[illegible] دام محبت سے نکلنا معلوم ۔ ایسے دریا مین ہون ڈوبا کہ اُچھلنا معلوم
اُس بلندی سے گرا ہون کہ سنبھلنا معلوم ۔ سیر گلشن کو بھی جاؤن تو بہلنا معلوم

ہوش بلبل کے بھی نالون سے مین کھو دیتا ہون
مسکراتا ہی اگر غنچہ تو رو دیتا ہون

اسقدر سوز محبت نے دیا ہی مجھے داغ مثل آتش کدہ آتی ہی نظر صورت باغ
نگہت گل بھی مجھے کرتی ہی آشفتہ دماغ روش غنچہ ہون دل تنگ نہین غم سے فراغ

مثل شبنم کبھی گلبن کے تلے روتا ہون
اور کبھی سرو کے لگ لگ کے گلے روتا ہون

کسطرح اس دل ناشاد کو اب شاد کرون کیونکر اس خانۂ ویران کو آباد کرون
کون سنتا ہی کہان جاکے مین فریاد کرون عشق نے ظلم کیا کس سے طلب داد کرون

آپ رسوا تو ہوے اور کسے رسوا کیجئے
شکوۂ دوست جو کیجے تو بھلا کیا کیجے

آتش عشق سے ہوجاے اگر جسم گداز شمع سان آوے زبان پر نہ کبھی دلکا راز
کاٹ لے سر کو اگر تن سے تو ای مایہ ناز تو بھی ثابت قدمی سے نہ کبھی آؤن باز

سوخت اسکی ہی کہ تھا غیر سے ملنا نہ تجھے
رشک سے مین تو جلون اور ہو پروا نہ تجھے

وہی ہم ہین کہ نہ آتے تو بلاتے تھے ہمین روٹھتے تھے تو سماجت سے مناتے تھے ہمین
کھوے جاتے تھے تم آزردہ جو پاتے تھے ہمین چین پڑتا نہ تھا جب تک نہ ہنساتے تھے ہمین

دن مین سو بار کمر قتل پہ اب کستے ہو
قہقہے مار کے رونے پہ مرے ہنستے ہو

درد سر مین مرے ہوتا تھا تو پڑتی تھی نہ کل آپ ماتھے پہ لگاتے تھے رگڑ کر صندل
نہ جدا رہتے تھے مجھسے کبھی ساعت کوئی پل اب تو تیغ خم ابرو سے نکلتا نہیں بل

خوب بیمار محبت کی دوا کرتے ہو
سر پٹکتا ہون تو کہتے نہین کیا کرتے ہو

اُنسے سدا گرم ہی تو رشک سے ہم جلتے ہیں    پاؤنکو چھوتے ہیں وہ ہاتھونکو ہم ملتے ہیں
پاس سے غیر نہیں آنکھ پھر آتے ہیں    خنجر غم دل مضطر پہ میرے چلتے ہیں

ماننے والے ترے سب شاد ہیں مغموم ہیں ہم
لتنی ہی دولت دیدار یہ محروم ہیں ہم

چاہنے سے میرے تم خلق میں مشہور ہوئے    جب کیا حسن سے آگاہ تو مغرور ہوئے
ہمسے ناخوش ہوئے اور غیر سے مسرور ہوئے    رات دن پاس جو رہتے تھے وہی دور ہوئے

وہ ملاقات کے وقت اور وہ معمول گئے
یاد رکھنا جنھیں لازم تھا اُنہیں بھول گئے

بس ذکی عشق کا دفتر نہیں ہونیکا تمام    تا کجا شکوہ و تا چند شکایت کے کلام
کسیکے ہوتے ہیں جہان میں یہ بتان خودکام    لازم آغاز جوانی میں ہی فکر انجام

نیست لازم کہ اسیر غم بیہودہ شوی
از ہمہ رو بخدا آر کہ آسودہ شوی

* ذوق تخلص * نام ابراہیم المخاطب بہ خاقانی ہند شاہ جہان آباد کے
اوستادون میں سے ہیں اور حضور بادشاہ دہلی کے نہایت معزز ہیں *

## غزل

نگہہ کیا اور مژہ کیا ہمتو دونو کو بلا سمجھے    اسے تیر قضا اُسکو پر تیر قضا سمجھے
شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے    بہا خون کوئے قاتل میں اُسیکو خون بہا سمجھے
ہر اک گردش میں سو انداز نازفتنہ زا سمجھے    فلک کو ہم کسی کا فرکی چشم سرمہ سا سمجھے
ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے    اور اسپر بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بت سے خدا سمجھے
حساب اسمانہ پوچھے مجھسے میرے دلکے زخمون کا    حساب دوستان در دل اگر وہ دلربا سمجھے

عدو آیا ہی بنکر نامہ بر لکھا نصیبون کا　کرینگے لیکے خط کیا مدعی سے مدعا سمجھے

دانہ خرمن ہی ہمین قطرہ ہی دریا ہمکو
جزو مین آتا ہی نظر کل کا تماشا ہمکو
رشک تھا اپنے نوشتہ مین کہ اسنو خط سے
خط لکھا غیر کو اور بھولے سے بھیجا ہمکو
آچکی ہی سر گرداب فنا کشتی عمر
ہر نفس باد مخالف کا ہی جھونکا ہمکو
اپنے اس عشق پہ بھی رشک کی ہی جا ہمکو
تجھپہ بن دیکھے ہی غش جسنے کہ دیکھا ہمکو
اک حلاوت ہی عداوت مین ہی اُس ظالم کی
کہ دیا زہر بھی جو اُسنے تو میٹھا ہمکو
دیکھا آغوش نہ کہ پھوڑے کی طرح پھوٹ بہے
ہم پھرے بیٹھے تھے کیون آپنے چھیڑا ہمکو
کھائے پینے کی قسم کھائی ہی ہمنے تجھ بن
ورنہ ہی زہر تو ہر طرح گوارا ہمکو
ہم تبرک ہین بس اب کرلے زیارت مجنون
سر سے پھرتا ہی لئے آبلہ پا ہمکو
ہم نہ کہتے تھے کہ ذوق انکی تو زلفونکو نچھیڑ
اب وہ برہم ہین تو ہی تجھکو قلق یا ہمکو

بکور ترے بزم مین کسکا نہین آتا　پر ذکر ہمارا نہین آتا نہین آتا

نہین تدبیر کچھ بنتی پرتے سر کو اپناتے ہین
نہ دل چھوڑتے ہی اسکو اور نہ ہم دل چھوڑ سکتے ہین

اس حوروش کا گھر سمجھے جنت سے ہی سوا    پروان رقیب ہو تو جہنم سے کم نہین
الفت کا نشان جب کوئی مرجائے تو جاوے    یہہ درد سرا ایسا ہی کہ سر جائے تو جاوے
زخم دل پر کیون مرے مرہم کا استعمال ہی    مشک اگر مہنگا ہی تو کیا لونکا بھی کال ہی
لبون پر جان عبث ہی منتظر وہ شوخ کب آتا    اگرچہ ہم کو بھی آیا تو ہم جانینگے کہ اب آیا
سر بوقت ذبح اپنا اُسکے زیر پائے ہی    یہہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہی
کہے ہی خنجر قاتل سے یہہ گلو میرا    لگی جو مجھسے کہ مرنے تو پائے لہو میرا

کون وقت ای وائے گذرا دلکو گھبراتے ہوئے
موت آتی ہی اجل کو یہان تلک آتے ہوئے

لکھتے اُسے خط مین کہ ستم اُٹھ نہین سکتا    پر ضعف سے ہاتھون مین قلم اُٹھ نہین سکتا
سرکشی کے سر فراز ہین ہم اور زیادہ    جون شاخ بڑھے ہو سکے قلم اور زیادہ
دیتا ہی وہ دمباز جو دم اور زیادہ    شیشے کی طرح پھولے ہین ہم اور زیادہ
کیا ہوویگا دو چار قدح سے مجھے ساقی    مین لونگا تیرے سر کی قسم اور زیادہ
قطرہ قطرہ آنسو جسکی طرفان طوفان شدت ہی    پارہ پارہ دل ہی جسمین تو وہ تودہ حسرت ہی

* ذوقی تخلص * نام نامعلوم ایک فقیر خانہ بدوش تھے مثل زبان بازاریونکی شعر کہتے *

جلد آملو جو تجھکو آنا ہی    ورنہ کوئی دم کو دم روانا ہی
تجھکو ڈھونڈھے کوئی کہان ذوقی    نہ تیرا ٹھور نے ٹھکانا ہی
اپنے ذوقی کے گھر مین مشفق مین    کر کرم گاہ گاہ کیجئے گا

اُسکی دیوانہ پن کی عالم کو دیکھکر واہ واہ کیجئے گا

* ذہن تخلص * نام میر محمد پسر سعد *

ہمارے رلکو مت آزار دے ای باغبان ناحق جلا مت آتش گل سے ہمارا آشیان ناحق

* باب الرا *

* راجہ تخلص * نام راجہ راج کشن بہادر پسر راجہ نبکشن بہادر کے رئیسونمین سے کلکتہ کے تھے صاحب دیوان اور مرزا جان طپش کو اپنے صحبت مین مقرر کیا تھا *

گر شب کو نہ تم پاس مرے آوگے صاحب تو ہمکو سحر تک نہین یہان پاوگے صاحب

دل کی مرے کیا سمجھوگے لڑکے ہو ابھی تم جب ہوگی سمجھ آپ سمجھ جاوگے صاحب

منظور ہی ہر طرح خفا کرنا ہمارا کیونکر نہ قسم غیر کا تم کھاوگے صاحب

خدمت مین قصور آپکی بندہ نکریگا لاویگا بجا جو اسے فرماوگے صاحب

کہتا ہی تصور مین یہی راجہ اب اُسسے دیدار بھی اپنا کبھی دکھلاوگے صاحب

* راسخ تخلص * نام طالب حسین *

یاد ایام کہ تھا میکدہ مسکن اپنا رہن تھا مے کے عوض پیرہن تن اپنا

یہ ادا دیکھو مری خاک پہ برسون کے بعد وہ جو آئے تو اٹھائے ہوئے دامن اپنا

جی مین آتا ہی دکھاوئین کوئی بجھتا سا چراغ اُنپر احوال زبون کچھ تو ہو روشن اپنا

اپنے مطلوب کا راسخ نہ نشان ہی نہ مکان نہین اسواسطے گھر کوئی معین اپنا

* راسخ تخلص * نام نامعلوم *

نگران کبھو نہ یہ جانب رخ دلفریب پری رہی

میری چشم منتظر کے وقت تک تیری محو جلوہ گری رہی

تجھہ مین جیسے گل کی بنایا بو کہا آسنے مجھکو صبا ہو تو
وہان تم تو پردہ نشین رہے مجھے آہ دربدری رہی
نہین ہوش والون پہ کچھہ حسد مجھے رشک ہی تو اُنھون پہ ہی
جنھے تیرے جلوے کے سامنے مری طرح بیخبری رہی
مجھے سونپ کر غم ہجر وے ہوے یون جدا کہ نہ پھر ملے
مرے دلمین تا دم واپسین وہ امانت اُنکی دھری رہی
نہ تھی چشم راسخ خستہ دل کبہو خالی اشک سے دوستان
شب و روز جام پر آب کی روش آنسوونسے بھری رہی

* راغب * تخلص نام محمد جعفر خان برادر زادے نواب لطف اللہ خان کے پانی پت کے رہنے والے مگر یہہ عظیم آباد مین سکونت رکھتے تھے

گل جمع ہو دیتے ہین ترے ہاتھہ کو بوسہ
یا ہاتھہ مین تجھہ شوخ کے پھولونکی چھڑی ہی
یاقوت کے خانے مین جڑا تو نے ہی نیلم
یا ہونٹون پہ تجھہ شوخ کے مسی کی دھڑی ہی
بہتون کے دل و جان کا تجھسے تو زیان ہوگا
لڑکے تو غضب ہوگا جسوقت جوان ہوگا
راغب کو کوئی ڈھونڈھو کوچے مین زرا اُسکے
وہ سوختہ دل یارو شاید کہ وہان ہوگا

* رافت * تخلص نام شاہ روف احمد شاگرد میان جرات کے *

رام پور کے باشندے شاعر نیک بدل اور بڑے عالم و فاضل تھے چنانچہ چھ دیوان اُردو میں اور ایک دیوان فارسی میں تحریر کیا ہی اور ہر علم میں ایک ایک کتاب تصنیف کی ہی اور قلم برداشتہ شعر لکھتے تھے اور درویش کامل اور پاک باطن تھے *

## غزل

جسنے بالون میں ترے عطر بسا دیکھا ہی
آپ پہ آئی ہی بلا ہمنے بسا دیکھا ہی
آپ بیٹھے ہوئے کرسی پہ جو کرتے ہین گھمنڈ
میرا نالہ نہین یہہ عرش رسا دیکھا ہی
جگنو گلے مین زلف سیہ فام دوش پر
ہی صبح اُسکی چھاتی پہ اور شام دوش پر
اُس مرغ دلکا آج نشان ہی نہین ہی کچھ
نوچے تھے جسکے تونے تہہ دام دوش پر
گور مین بھرتا ہی نعرہ تیرا بسمل آہ کا
پڑھکے بخشش اُسکو ثواب اے جان بسم اللہ کا
ترا مجنون ہون اے پیارے اگر تو رشک لیلی ہی
گیا جنگل کو تھا وہ مین نے بھی صحرا کی لی ہی

* راقم * تخلص نام بندرابن شاگرد مرزا محمد رفیع سودا کے

سنتے نہین ہم کہ ہوتی ہی جگمین دوام صبح
ہوگی کبھی یہہ چرخ ہماری بھی شام صبح

ذل لئے حسرت بھرا اور دیدۂ پر نم چلے
کوئی تیرے در سے یون جاوے نہ جیسے ہم چلے
کہے کیا وزرد دل بلبل گلون سے اڑا دیتے ہین اُسکی بات ہنسکر

* رخشان * تخلص نام محمد چاند جو زعفران نامی کسی عورت پر عاشق ہوئے تھے اور وہ زمانا محمد شاہ کا تھا *

یہہ دل تب ہجر مین تیرے جیا ہی مرا ایک عمر جب لوہو پیا ہی

* رخصت * تخلص نام میر قدرت اللہ بیٹا میر سیف اللہ کا لکھنؤ مین رہتے تھے شاگرد مرزا جعفر علی حسرت کے اور قلندر بخش جرأت سے بھی اصلاح لی تھی *

ابھو دو چار ہجر کی مت رات سے مجھے
یارب بچائے رکھیو اس آفات سے مجھے
آتا ہی میرے اپنے سے اب سبکو ننگ و عار
حاصل ہوا یہ تیری ملاقات سے مجھے

* رسائی * تخلص نام نامعلوم *

اس زلف مین ہین بند غریبون کے بہت دل
ای شانہ خبردار کہین تار نہ توٹے
لیتے تو ہو اب دل کو رسائی کے ولیکن
شیشے سے بھی نازک ہی کہین یار نہ توٹے

* رستم * تخلص نام رستم علی خان احتشام الدولہ مشہور بہ نواب بہادر بیٹا نواب اشرف خان دہلوی کا نواب سعادت علی خان بہادر کے

امراء صوبہ بنگالہ مین آئے تھے اور بنارس مین اقامت اختیار کی تھی *
نام سے میرے تو لگتی ہی تمہاین بدنامی   الفت غیر جتاتے ہو بھلا کا ہیکو
* رستم * تخلص نام رستم علی انبالے کے رہنے والے شاگرد میان ضمیغم کے *

کل جو آس گلبدن نے شکل دکھائی مجھے
بایکلی ایسی ہوئی جو پھر نہ کل آئی مجھے
ہجر مین کہتا ہی مل مل کف افسوس ہون
وہ جدا مجھسے ہوا اور کیون نہ موت آئی مجھے

* رسوا * تخلص نام آفتاب رائے کسی جوہری کی اولاد مین تھا اپنے قید مذہب سے نکل کر خفقانی بنگیا خوب شراب پیتا تھا اور بازار مین جاکر لڑکون کو ایک ایک خرمہرہ دیتا اور چنیے لیکر کھاتا نقل ہی کہ رحلت کے وقت وصیت کی کہ شراب سے اُسے غسل دین سو کیا گیا مگر بوے شراب نہ آئی اور یہہ بھی روایت ہی کہ ایک جوہری کے لڑکے پر عاشق تھا اُسنے شمشیر سے اُسے قتل کیا وہ یہہ شعر ہمیشہ پڑھتا تھا *
رسوا ہوا خراب ہوا دربدر ہوا   اس عاشقی کی پانتھہ مین جسکا گذر ہوا

ہر گلی کوچہ مین دل کرتا ہی غوغا بیطرح
جو نسن مین آیا ہی ایکے سال دریا بیطرح
اے خدا حافظ ہی اس وحشت زدے کا اندنون
ہو گیا ہی عشق کے ہاتھون سے رسوا بیطرح

وصال مین بیخود رہے اور ہجر مین بے تاب ہو
اس دوانے دلکو رسوا کس طرح سمجھائیے
آرام ہو تو کتنا ہی کہ تک سو کے چپ رہین
آنسو بھی اب نہین کہ بھلا رو کے چپ رہین

* رشک * تخلص نام میر علی اوسط باشندے لکھنو کے شاگرد ناسخ کے صاحب دیوان ہین *

دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا دیدہ سمندر سے سوا ہو گیا
پھر بھی نہ پوچھا کبھی صیاد نے کون رہا کون رہا ہو گیا
تعجب کیا ہی چیتے نے کمر پائی اگر پتلی تمھارے ہونٹ پتلے انگلیان پتلی کمر پتلی

* رشید * تخلص نام نامعلوم رہنے والے لکھنو کے انکو تلمذ ملا نظام الدین سے تھا اور ہر علم مین لایق تھے *

انھون نے برگ پان کو اب بہت منھ لگایا ہی
مرے اقلیم دل کی لوٹ کو برگی بلایا ہی

* رضا * تخلص نام محمد رضا شاگرد محمد رفیع سودا کے صاحب دیوان تھے *

جب شکر لب نے لب اپنی سے سنائی گالی
مجھے میٹھی لگی خوش ہو کے مین کھائی گالی
کیا حلاوت تھی تری گالی مین اللہ اللہ
قند مصری کی مگر تھی یہہ بنائی گالی
ترش ابرو ہو کے شکر لب جو مجھے دیتا ہی
وہ مزہ رکھتی ہی گھتائی مین نتھائی گالی

ہی رضا تیری زبان پر تو نپٹ شیر و شکر    یہ نئی طرح کی اب تو نے بنائی گالی
ہجر کی رات کیون کے گذرے گی    یہہ تو میا تھا اپنے آفتین لائی

* رضا * تخلص نام رضا علی طغرا نویس شاگرد جرات کے *

یہ دام خط سبز اُس مرغ دلکو آہ پھنسوا یا
سیہ بختی نے کیا مجھکو یہہ باغ سبز دکھلا یا
مت پوچھہ رضا کا کچھہ حال ای غم تنہائی
ایک دل تھا سو کھو بیٹھا ایک مرہی سو سودائی

کچھہ اندنون جو ایسا بیربط ہو گیا ہی    شاید رضا کو یار و کچھہ خبط ہو گیا ہی

* رضا * تخلص نام نامعلوم

ایک دم تو رضا کے پاس تو بیٹھہ    آج وہ اس جہان سے اُٹھتا ہی

* رضی * تخلص نام سید رضی خان *

ناصح سے کیا کہے کوئی کچھہ بات واقعی    اُسکے سوا کہ قبلۂ حاجات واقعی

* رقابت * تخلص نام مرزا کمھن شاگرد جرات کے تھے *

کہتے ہو تم نہ گھر مرے آیا کرے کوئی    گر دل نہ رہسکے تو بھلا کیا کرے کوئی
وہان کیون کر روئیے کہ منادی جہان پہ ہو    زانو پہ نیر کو دھر کے نہ بیٹھا کرے کوئی
لے فرش گل پہ غیر کو بیٹھا ہی اپنے پاس    منظور ہی کہ خاک پہ لوٹا کرے کوئی
برسونکی ایکدم مین رفاقت جو چھوڑ دی    کیا ایسی زندگی کا بھروسا کرے کوئی
خو سے تیرے نہین بولتے اغیار سے ہم    ورنہ پھر جانیکو موجود ہین دو چار سے ہم

* رفعت * تخلص نام شیخ محمد رفیع اصل وطن انکا اکبر آباد تھا مگر یہہ عظیم آباد مین رہتے تھے *

الہی داد رسی قتل کی انتہا دینا
کہ ہو نہ حشر میں قاتل کو خون بہا دینا
کیا جگر ہی جو تڑپنے در پہ فغان کرتے ہیں
ہم تو آہستہ قدم رکھتے ہوئے ڈرتے ہیں

* رفعت * تخلص نام مولوی غلام جیلانی * باشندے رامپور کے درویش سیرت اور خوش خصلت تھے *

لباس صبر مرے دل پہ اس روش ہی تنگ
کہ جیسے تیری قبا میرزا منش ہی تنگ
تمہارا حلم ہی روکے جو یا علی تو رکے
نہ ذو الفقار کی یا شاہ سرزنش ہی تنگ
جو فرق دشمن دین پر مثال برق گرے
سوار و زین سے گذر آخرین برش ہی تنگ

* رفیق * تخلص نام نامعلوم * نگر ہنسے والے عظم آباد کے تھے *

غزل

آن اُس جان کی ہی سب سے نرالی خاصی
چو چلنہ چھبر کی اور انداز کی گالی خاصی
چاند ماتھے پہ لگا موتیوں سے مانگ بھری
زلف لہراتی ہی اُس مکھڑے پہ کالی خاصی
شان جھمکوں کی نرسے کیونکہ نہوے بالا
بے بہا موتی ہی اور کان کی بالی خاصی

جاؤ جی جاؤ چلو بیٹھو نہ چھیڑو مجھکو
واچھڑے خوب نئی چال نکالی خاصی
فیض سے حضرت استاد کے تونے تو رفیق
واچھڑے خوب غزل زور نکالی خاصی

* رقت * تخلص نام مرزا قاسم علی قوم سے مغل تھے مگر شاہجہان آباد کی پیدایش اور شاگرد جرأت کے *

ہمارے سامنے مت ابر بار بار برس جو ہم سے ہوسکے تجھسے نہو ہزار برس
خط وہ بھیجے رقیب کا لکھا یہہ بھی اپنے نصیب کا لکھا
نکار گہہ مند رقیب اُسے گر ہوا اخلاص کسی زمانے ہمسے بھی یونہی تھا اخلاص

چھٹ جاے کسی سے نہ ملاقات کسی کی
اللہ بگاڑے نہ بنی بات کسی کی

واسوخت

دو حستو حال زبون کا میرے افسانہ سنو ہمدمو رنج فزونکا میرے افسانہ سنو
چاہو سوز درونکا میرے افسانہ سنو قصہ کوتاہ جنونکا میرے افسانہ سنو

ایک مدت تلک ایک شخص سے صحبت تھی مجھے
مجھسے الفت تھی اُسے اُسے محبت تھی مجھے

رات دن ہم وہ رہا کرتے تھے باہم دونو اور پھرا کرتے تھے ہر ایک طرف ہم دونو
مئے عشرت ہی پیا کرتے تھے باہم دونو وصل بین رکھتے تھے وصلی کا سا عالم دونو

ہم وہ اس شکل ہر ایک آن ملے رہتے تھے
ایکجان اور دو قالب ہمین سب کہتے تھے

شمع و پروانیکو تھا اپنی ملاقات پہ رشک    گل و بلبل کو بھی تھا اپنی ہر اک بات پہ رشک
قمری و سرو کو تھا اپنی نت اوقات پہ رشک    مدعی کھاتے تھے باہم کی مدارات پہ رشک
نہ بناوٹ نہ لگاوٹ نہ تکلف باہم
بے تکلف تھی ہر اک آن تلطف باہم

* رقت * تخلص نام مولوی حبیب النبی باشندے رام پور کے شعر فارسی اور عربی خوب کہتے تھے کلکتہ مین آکر وفات پائی *

## غزل

جسکے دامن کے تھے کل عرض پہ اور طول پہ پھول
آج دامن وہ نہین اور ہین پڑے دھول پہ پھول
دیکھ بلبل نہ بہت تازگی پھول پہ پھول
ایکدن ہونگے پڑے سب یہ ترے دھول پہ پھول
کیون نہ پھر نام خدا حسن دوبالا ہو ترا
آج ہین رشک چمن تیرے کرن پھول پہ پھول
ہم تو گل کھاکے موئے اور وہان غیرون کو
جاتے ہین ابتلک اپنے اُسی معمول پہ پھول
اپنی تربت پہ نہین مارتا پتھر کوئی
چڑھے ہونگے کسی اللہ کے مقبول پہ پھول
اُسکی تلوار کے ہین پھول کھلے تن پہ مرے
گو چڑھاوے نہ وہ اب رقت مقتول پہ پھول

دوسریکا سوگ کیجئے ایک کا غم ہو چکا    اب جگر کو روئیے دلکا تو ماتم ہو چکا

اُسطرف وہ اُٹھسے دامن چھوڑا جانے لگا اِسطرف چاک گریبان پاون پھیلانے لگا
زندگی گر عذاب ہی تجھہ بن موت بھی تو خراب ہی تجھہ بن
طالب ہین بوسہ کے دنیا گالی سوال دیگر جواب دیگر
یہ وضع تمنے نئی نکالی سوال دیگر جواب دیگر

* رمز * تخلص نام مرزا محمد سلطان شاہزادہ دہلی کے *

رنگ گرلاتا نہین ای عشق خون گو ہکن
کیونکہ لالہ دامن کوہسار مین پیدا ہوا
مجھسے کی پہلو تہی بے دردنے جس روز سے
درد پہلو مین ہمارے دمبدم پیدا ہوا
ہی مرا سینہ کہ یارب کوئی دارالضرب عشق
داغ جو پیدا ہوا شکل درم پیدا ہوا

* رند * تخلص نام رائے کھیم نراین بیٹے مہاراجہ لچھمی نراین کے باشندے دہلی کے *

غزل

کل جو ہم یار کی شمشیر تلے بیٹھہ گئے
وہ بہت قتل رہے ہم نہ تلے بیٹھہ گئے
ہم اُٹھے یار کے در پر سے ولے سو سو بار
صید مجروح کی مانند چلے بیٹھہ گئے
گلشن دہر مین دو روز عبث آکر ہم
سرو کی طرح نہ پھولے نہ پھلے بیٹھہ گئے

اب ہوا مجمع اغیار سنو حضرت دل
اُٹھو چلو آکے یہان تم بھی بھلے بیٹھ گئے
قیس و فرہاد سے ای رند ملے ہم کل رات
روئے یہان تک گلے مل مل کر گلے بیٹھ گئے

قطعہ

کل کہا مین دلسے چلکر سیر گلشن کیجئے
خاطر محزون بسان غنچہ اب مغموم ہی
ناگہان حسرت یہ بولی تجھکو ہی یہہ کیا خیال
گل کہان غنچہ کہان کچھ بھی تجھے معلوم ہی
گلشن عالم کو کر با دیدۂ عبرت نگاہ
گاہ جائے بلبلان گہہ آشیان بوم ہی
صاحبان باغ کے غمسے ہی سینہ گل کا چاک
داغ لالے کا بیاد ہر دل مظلوم ہی
جانتے ہین یہہ کہ ہم نکلے ہین جنکی خاکسے
کوئی شاہ ہند کوئی حکمران روم ہی
خندہ زن تھا جو مثال گل چمن کے تخت پر
یخ کی صورت اب وہ سیر باغسے محروم ہی
رنج و کلفت بن نہین کچھ نخل عالم کا ثمر
رند اب خاموش ہو دانا کو سب معلوم ہی

* رند * تخلص نام نواب مہربان خان متوطن لکھنؤ شاگرد

آتش کے اور صاحب دیوان اُردو کے ہاین

غزل

کھلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد
مین ماجراے چمن کیا کرون بیان صیاد
جہان گیا مین گیا دام لیکے وان صیاد
پھرا تلاش مین میری کہان کہان صیاد
دکھایا کنج قفس مجھکو آب و دانے نے
وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد
اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا
الہی توٹے پڑے تجھہ پہ آسمان صیاد
ہمین کھینچون دام مین بلبل تو آشیانہ جلا
بہم یہ مشورہ کرتے ہاین باغبان صیاد
پرون کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہی
قفس کو لیکے مین اُڑجاونگا کہان صیاد
فریب دانہ نکھاتا مین زینہار ای رند
نکرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد
مست ہوجاتا ہون بلبل سان کھلاین جب چار گل
یہ چراغ عقل ہوتا ہی مرا ہر بار گل
داغ ہاین سب تیرے ہاتھون تو وہ ہی ای یار گل
کھاتے ہاین چھاون کے تیرے آتشین رخسار گل

روبرو میرے نہ پھیرون مین نہ لاؤ ہار گل
یار بن کھٹکاین گے آنکھون مین برنگ خار گل
گر بچھاتا ہون مین فرش خواب پر بے یار گل
خار کا دیتے ہین پہلو کو مرے آزار گل
غور سے دیکھو سراپا ہی وہ اک باغ و بہار
بال سنبل سرو قد غنچہ دہن رخسار گل
تو وہ گل ہی نالے کرتا عشق مین تیرے ہزار
شکل بلبل ای پری رکھتا اگر منقار گل
ہووے وہ غنچہ دہن ہمراہ جب گلگشت مین
کیون نہ کھٹکاین میری آنکھون مین برنگ خار گل
یہ بھی دیوانہ کسی گل کا ہی کیا میری طرح
ٹکڑے کرتا ہی گریبان کا جو ایک اک تار گل
یار سوتا ہی بچھاکر اُنکو فرش خاب پر
سیج تو یہہ ہی رکھتے ہین کیا طالع بیدار گل
دیکھتے ہین باغ کے بدلے بہار روے یار
ہوگئے ہین اُسکے دور حسن مین بیکار گل
خاک مین رلتے ہین اوپر خار کا انبار ہی
نازکی سے ہاتھ پر ہوتا تھا جنکے بار گل
عرش اعلی پر گیا ہی گلفروشونکا دماغ
جب سے وہ کرنے لگا ہی زینت دستار گل

رند دنیا سے گیا داغ غم فرقت لئے
ایک دن چل کر چڑھاو قبر پر دو چار گل

* رند * تخلص نام شاہ حمزہ علی دہلوی مرد خوشخرو تھے مدت تک علی نقی خان انتظار تخلص و محمد نقی خان پسران علی اکبر خان کی خدمت مین پیشہ سپاہ گری کا رکھتے تھے بعد اُسکے لباس فقیری پہنکے فقیرون کے ساتھ عظیم آباد مین رہنا اختیار کیا شعر درویشانہ کہتے تھے

بے پر و بال ہی رہنے کا خیال اپنا ہی
مور کی طرح پر و بال و بال اپنا ہی
گر اس فقیر کے آنے سے مُنہہ پھرا بیٹھے
تو کوئی اپنا سا مُنہہ لیکے دور جا بیٹھے
وہ دن گئے کہ نہ اُٹھتا تھا میرے صحبت سے
زمانہ اور ہوا اب تری بلا بیٹھے
آنکھون مین غیر سے نہ اشارات کیجئے
مانع ہی کون شوق سے تو بات کیجئے
ہوا ہی مانگ مین دل گم مین کیونکہ ڈھونڈون رند
کہ آدھی رات اِدھر ہی اور آدھی رات اُدھر

* رنگ * تخلص نام نا معلوم
سحر معنی مین غرق ہوجا رنگ در مضمون پاتا ہی غواص

* رنگین * تخلص نام نامعلوم مگر انکا وطن کشمیر تھا اور یہہ دلی مین رہتے تھے اور ہم عصر مرزا رفیع سودا کے تھے

مدت سے ہمنے اس مین کچھ بھی اثر نپایا
اسواسطے دعا سے آخر کو ہاتھہ اُٹھایا

* رنگین * تخلص نام مرزا امان بیگ نستعلیق نویس سرکار مین نواب افتخار الدولہ مرزا علی خان بہادر کی تھے

ایک سو زلف کا رنگین کو نشانی پہنچا بعد مدت کے کیا یاد صنم نے بارے

* رنگین * تخلص نام سعادت یار خان خلف طہماسپ خان تورانی سپاہی پیشہ اور شاگرد حاتم کے صاحب دیوان تھے اور نواب نجف خان کے عہد مین کل مالک تھے ریختی خوب کہتے تھے اور چابک سواری مین دستگاہ کامل تھی اور نسخہ فرسنامہ اور کئی مثنویان تصنیف کی ہاین کتاب مجالس رنگاین بھی اُنھین کی تالیف ہی

دل تھا جو باطہ اپنی سو گذران چکے ہاین
جی نذر کرین جی مین یہ اب ٹھان چکے ہاین
مت چوک ادھر دیکھہ یہہ ہی مفت کا سودا
یک بوسہ پہ دین و دل و ایمان چکے ہاین
پھر چل نہاین کچھ فایدہ بس بولے سے رنگاین
وہ مُنہہ پہ ذوقنہ کے تئین تان چکے ہاین

قطعہ

اُس ستمگر سے ہمارے جو کسی نے پوچھا
کوئی رنگاین بھی ترے کوچہ مین یہان رہتا ہی

تو کچھ ایک نا ورسا کھا چین بچنین ہو کے وہین
گالی دیکر یہ کہا اُسنے کہ ہان رہنا ہی
مرے ابسن ہاتھ کے گل کی کہون کیا اک کہانی ہی
نشانی اُنکا چھلا تھا سو اُسکی یہہ نشانی ہی

ریختی

جو ہونی تھی سو بات ہولی کہارو۔ چلو لیچلو مری ڈولی کہارو
ذرا گھر کو رنگین بے تحقیق کرلو کہہ یہان سے کنی پیسے ڈولی کہارو
میرے گھر مین نہ ناخی آئی کب ہمین نگوڑی بھلا نہائی کب
صبر میرا تولتی ہی دوا رات بولی تھی چارپائی کب
مرد ونکو جو کہا مین نے کرمت جھانک موئی۔ تو دو ازہر کی پرتہہ کو وہاین پھانک موئی

* روان * تخلص نام سید جعفر علی لکھنؤ کے باشندے شاگرد مرزا کاظم علی جوان کے *

عشق مین لیلی و شوقکے گھر لٹایا چاہئے وادی مجنون مین اک تکیہ بنایا چاہئے
شاید آوے بام پر بھر تماشا لے سائے سانگ کوچہ مین نیا اک اُسکے لایا چاہئے
گر خرام ناز اب مقتل پہ آیا چاہئے ہو گئے ہین قتل جو اُنکو جلایا چاہئے
پائیے جس گلبدن مین بوئے اُلفت کچھ بھی ہو گلشن ہستی مین دل اُسے لگایا چاہئے

* روح الامین * تخلص نام روح الامین دہلوی *

غزل

غمزۂ تو وزفن عاشق کشی استاد ہی آہ ہی افسوس ہی ہیہات ہی فریاد ہی
میرو م سو یت والے ترسم کہ تیر غمزہ ات تیر ہی خونریز ہی مہمیز ہی فصاد ہی

تیارما گر ساقی د مطرب شود بزمش بتہ باین    رنگ ہی نیرنگ ہی آہنگ ہی ارشاد ہی
گفتمش در پردۂ شمع تجلی چیست گفت    حسن ہی خورشید ہی مہتاب ہی ایجاد ہی

مصرع آہم بدل نشتر زند روح الامین
ای ز دستت داد ہی بیداد ہی فریاد ہی

* رونق * نام نامعلوم

غزل

تو ہی انصاف کر ای زلف سیہ فام بھلا    مجھکو آزاد ہی بھلی یا کہ ہی یہہ دام بھلا
عشق مین پہلے ہی بدنام ہوئے ہم یارب    کسطرح ہوگا اس آغاز کا انجام بھلا
ای بتان تم مین نہ الفت نہ مروت نہ کرم    منصفی یہہ ہی کہ اس کفر سے اسلام بھلا
ساغر مہر سے مین کب تجھسے حاصل ہو فلک    اس ترے کاسۂ زرین سے مرا جام بھلا

رونق بولہوس اب کہہ کہ کریگا کیا تو
نہ تو موسم ہی خوش اسلوب نہ ایام بھلا

* رونق * تخلص نام ستھہ با پوجی پارسی بمبے کے باشندے
فیض سخن میان ضیغم سے حاصل کیا ہی

اب بنانا گھر کو اندر کا اکھاڑا چاہئے    جو پری پیکر کہ آجاوے پچھاڑا چاہئے

* رویت * تخلص نام مولوی حبیب احمد بیٹے میان رافت
کے وطن انکا رامپور ہی مگر اکثر تال بھوپال مین رہتے تھے فن شعرگوئی
اپنے والد سے حاصل کیا تھا اشعار فارسی و عربی خوب کہتے تھے
اور کئی رسالہ عروض و قوافی کے زبان فارسی مین لکھے ہین مگر
دیوان مرتب نہوا کہ جوانی مین وفات پائی *

کسی پری کی ہی زلف دوتا سے جا اُلجھا
یہ دل بلا ہی کہ ایسی بلا سے جا اُلجھا
سحر کہتے ہاین جسکو چاک ہی اپنے گریبان کا
جسے کہتے ہاین بجلی لمعہ ہی اک آہ سوزان کا
تصور یہ بندھا ہی مجھکو اُس رشک گلستان کا
نظر آتا ہی دنیا ہی مین عالم باغ رضوان کا
مزار ایسی جگہہ کیجو نہ ظاہر تا کسی پر ہو
کہ مین اکشتہ ہون ای یارو کسیکے ناز پنہان کا
کیا غضب ہی ملکے بیٹھون تو کہتے وہ دور ہو
اور اگر ہون دور تو کہتا ہی کیون مغرور ہو

* رہائی * تخلص نام شیخ عبد الصمد نگون مین ڈاکر ہاین اور شاگرد میان ضیغم کے * اردو *

کسی بت مین جو لطافت وکرم ہی نہین ۔ ایسے جانتے ہم تو صنم ہی نہین
نہ وہ شیفتہ ہی جسے غم ہی نہین ۔ نہ وہ عشق ہی جسمین الم ہی نہین

## باب الزے

* زار * تخلص نام میر جیون کشمیری مگر دلی مین آ رہے تھے علم طلسم مین مہارت تھی *

جان من زار کے ملنے سے تو انکار نکر ۔ ہان کہنا مرا ہر بات مین تکرار نکر
لاسکو اسکو تو اس سے اور کیا بہتر ہی آہ ۔ بات یہہ بھی پوچھنے کی ہی بھلا تکرار سے

ایک تجھکو زار کے احوال پر آیا نہ رحم ورنہ ہر ایک دیکھہ اُسکا حال غم کھانے لگا

مخمس

بھاتی نہیں یہ دوستی ای دوستان مجھے سوجھے ہی آخر اپنا بھی سود و زیان مجھے

مر زیست میری چاہو تو رہنے دو یہان مجھے لیجاوگے تم اُسکے گلی سے کہان مجھے

آرام جو یہان ہی نہوگا وہان مجھے

موجود اپنے واسطے ہوتا اگر ارم اور ساتھہ اُسکے ہوتا میسر بھی جام جم

ای جان اسکو جانیو سچ تیری ہی قسم لگتا ہی کب کا دل جو نہووے ترا قدم

آتا ہی تیرے آنے سے خوش یہہ جہان مجھے

* زار * تخلص نام مغل بیگ میر محمد تقی کے دوستون میں سے تھے

مشہور تھی جو نالے میرے گلی مین اسکی جب اوُنکو بی رو یا سمجھا کر زار ہو گئے

* زار * تخلص نام میر مظہر علی رفیق احمد جان

شوکت جنگ کے تھے *

ایک دن آگے ہی دنیا سے اٹھانا ہمکو شب فرقت تو الہی نہ دکھانا ہمکو

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھونسے جو نکلے دم کہین خاک ایسی زندگی پر تم کہاین اور ہم کہاین

وہ وعدہ وہ تپاک وہ اقرار ہو چکے بس دو ہی دن کے دیکھہ لیا یار ہو چکے

تیری ہی قسم تجھہ بن کچھہ اور جو بھاتا ہو

کافر ہو اگر اسمین کچھہ بات بناتا ہو

* زکی * تخلص نام جعفر علی خان *

عشق مین صبر و قناعت گرچہ کچھہ مشکل نہین

ایک اُنکو ہی کہ جنکا دل ہی میرا دل نہین

اے گل و باغبان بہار آئی ہے دلکو کھول لو
چار دن صحبت غنیمت جان کر بس بول لو
چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو
تا قیامت سوزن تدبیر اگر سیتی رہے
خاکساری پر نکر موذی کی ہرگز اعتبار
جونک مٹی مین ملے تو بھی تو پیتی رہے

* زمان * تخلص نام سید محمد زمان سادات امروہہ سے تھے اور بہت لایق و قابل تعلقات دنیا کو چھوڑکر فقیر ہوگئے شعر کبھی کبھی کہتے تھے *

عارض ہے گل کا صاف و لیکن جھلک نہین
نرگس کی چشم ہے پہ کتیلی پلک نہین

* باب السین *

* ساقی * تخلص نام میر حسن علی *

قفس کو تو چمن مین رکھ جو آزادی نہین ممکن
یہہ اپنی عرض بھی لیکر کوئی صبا تک پہنچے

* سامان * تخلص نام میر ناصر شاگرد مرزا مظہر کے *

* بیت *

آتھین کیونکر نہ اب دلسے بھبوکے کبھو تھے آشنا ہم بھی کسو کے

* سائل * تخلص نام مرزا محمد یار بیگ قوم اُزبک پیدایش

انکی ہندوستان کی ہی شاگرد اول جاتم کے تھے پیچھے سودا
سے اصلاح سخن لی تھی * بیت *
اوٹھہ گیا جبکہ نہین تو جہان اپنا ہی جس جگہہ بیٹھہ گئیے پھر وہ مکان اپنا ہی
* سایہ * تخلص نام سلیم دہلوی *
ہر چند مثال سایہ کیا ہمنین نے سینہ چاک تب بھی صنم کی زلف تلک دست رس نہاین
* سبقت * تخلص نام مرزا مغل خلف میرزا علی اکبر باشندہ
فارس مگر چند پشت انکی شاہ جہان آباد مین گذری شاگرد جرات کے تھے

غم نہاین کچھ شیشۂ دل گر بنے اور توٹ جاے
ہی قابل اسکا جو شیشی بہتر بنے اور توٹ جاے
قصد مجھ سے بیگانہ کے قتل کا جب دل مین ہو
کیون نہ اس قاتل کا دل خنجر بنے اور توٹ جاے
سوچ مین رہئے نہ کیونکر قالب انسانکو دیکھ
خاک کے پتلے کا یون پیکر بنے اور توٹ جاے

* رباعی *
اس آفت جانکو جب سے دیکھا دلنے بس تب سے کیا ہی حشر برپا دلنے
شکوا کرین کسکا اور شکایت کسکی ہمکو تو کیا خراب خستہ دل نے

الفت نے ہی جسکی ہمکو مارا افسوس
وہ کر گیا صاف اب کنارہ افسوس
سبقت دل و جان سے ہوگئے جسکے ہم
افسوس ہوا نہ وہ ہمارا افسوس

اُٹھا دیی ہی بتیابی ترے بن ہم جوبان بیٹھاہین
کہین لگتا نہین ہی جی کدھر جاوین کہان بیٹھاہین

عرق شرم رکھے کیونکہ نہ پیشانی شمع ہی خجل مُنہہ سے ترے چہرۂ نورانی شمع

* سپاہی * تخلص نام میر امام بخش *

خیال ازبس رہا شب خواب مین دامان جاناںکا
نہ دیکھا صبح کو ایکتار بھی اپنے گریبانکا

* سجاد * تخلص نام میر سجاد شاگرد مروت کے *

خوشنویسو نسے کیون بگڑین ہاتھہ پانون گم سجاد اُسکے پانون لگے جسکے ہاتھہ مین

ایک دل رکھتاہون جو چاہے سو لیجاوے اُسے
خواہ زلفین خواہ مژگان خواہ ابرو خواہ چشم

بتون کے تئین کس قدر مانتاہی یہہ کافر مرا دل خدا جانتاہی

ناخدائی تنک ایک کر ساقی ایک کشتی مین پار ہوتے ہاین

* سخن * تخلص نام محمد حسین خان *

کوہکن تو جان شیرین کھوچکا ڈال پتھر عشق کی بنیاد مین

* سراج * تخلص نام میر سراج الدین دکھنی *

غزل

خبر تحیر عشق سن نہ جنون رہا نہ پری رہی
نہ وہ تو رہا نہ وہ مین رہا جو رہی سو بیخبری رہی

شہ بیخودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی
نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پردہ دری رہی

بہی سمت غیب سے وہ ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخ نہال غم جسے دلکہاین سو ہری رہی
نظر تغافل یار کا گلہ کس زبانسے بیان کرون
کہ شراب صد قدح آرزو خم دلمین تھی سو بھری رہی
وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخۂ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق مین جو دھری تھی وہ ہاین دھری رہی
ترے جوش حیرت حسن کا اثر اسقدر سے نہان ہوا
نہ تو آینہ مین جلا رہی نہ پری مین جلوہ گری رہی
کیا خاک آتش عشق نے دل بینوا سراج کو
نہ خطر رہا نہ خطر رہا مگر ایک بے خطری رہی

ازنے غم صبح آنیکی خبر ہی سرو قامت کے — قیامت کارکو آتی ہی عمل کرلے تو آج اپنا
دستار بادلے کی چلا باندہ مشعلہ رو — شاید کہ آفتاب سے پھرا بدل کرے
نہ سمجھو آسمان پر تم ستارے — ہماری آہ کی چنگاریان ہی

* سرسبز * تخلص نام مرزا زین العابدین خان عرف
مرزا منیدھو ولد نواب سالار جنگ کے *

آپ اُدھر کیجیے علم شمشیر — ہم ادھر اپنا سر جھکاتے ہاین
اُسکے کوچہ کی طرف مین تو نجاؤن سرسبز — کشش دل ہی کہ کھینچے لئے جاتی ہی مجھے
تمنہہ موڑ لیا تمنے اگر مہر و وفا سے — ہم ہاتھ کو لینے کے نہاین دست وفا سے
مین نے جو کہا اُسے کہ جاتی ہی مری جان — تمنہہ پھیر کے کہنے وہ لگا میری بلا سے
شب انتظار گذری ہمین انتظار کرتے — کبھی دوست دوست کرتے کبھی یار یار کرتے

* سرشار * تخلص نام ملوک چند *

اس سیج سے وہ دلبر چلے خوبو نمین اکر کے    جون ماہ ستارونمین چلے رات گوارکے

* سرور * تخلص نام میر محمد خان *

یا نو اُس زلف کی مت کر کہین سودا ہوگا
دل تجھے تازہ جنون مفت مین پیدا ہوگا
چاں شب آہ ہم اس غم سے پیچ وتاب کھاتے ہین
سیہ روزی یہہ دیکھو وہ ابھی زلفین بناتے ہین

* سرور * تخلص نام حمایت اللہ خان *

زنجیر کی جو کان مین آتی صدا نہین    مجنون کے سلسلے مین کوئی کیا رہا نہین

* سرور * تخلص نام مرزا رجب علی بیگ آنکو تلمذ میر سوز سے شاگردسے ہی شعر اچھا تراقے کا اور دل چسپ کہتے ہین باشندے فیرآباد کے قصہ فسانہ عجایب اردو زبان مین لکھا ہی *

غزل

توڑکر خم اوز پٹک کر آج پیمانے کو ہم
سوی مسجد جاتے ہین زاہد کے بہکانیکو ہم
شمع و محفل مین کب دین بار پروانیکو ہم
ایک کیڑے سے بھی کیا کچھ کم ہین جلجانیکو ہم
خواب تماکرتے ہین ہم ایام عشرت کو قیاس
وہیان مین لاتے ہین جسدم گذرے افسانیکو ہم

پر تاک تھا جس جگہہ پر شمع رویون کا ہجوم
چھائے ہین اب وہان پر خاک پروانیکو ہم
جرم کچھ صیاد کا اپنی اسیری مین نہین
روتے ہین کنج قفس مین آب اور دانیکو ہم
رشک زلف یار سب عقدے ہاین میرے ای سرور
اور الجھ بیٹھے ہاین بیٹھے ہاین جبکہ سلجھانیکو ہم
شمیم صبح ہون یا گل ہون اور یا شمع سوزان ہون
مین ہون جس رنگ مین یارو غرض دم بھر کہ مہمان ہون

* سعادت * تخلص نام میر سعادت علی سادات قصبہ امروہہ سے تھے نقل ہی کہ کسی مجلس مین رقص دردانہ نامی ایک طائفے دار کا دیکھنے گئے تھے اتفاقا اُنکا نیا جوتا کھویا گیا اُسوقت سعادت نے ظرافت سے یہہ شعر پڑہا *

سعادت شب تماشے مین اگر تیرا نیا جوتا
گیا تو جانے دے دردانا کی بھڑوے کے سر صدقے
بے محابا زلف کے کوچے مین جاتا بار بار
سر چڑہایا ہی بہت تمنے میان شانے کتئین
ہوش کھو دیتی ہاین میرا اُسکی آنکھاین مے پرست
بسکہ ہون کم ظرف ہوتا ہون دو پیمانو نمین مست
پاپیچے کی طرح دارو کی شیشی
زبان حال سے کہتی ہی پی پی

* سندی * تخلص نام سعادت اللہ ساکن دکھن *

ہمنے تمکو دل دیا تم نے لیا اور دکھ دیا
تم یہہ کہتے ہو وہ کئے کیسی بھلی یہہ ریت ہی

* سکندر * تخلص نام نامعلوم شاگرد میان ناجی کے مرثیہ گوئی اور قصہ خوانی مین طاق تھے *

غزل

کبھی فرقت مین شب کو آنکھ میری گر جھپکتی ہی
اسی دم روح کوچہ مین ترے جاکر بھٹکتی ہی
مبادا آگ لگجاوے مرے دل کی ترے دیکھو
گلے لگنے سے اس دلسوز کے چھاتی دھڑکتی ہی
کرے گی مجھکو دیوانا سکندر یاد کر متوالا
پری کی طرح صہبا پردۂ مینا سے تکتی ہی

کیا کمان ابرو نے اک تیر نظارا مارا — جسکے لگتے ہی جگر ہوگیا پارہ پارا

* سلام * تخلص نام نجم الدین علی خان بھتیجے شرف الدین خان پیام کے

حدیث زلف چشم یار سے پوچھ — درازی رات کی بیمار سے پوچھ

* سلطان * تخلص نام نامعلوم *

غزل

ہمارے نام سے جب آشنا ہوئے ننگ لگے — قبائے زندگی کیون کر نہ بر مین تنگ لگے
کیا ہی قاتل مجھے خون ہاتھ سے دھو ڈال — حنا کی طرح مبادا کہین یہ رنگ لگے
بھلا کہین ہی یہ انصاف ای کمان ابرو — کہ ہم ترستے رہین غیر پر خدنگ لگے

سمجھیگا تیرے محبت مین کس طرح سلطان
خدا نخواستہ گر عشق کا خدنگ لگے

* سلطان * تخلص نام طالب علی خان عرف خواجہ سلطان

اک نئی طرح کا ہر حلقے نے پھندا مارا    تو نے ای زلف مسلسل مجھے الجھا مارا

* سلیم * تخلص نام میر محمد سلیم عظیم آبادی سادا تون مین تھے اور ایک مثنوی ریختہ زبان مین لکھی ہی *

شاید کہ اُسنے دیکھا ہی اُنکے جمال کو    ہم دیکھتے ہین اسکے لیے شق ہلال کو

* سلیمان * تخلص نام مرزا محمد سلیمان لکھنو کے مرشد زادہ تھے *

غزل

ہم تو کب آپ تلک آپ سے آ سکتے ہین
آپ چاہین تو ہمین پل مین بلا سکتے ہین

جبہ سائی کا نشان جاوے جبین سے کیونکر
کون تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتے ہین

اپنے مکھڑے پہ دوشالا وہ رکھین گے تا چند
کوئی خورشید کو پردے مین چھپا سکتے ہین

تاج و تخت اپنے سلیمان کو دیا شاہ نجف
آپ چاہین تو ابھی پل مین دلا سکتے ہین

ہمکو اور تجھکو جو میزان خرد مین تولا
اُس سے تو حسن مین ای یار دو چندان نکلا

جبکہ دیکھے ہی تری طرۂ دستار کے پھول
توڑ ڈالے ہیں قبا باغ میں گلزار کے پھول

* ستایمان * تخلص نام نامعلوم مگر صاحب دیوان تھے اور بہت خوش کلام *

نہ تو سیر گل کا دماغ ہی نہ جوانسے رشک فراغ ہی
یہ جو اپنے سینہ کا داغ ہی یہی گل ہی اور یہی باغ ہی
یہ جو داغ دلکا دکھاتا ہی ترے عشق مین مرے ماہ رو
یہی شمع و گل پس مرگ ہی یہی زندگی کا چراغ ہی
پھرے دیر و کعبہ مین ہم بہت ترے گھر کا کچھ نملا پتا
جو تلاش دلمین کچھ ایک کی تو نمود اُسکا سراغ ہی
تجھسے ظالم سے ملا دیکھہ تو طراریٔ دل
کچھ بھی دھڑکا نکیا بل بے جگر داریٔ دل
ہمنے جانا آپ آئے ہو جو کچھ کھڑکا ہوا
باد سے دیکھا تو در کھڑکا کھڑک کے رہ گیا

* سیمجھو * تخلص نام نامعلوم *

ذرا ماہتابی پہ آیا تو ہوتا وہ ماہتاب سا منہہ دیکھایا تو ہوتا

* سودا * تخلص نام مرزا رفیع ابن مرزا محمد شفیع متوطن کابل غزل و قصیدہ و ہجو و مثنوی بہت خوب کہتے تھے اور مرثیہ و سلام و علم موسیقی کی اُستاد چھاسٹ برس تک دلی مین رہے بعد لکھنو مین نواب شجاع الدولہ اُنکی بڑی خاطر کرتے تھے یہہ تاریخ وفات کی

اُنکی فخرالدین صاحب نے کہی ہی *

خامہ کو جب حضرت سودا گئے ذکر مین تاریخ کی ماہر ہوا
بولے منعم دور کر پائے عناد شاعران ہند کا سرور گیا

یہہ تاریخ مصحفی نے فرمائی

تاریخ رحلتش ز دل آورد مصحفی سودا کجا و آن سخن دلفریب او

ہند ور نہاین اُسکی تجای کے بیان کا جون شمع سراپا ہو اگر حرف زبان کا
پردیکو یقین کے جو در دل سے اُٹھادے کھلتا ہی ابھی پل مین طلسمات جہان کا
بہتا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا دی تھی خدا نے آنکھہ سو ناسور ہو گیا
بھتیکی پھرے ہی کب سے خدایا مری دعا دروازہ کیا قبول کا معمور ہو گیا
خوش ہاین شکستہ بالی سے اپنی ہم اسلئے پرواز کا تو دلسے خلش دور ہو گیا
آتی ہی تجھہ گلی سے پریشان صدا اے آہ شاید کسی کا شیشۂ دل چور ہو گیا
مین دشمن جان اپنا جو تھا ڈھونڈ نکالا سو حضرت دل سلمہ اللہ تعالی

آلودۂ قطرات عرق دیکھہ جبین کو
اختر پڑے جھانکے ہاین فلک پر سے زمین کو
یک صید مرے دکتا ہی بس باندھہ بفتراک
ہر صید کے مت خون سے بھر دامن زین کو
آتا ہی تو آ شوخ کہ مین روک رہا ہون
مانند حباب اپنے دم بازپسین کو
دیتی ہی نہاین چین بدی اپنے گمان کی
ساتھہ اُسکے مین جاتا ہون کوئی جاے کہاین کو

یہ نہو پھر کہ تا شب رہے گھر سے باہر
سو جتن کیجے تو ٹک نکلے وہ در سے باہر
اثر اُن نالوں نے تجھمین نہ کیا سن کے جنھین
سنگ سے نکلے شرر شعلے شرر سے باہر
چرخ چڑھتے سنی ہی تیغ تری جس دم سے
سر نکالا نہ مہ و خور نے سپر سے باہر
گل پھینکے ہی عالم کی طرف بلکہ ثمر بھی
ای خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی
کیا ضد ہی خدا جانئے مجھ ساتھ وگرنہ
کافی ہی تسلی کو مری ایک نظر بھی
ای ابر قسم ہی تجھے رونے کی ہمارے
تجھ چشم سے ٹپکا ہی کبھو لخت جگر بھی

کام آیا نہ کچھ اپنا تن زار آخرکار    سمجھے اکسیر تھے نکلا یہ غبار آخرکار
باغبان تھا تجھے دو دن کی ہوا پر یہ غرور    نہ رہے باغ مین گل رہ گئے خار آخرکار
ناصح اس جیب کے آیا تھا رفوکرنیکو    گم کیا ہاتھ سے سر رشتۂ کار آخرکار
داغ مت کھائیو تو عشق کا ہم کہتے نہ تھے    کیون دلا کی ہی نہ اس گل نے بہار آخرکار
سوزش داغ دل اپنے کی وفا ای سودا
کیا کہون مین کہ ہوئی شمع مزار آخرکار

بھری ہی دل مین ترے اسقدر محبت غیر    کہ جا نہین مرے کینہ کو پھر تو معلوم
تو نے سودا کے تئین قتل کیا کہتے ہین    یہ اگر سچ ہی تو ظالم اسے کیا کہتے ہین

جس نے پوچھا مین دل خوش ہی کہاں دنیا مین    رو دیا اُسنے اور اتنا ہی کہا کہتے ہاین
آدم کا جسم جبکہ عناصر سے مل بنا    کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا

* سوز * تخلص نام سید محمد میر پہلے میر تخلص کرتے تھے مگر اُس ایام مین محمد تقی بھی میر تخلص کرتے تھے اسواسطے اُنھون نے اپنا تخلص سوز کیا صاحب دیوان تھے اور فن شاعری مین استاد اور سپاہ گری و تیر اندازی و سواری اسپ کے خوب ماہر اور نستعلیق نویس و نازک خیال تھے شاہ عالم بادشاہ کے سنہ جلوس ہیجدہم مین لباس فقیری اختیار کیا اور سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین لکھنؤ مین رہتے تھے *

کہتے تھے جبکہ میر تب نہ موے ہزار حیف
اب جو کہین ہاین سوز سوز یعنے سم اجلا کرو

جی ناک مین آیا بت گلفام نہ آیا    جینا تو الہی مرے کچھ کام نہ آیا
دنیا مین یہی دوستی ہوتی ہی مری جان    جب تک نہ لیا دل تجھے آرام نہ آیا
تھا نزع کی حالت مین یہی سوز کے لب پر    جی ناک مین آیا بت گلفام نہ آیا

کوچۂ یار مین ہر ایک کا جانا مشکل    جی تے جی وہانسے ہی رستم کو پھر آنا مشکل
یار کے پاس مین کسطرح سے بھیجون قاصد    پہنچنا وہان تک آسان پھر آنا مشکل
سوز گذا اپنے تئین بھولے تو بھولے لیکن    تیری تصویر کو ہی دلسے بھلانا مشکل

خدا یا کیئے ہم بندے کہاوین سخت اشکال ہی
رکھے ہی ہر صنم اسرور مین دعوی خدائیکا

مین کہا ایک بوسہ دو صاحب    سنتے ہی منہہ پھرایا لو صاحب
دل کے ہاتھون بہت خراب ہوا    جل گیا بھن گیا کباب ہوا

یار اغیار ہوگئے آہ کیا زمانے کا انقلاب ہوا
سوز کو اس عذاب نے مارا واہ واہ جی بڑا ثواب ہوا
جنکو نت دیکھتے تھے اب اُنکا دیکھنا بھی خیال و خواب ہوا
گالیان تو لبونسے خوب سنین کبھی بوسہ کی تو اجازت ہو
کچھ بڑی بات تو نہاین لیکن چوم کر لین اگر عنایت ہو
پرکار کی روش چلے ہم جتنا چل سکے اس گردش فلک سے نہ باہر نکل سکے
اگر کچھ سوز نے پایا تو میخانہ کی خدمت سے حرم کی در پہ ورنہ بارہا سرمار مار آیا
سوز اسکون مین اپنے ڈوب گیا آشنا تھا غریق رحمت ہو

* سوزان * تخلص نام مرزا احمد علی خان شوکت جنگ خلف نواب مرزا علی خان کے *

مت دل لگا بتون پر کہنے پہ جا کسی کے ہرگز ہوے نہ ہونگے یہہ آشنا کسی کے
خوبی ہی کیا ستمگر دو روزہ دوستی مین اپنا کیا کیجے ہو رہئے یا کسی کے
فرقت مین اُسکی سوزان ناحق تو جان دے ہی اُس لاو بالی کو غم مرنے سے کیا کسی کے

* سوزان * تخلص نام مولوی غلام مرتضی مرحوم باشندے رام پور کے علم فارسی و عربی مین کمال رکھتے تھے اور شعر فارسی و عربی بھی کہتے تھے کلکتہ مین آکر وفات پائی *

سینہ پہ ہمنے کھائے داغ ایک دو تین چار پانچ
ہمنے جلائے کیا چراغ ایک دو تین چار پانچ
ہمکے مٹکے خم کے خم پی گئے غیر ساقیا بھر کے ہمین بھی دے ایاغ ایک دو تین چار پانچ

* سید * تخلص نام امام الدین دہلوی *

ہماری حسن کی کوچہ مین بے نوائی ہی　پہر آنکھاین تو یکھتے ہو کاسۂ گدائی ہی

* سید * تخلص نام میر یادگار علی بارہ پورہ کے سادات سے تھے اور عہد مین شاہ عالم بادشاہ کے موذن تھے *

سوز غم باقی ہی دل مین اسپہ آتی ہی بہار
دیکھئے کیا کیا شگوفہ اسکے لاتی ہی بہار

* سید * تخلص نام سید رسول ولد سید احمد باشندے رامپور کے *

مژگان پہ دم گریہ ہی لخت جگر آیا　یا ہی شجر عشق صنم مین ثمر آیا

*******

## باب الشین

* شاد * تخلص نام لالہ یار بیگ قوم مغل شاگرد مصحفی کے *

جو کے اپنے یار اور غمخوار تھے سو چل بسے
دیکھئے واماندگی کیا شاد کو دیکھلاتے ہی

* شاد * تخلص نام محمد ایار خان رامپور رکھے رہنے والے شاگرد میان ضیغم کے *

اُسکو تو کہتے خلق نے میرا گلا سنا
میرے بھی منہہ سے گاہ برا یا بھلا سنا

* شاداب * تخلص نام لالہ خوشوقت راے رہنے والے چاندپور کے نثر خوب لکہتے تھے *

جبتلک ہو کام مژگان سے تو ابرو مت چڑھا
نبہر کے ہوتے بھی اہنسیچے ہی کوئی تلوار کو

* شادمان * تخلص نام نامعلوم *

گر سیر چمن مین ہمین بلواؤ تو آوین
باتین سنو اور چین سے بتھلاؤ تو آوین

* شاعر * تخلص نام میر کالو خواجہ میر درد کے معصوم اور زمانہ مین شاہ عالم بادشاہ کے تھے *

گر کہا تک بھی میرا کیجئیے گا پھر جو جی چاہے کہا کیجئیے گا
عوض لاکھہ جفا ہی یہہ ہمین ایک گر وعدہ وفا کیجئیے گا
تک بھی گر چین بجبین کیجئیے گا پھر نہین ہم یہہ یقین کیجئیے گا

* شاغل * تخلص نام شاغل شاگرد بسمل کے *

جاتی نہین ہی دل سے ترے فکر زلف و رخ
شاغل کو روز شب ہی تیرا ذکر زلف و رخ

* شافی * تخلص نام امین الدین سنہ ۱۱۹۹ ہجری مین ساکن عظیم آباد تھے *

بہت زخم دل میریکو کوئی التیام دو ظالم کو بلکہ زخم دگر کا پیام دو

* شاکر * تخلص نام محمد شاکر محمد علی حشمت سے بہت انس تھا اور ریختہ خوب کہتے تھے *

* قطعہ *

کیا پوچھے حال ہی بلبلون کا جو اُنپہ گذرنی تھی گذر لی
گلچین تجھے کیا تری بلا سے تونے تو گلونسے گود بھر لی

* شاہ * تخلص نام میر شاہ علی خان دہلوی سرکار مین

نواب غالبجاہ میر محمد قاسم خان کی ملازم تھے دکھن مین جاکر وفات کی *

لیا مری آہ کیا صنم کی نگاہ ایک ترکش کے تیر ہاین باسد
بت نے یہہ خدا کا گھر چھین لیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ

* شاہی * تخلص نام شاہ قلیخان حیدرآباد مین تانا شاہ کے رشتہ دارون سے تھے مرثیہ گوئی پر اکثر طبیعت راغب تھی *

مانا تمھارا غیر سے کوئی جھوٹ کوئی سچ مجھہ کہے
کس کس کا منھہ موندون سجن کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

* شایق * تخلص نام منشی محمد بخش ساکن حال عظیم آباد *

گئے دن جو مرے تھے خوشی کے لئیے نہ وہ باتین رہی نہ زمانہ رہا
گیا سارا وہ عیش وہ ناز و نعیم اُنھین باتون کا ایک فسانہ رہا
ملے حضرت عشق جو مجھکو کبھی تو کہونگا اُنھوں سے مین اتنا سخن
تمھین کیا یہ اثر ہی کہ جسے ملے وہ ہمیشہ اسیر و دوانہ رہا
مرا جور فلک سے یہہ حال ہوا مرا جینا ہی مجھپہ وبال ہوا
نہ تو ہوش و حواس بجاہی رہا نہ تو اپنا شفیق و یگانہ رہا

نہاین چمکتے ہاین یہہ اختر آسمان کے تلے
ہاین عکس داغ سے سب انکو آسمان کے تلے
اب اُنکا کاسۂ سر پایمال عالم ہی
کہ جنکا تھا نہ کوئی ہمسر آسمان کے تلے
سبک سبک گئیے یاران عشق پیشہ مگر
رہا یہہ بار مرے سر پر آسمان کے تلے

ہماری اُسکی محبت کا قصہ ای شایق
رہیگا سبکو سدا ازبر آسمان کے تلے

* شایق * تخلص نام میان پیر محمد اول شاگرد ہاشمی کے
بعد ازان جرأت سے اصلاح سخن لی تھی *

عضب ہی مجھسے تو چھبتا پھرے ہی سبزہ برہز
پھرون مین ڈھونڈتا دن رات اپنا چھوڑ گھر گھر
خزان کو دیکھہ بلبل کیون نہ رووے تیرہ روئی سے
کہ اُسکا کرچکی برباد سب نور بصر صرصر
فدا کرتی ہین شیرین نی پہ جسکی طوطیان جان کو
بھلا اُن لب کا بوسہ کیون نہ لون مین نیشکر کرکر
دکھادے حسن کا جلوہ کہ اپنے جی مین جی آوے
ترے دروازہ تک پہنچا ہون ای رشک قمر مرمر
عنانیہ کھین لیتے ہوگر تم نام شایق کا
یہہ باتین سب سمجھتے ہین جو کہتے ہو ادہر ودہر
لیے شیخ و براہمن دیر اور کعبہ کو کستے ہین
رہ دلسے ہین غافل ورنہ اسمین دونو رستے ہین
تماشا دیکھہ کر جراح کے مرہم لگانے کا
ہمارے زخم ٹانکے توڑ کر کھل کھل کے ہنستے ہین
ذرا تو ہٹ کے او جہل سے دیکھا کہا کہ جی جاوین
یہ تیرے طالب دیدار مدت سے ترستے ہین

جو لیکر جان عاشق سے مانین خوبان ہندوستان
سمجھنا مت گران شایق انہین تو یہہ بھی سنتے ہاین

* شایق * تخلص نام خواجہ حیدر جان بھتیجے خواجہ علیم اللہ باشندے جہانگیر نگر کے شاگرد غالب *

یون یہہ تن خراب بنا اور بگر گیا جیسے کہ بس حباب بنا اور بگر گیا
شیشہ گر کیا ہی بنا تجھسے جو پتھر شیشہ اشک کا اُسسے بنا تا ہون مین پتھر شیشہ

* شجاعت * تخلص نام نامعلوم *

بہار بوستان گلرو ہی ہر مین نکل چل جا یہانسے ای خزان اج
ہوا کیون شوخ تو مجھسے نہان ہی پری ہی یا کہ تو حور جنان ہی

* شرر * تخلص نام مرزا ابراہیم بیگ *

سامعان کا نہ فقط سنے سے دم رکتا ہی سرگذشت اپنی جو لکہاین تو قلم رکہتا ہی

* شرف * تخلص نام میر محمدی برادر زادے نواب خاندوران خان کے ریختہ خوب کہتے تھے *

صاف دل کا مرتبہ ہی عرش و کرسی سے بلند
جلوہ گر ہی آسمان زیر زمین آئینہ

* شریر * تخلص نام احمد جان دہلوی فیروزپور مین رہتے ہاین *

قصر تدبیر اپنا یون اکثر بنے اور توٹ جاے
جون تصور مین کسی کا گھر بنے اور توٹ جاے
شعلۂ جوالے کی مانند بام چرخ پر
بارہا اس آہ کا چکر بنے اور توٹ جاے

وہ نہاین پھرنے کا ہنت سے گو کہ پھر جائے جہان
مین نہ مانو بسد اسکندر بنے اور توٹ جاے
کیون تباہی مین نہ آوے عمر اپنی کا جہاز
بارہا جو شانس کا لنگر بنے اور توٹ جاے

* شفا * تخلص نام حکیم یار علی ہم عصر محمد علی حشمت کے تھے *

دیکھنے سے داک دونا یاقوت جون کھلتے ہی
چمکا ہی رنگ پانسے جوہر ترے لبو نکا

* شفیع * تخلص نام میر محمد شفیع ہم صحبت مرزا محمد رفیع سودا و میر محمد تقی کے لکھنو مین رہتے تھے *

رات کیا ہو گیا تھا تجکو شفیع جب کھلی آنکھہ روتے ہی دیکھا
یار کی پابوسی نہاین دور کچھہ اپنے تاین خاک کیا چاہئیے

* شکوہ * تخلص نام محمد رضا دوستونمین سے مرزا قتیل کے تھے *

تجکو دلدار مین سمجھتا ہون کیا غلط یار مین سمجھتا ہون
گرچہ کہتے ہو پھر بھی آونگا ہی یہہ انکار مین سمجھتا ہون
نہ اُسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دلکو عجب طرح کا الٰہی عذاب ہی دلکو
مست ملی تجھے کہتا تھا مین دل اُسسے زیادہ پائی ہی سزا اور بھی مل اُسسے زیادہ

* شکیبا * تخلص نام شیخ غلام حسین *

جھلک دیکھی کہاین اُس نورتن کی خمار آلود تارے ہو رہے ہاین

* شگفتہ * تخلص نام مرزا سیف الدین علی خلف نواب شجاع الدولہ کے پیشتر بیان تخلص کرتے تھے شاگرد مرزا کاظم علی جوان کے قصیدہ

خوب فرماتے تھے *

آنکھیں چرا کے شب وہ بہانے سے اوٹھ گیا
حرف مروت آہ زمانے سے اوٹھ گیا
غم نکھا ای دل اگر شب زلف کی تاریک ہی
پاس ہی رخ اوسکا یعنی صبح بھی نزدیک ہی
سوز ہجران سے ساز کرتا ہون تو نے جانا کہ اوسکو صبر آیا

* شمیم * تخلص نام نا معلوم باشندے لکھنو کے *

یہ مسیحا نہ فلاطون کی دوا ہی مرغوب تیرے بیمار کو کیا جانیے کیا ہی مرغوب
تدبیر کوئی اب نہاین بن آتی ہی مجکو وہ دیکھون ہون تقدیر جو دکھلاتی ہی مجکو
یہہ ضعف سے حال ہو گیا ہی ہر آہ طپانچۂ قضا ہی

* شور * تخلص نام اسلوب بیگ *

اوسنے منھہ پر جو دوپٹہ لیا مدہوشی مین
قتل درپردہ کیا بس ہمین روپوشی مین

* شورش * تخلص نام میر غلام حسین مشہور بمیر حسینا خواہر زادۂ ملا میر وحید اور شاگرد میر باقر حزین کے سنہ ۱۱۹۰ ہجری مین وفات کی * ایک تذکرہ ریختہ زبان مین تالیف کیا ہی *

میرا دل جو گھبرا کے جاتا رہیگا بتا پھر تو کسکو ستاتا رہیگا
جی مین تو ہی دلمین ترے جا کرون بس نہین چلتا ہی مرا کیا کرون
چھوڑ زندان مین مجھے آپ گیا یار کے ساتھہ دلنے کیا کام کیا مجھسے گرفتار کے ساتھہ

* شوریدہ * تخلص نام نامعلوم *

باتون کی گرمیونسے جاتے دل و جگر ہاین   جو زندگی سے اپنی بیزار اِسقدر ہاین

* شوق * تخلص نام حسن علی شاگرد آرزو کے اور نواب
عماد الملک غازی الدین خان کے اقاربون سے تھے *

دکھا دیدار ای پیارے کہ مین فرقت مین مر گذرا
مری فردائے محشر آج ہی مین کل سے در گذرا
کیا کو باغ دنیا سے نہ دیکھا شاد ہم ہوتے
برنگ شبنم اک عالم یہانسے چشم تر گذرا
کیا کیا ستم نہ تھی جو کئے چشم یار نے
جو سختیان تھی مجھکو زمانا دکھا چکا

مدت سے یہہ بحث درمیان ہی پر علم نہاین کمر کہا ہی

* شوق * تخلص نام مولوی قدرت اللہ باشندے رام پور کے *
کھانے کے لئے اُسنے رگ پان کو چیرا   لاکھون دل وحشی نے گریبان کو چیرا
ہاتھ اُسکے قلم کیجئے ای گوہر نایاب   موتی کے لئے جسنے ترے کان کو چیرا

* شوکت * تخلص نام مرزا تصدق علی بیتے جرات کے *
ہر سو صدائے السحر آتی ہی کوہ سے   نکلی ہی فوج نالۂ دل کس شکوہ سے

* شوکت * تخلص نام نامعلوم باشندے بنارس کے *
کسنے دکھایا ہی یہہ چاند سا تلوا مجھکو   ایریان گھیستے ہی گذرا یہہ مہینا مجھکو

* شہامت * تخلص نام شہامت خان *
عزم ہی بیت الحرم کو زاہد نادان کا   خانۂ اللہ ہی دل حضرت انسان کا

* شہرت * تخلص نام افتخار الدین علی خان برادر نواب

واثق علی خان کے *

غیرون سے خوش رہو اور یارون سے بیزار چہ خوش
یار ناخوش رہاین اور خوش رہاین اغیار چہ خوش
بات بہ غیرون مین سدا ہمکو کہو بد کیا خوب
خوبیان اورون کی ہم سے کرو اظہار چہ خوش
گھر بلا کر کرو تم غیرون کی عزت صاحب
اپنے بندون کو رکھو کوچون مین یون خوار چہ خوش
مثل گل دیوے جگہ سر پہ تو سب کو شب کو
کھٹکون ایک مین ہی تیری آنکھون مین جون خار چہ خوش
دے نہ دکھایئے چمن مین رہون اُس گل سے جدا
پھر خوش آوے مجھے شہرت گل و گلزار چہ خوش

دلکو جگر کو داغدار کسنے کیا ہی یار نے — سینے کو رشک لالہ زار کسنے کیا ہی یار نے
بیکس و مبتلا و خوار زار و نزار و بیقرار — ہیچ و زبون و بے وقار کسنے کیا ہی یار نے
اشک کو در آبدار چشم کو بحر موجدار — دلکو محیط اضطرار کسنے کیا ہی یار نے
سینہ جلا کے خاک کر دلکو جگر کو راکھہ کر — شعلۂ طور سے دو چار کسنے کیا ہی یار نے
شہرت خستہ دل فگار لالہ کی طرح داغدار
دلکو گرفتہ غنچہ وار کسنے کیا ہی یار نے

* شہرت * تخلص نام منشی غلام علی باشندے کلکتہ کے *
نعرۂ جان سوز مرا مظہر ہوہی مثل رعد — کیا عجب گر ہو فلک طوبہ میرے طنبور کا

* شہرت * تخلص نام مولوی سعید النبی باشندے

رام پور کے بہت قابل اور لایق اور خوش نویس تھے کلکتہ آکر وفات پائی *

نہین دل ہی بلکہ وہ ہی جگر نہو عشق کا جسمین کہ کچھ اثر
بخدا وہ چشم ہی بے بصر جسے شوق دید بتان نہین

* شہرت * تخلص نام مرزا محمد علی دہلوی شاگرد میان یحیٰ امان جرات کے سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین لکھنو مین رہتے تھے *

کہا مین یار تو مجھسے خفا ہی کہا چل کون تیرا آشنا ہی
کہا مین تیرے ہاتھون جان بلب ہون کہا اسنے یہی تیری سزا ہی

دل ڈھونڈتے ہو پاس میرے دل تو کہان ہی
ایک شعلۂ آتش سا یہ پہلو مین نہان ہی
دو دن کی ہی یہ بات کہ پھرتے تھے جنکے ساتھ
اب قبر پر ہماری جو انکا گذار ہی
آپس مین یون وہ کہتے ہاین سب پڑھ کے فاتحہ
شہرت تھا جسکا نام یہ اسکا مزار ہی

* شہید * تخلص نام نامعلوم مگر قدما سے ہاین میر و مرزا کے وقت کے *

گئے برباد اپنے نالہ و فریاد یا قسمت بہار آخر ہوئی تب ہم ہوئے آزاد یا قسمت
شہید آخر مقدر تھا ہمین حسرت ہمین جی دینا ہمارے سر پہ آکے پھر گیا جلاد یا قسمت

* شہید * تخلص نام مولوی غلام حسین غازی پوری مدت سے رفاقت مین نواب فضل علی خان کے تھے سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین

بنارس مین رہتے تھے *

ٹپکا ہین جو مرے اشک تر بار زمین پر　　سبزہ نہ اُگے خاک سے زنہار زمین پر
ای آبلہ پا مجھسے یہہ چشم ہی تجھسے　　پیاسا نہ رہے دیکھہ کوئی خار زمین پر
کچھہ بس نہ چلا دل کا تیرے زور سے دیکھا　　فریاد سے اور نالہ سے اور شور سے دیکھا

* شہیدی * تخلص نام منشی کرامت علی عبد الرسول خان کے بیٹے نہایت ذہین و طباع تھے اشعار فارسی و ہندی بہت جلد کہتے تھے *

سو نہ دو تم دو ہی دو بوسے ولے یک دہپ سے دو
ہی مثل مشہور بنا مطلب کے سو مطلب کے دو
آٹھہ بوسونکا ہون نوکر اُس بت عیاش کا
صبح کے دو شام کے دو روز کے دو شب کے دو

صبح اُسنے مُنہہ جو کھولا سرخ بالاپوش سے
آفتاب حشر طالع تھا شفق کے جوش سے

روبال معطر ہی محبت کی جو بو سے
سو ہمنے بسایا ہی شہیدی کے لہو سے

* شیدا * تخلص نام میر فتح علی شمس آبادی جو متبنّی میر سوز کے تھے اور شاگرد مرزا رفیع سودا کے عہد شاہ عالم بادشاہ کا تھا *

وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین
اب دیکھنے کو جنکے آنکھین ترستیان ہین
آئے تھے کیون عدم سے کیا کر چلے جہان مین
یہہ مرگ و زیست دونو آپس مین ہنستیان ہین

* شیدا * تخلص نام مولوی امانت اللہ باشندے کلکتے کے اور شاگرد میر محمد بیدار کے تھے *

میری گلی مین آ کے بہت رو کے ہم چلے اور ہاتھہ تیرے وصل سے اب دھو کے ہم چلے
آئے تھے کچھ کمانے کو بازار عشق مین پر نقد دل ہی اپنا عبث کھو کے ہم چلے
باغ وصال یار مین یارو مین کیا کہون شبنم مثال ایک سحر رو کے ہم چلے
شیدا پہ یہہ جفا و رقیبو نسے یہہ وفا ہو شکوہ مند یار تری خو کے ہم چلے

* چار بیت *

جی نکل جائیگا سن او گلبدن جو ہوا ہمسے تو اک آن الگ
خوبرویون کی دلا میٹھی باتون پہ نجا دلکو لے لیتے ہاین کرکے یارو ن فن
انسے رہنا تو کہا مان الگ
میکشی کا تو مزا یہی ہی نام خدا یار ہو ساقی ہو اور سیر چمن
پیوین خلوت مین مری جان الگ
زیست عاشق کی بتا ہوئے کسطرح بھلا مارے ہی ڈالے ہی مستی کی پھبن
خون کرتا ہی ادھر پان الگ
دیجئے کسکو یہ دل ماجرا ہی مشکل شیدا مانگے ہی وہ بالے کی پھبن
زلفین بکھری ہاین پریشان الگ

* شیفتہ * تخلص نام نواب مصطفی خان دہلوی شاگرد مومن خان کے جنہون نے ایک تذکرہ مسمی بہ گلشن بیخار مرتب کیا ہی

صبر پروانیکا مجھپر نہ پڑے ڈرتا ہون ماہرو شمع کو ہرگز نہ جلانا شب وصل
تنگ اتنا نکرا ای شوق ہم آغوش کرو ہ ڈھونڈھتے ہاین چلے جانیکو بہانہ شب وصل

الہی موت دے گذرا ہین اپنے جینے سے    ہمیشہ آگ نکلتی ہی میرے سینے سے
رکھا ہی اُسنے ہوگ عدو کی وفات کا    ای مرگ آکہ میری بھی رہ جاے آبرو
ظالم اغیار سے جلاد عادل ہوگیا    ہاتھ اُٹھایا اُسنے قتل بیگانہ سے میرے بعد
محفل مین کوئی شمع بدل جائے تو اچھا    پروانہ بنا میرے جلانیکو وفادار

* شیفتہ * تخلص نام نامعلوم قدیم شاعرون مین سے ہین *

عید کے دن بھی نہ دیکھا اُسس ہلال ابرو کو آہ
چاند دیکھا ہمنے لیکن مونہہ نہ دیکھا چاند سا

* شیفتہ * تخلص نام حافظ عبد الصمد جنہون نے شعر گوئی بھوری خان سے حاصل کی تھی

مونہہ چھپانا تھا اگر تو یہہ بہانا کیا تھا    بے سبب کاکل مشکین مین یہہ شانا کیا تھا

## * باب الصاد *

* صابر * تخلص نام صابر شاہ دہلوی محمد شاہ کے موزونین سے تھے *

جو ہمبستر نہو ہمسے تو اُسکی کیا شکایت ہی
نظر بھر کے ہمین ایک دیکھنا اُسکا کفایت ہی

* صاحب * تخلص نام مظفر الدولہ ممتاز الملک نواب ظفریاب خان بہادر بیتے فرانسس شمرو کے اور شاگرد دلسوز کے *

بارے اب کچھ ہی بلندی پہ ستارہ اپنا    نظر آیا مجھے شب بام پہ پیارا اپنا

* صاحب * تخلص نام نامعلوم مگر صاحب دیوان تھے *

جام پر شیشہ جھکا شیشہ پہ میخوار جھکا    زور کیفیت می ہی کہ سبھی جھکتے ہین

* صاحب قرآن * تخلص نام امام علی سادات رضویہ سے تھے رہنے والے لکھنؤ کے صاحب دیوان گذرے شعر مین ہمیشہ بزلیات مضامین باندھتے تھے *

روزی رسان ہی خالق فکر معاش متکر    جو ہاتھ آگے لے زیادہ تلاش مت کر
ہی رزق ساتھ تیرے روز ازل سے غافل    ناحق کے فقر سے تو دل کو خراش مت کر
کر قطع اپنی تن پر جامے کو بندگی کے    حرص و ہوا و قاقم ایذ قماش مت کر
عاقی سے خاک پا پر کرتے لگا تیمم    صاحب قران بس آگے اسرار فاش مت کر
با این ہمہ آزادگی رہتا ہی مقید    معلوم نہاین کون نگہبان ہی دم کا
مجھکو شہوت ہوئی تیمم سے    تھی مقرر کسی چھنال کی خاک

* صاحب * تخلص نام نامعلوم *

گر تجھے قتال ہی منظور رجال آ بسم اللہ    تیغ موجود ہی حاضر ہی گلا بسم اللہ

* صادق * تخلص نام میر صادق علی دہلوی فوجدار خان کا بیٹا جو شاہ عالم بادشاہ غازی کا رسالہ دار تھا *

جسنے دیکھا ہی تری جلوہ گری کا نقشہ    اسکو بھاتا ہی کب ای یار پری کا نقشہ
تھی ہی چھپ تجی غضب ایک تو اُس کافر کی    تسپہ ہی قہر یہ پوشاک زری کا نقشہ
ہو نام خدا تجھمین کیونکر نہ خود آرائی    انداز سخن یہہ کچھ چہرہ کی وہ رعنائی
تھی ایک تو کرتی ہی لا ہی کی غضب تسپر    ہی آفت جان کافر انگیا کی یہہ بسگھرائی
دوستی کیونکہ بنے دیکھئے اب یار کے ساتھ    دیکھتا ہون اُسے ہر وقت مین اغیار کے ساتھ
نہ آفتاب سے ہر ذرہ یہہ جھلکتا ہی    وہ ایک نور ہی جو سب مین آ چمکتا ہی

* صادق * تخلص نام مرزا صادق بیگ رام پور کے رہنے والے *

عشق دلبر مین کہون کیا دوستو کیا کیا گیا ۔ دل گیا ایمان گیا راحت گئی ہنسنا گیا

* صادق * تخلص نام میر جعفر خان دہلوی نبیرہ میر محمد قادر کے نسخہ بہارستان جعفری اُنکی تصنیف ہی *

دل ہی یہہ یا کباب ہی کوئی ۔ عاشقی بھی عذاب ہی کوئی
یون پئین غیر شراب اور مثال نرگس لو ہم آنکھین دیکھتے ہی ہاتھہ مین پیمانہ لئیے

* صادق * تخلص نام صادق علی خان عظیم آباد کے امیرون مین سے تھے

وہ ہی عرق سے یار کے چاہ ذقن مین آب ۔ دیکھے تو خضر کے بھی بھر آئی دہن مین آب

* صالح * تخلص انام صالح جنھون نے قصہ مہر و ماہ نظم سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین تصنیف کیا *

کہون و طلعت اول بنام خدا ۔ ہی قیوم چوداہ طبق مین سرا ۔

* صانع * تخلص نام نظام الدین احمد متوطن بلگرام دوستون مین مرزا محمد رفیع سودا کے تھے فارسی مین شعر خوب کہتے ریختہ کم اور شاہ عالم بادشاہ کے سنہ ۲۲ جلوس مین مرشد آباد اور کلکتہ مین آئے تھے *

کیا دیکہ سگ لیلی کو رخت استخوان اپنا ۔
چھوڑا ہے کچھ مجنون نے صحرا مین نشان اپنا ۔
پسجن کی اس محبت پر دیا تھا جان و دل صانع
نہ تھا معلوم ہوجاویگا وہ نامہربان اپنا

* صبا * تخلص نام صبا شاہ مغل بچہ پیچھے فقیر ہوگئیے امام شاہی فقرا کے سرگروہ تھے خرجہ سکار پور مین مرشد کی مزار پر بستر جمائے

ہوئے یاد معبود مین مصروف رہتے اور چار ابرو کا صفایا رکھتے تھے
فقیری مین مزا کچھ انہنے پایا اور الف کھینچا تماشا اسنے قدرتکا دیکھا یا اور الف کھینچا
عمر کاہی نہ بھروسا نہ ہنر کا تکیہ ہی فقط اپنی دعاؤن کے اثر کا تکیہ
چھوڑ بیٹھا جو تعلق عالم ایجاد کا سرو جیسا ہوگیا ہی کون سے آزاد کا
* صبا * تخلص نام لالہ کانجی مل قوم کایتھہ سکسینیہ
متوطن فیروز آباد کے مگر لکھنؤ مین قیام رکھتے تھے *

عبث ہی یہہ تمھارا پاس میرے بار بار آنا
جدائی مین مجھے مشکل ہی ای یار و قرار آنا
یہی شغل اُسکے کوچے مین ہی اب آنکھون بھرا پنا
بصد امید جانا دن کو شب کو شرمسار آنا

* صبا * تخلص نام نامعلوم مگر انکو تلمذ میر ضیا سے تھا *
کس باغ مین صبا تو جاکر ہوا ہی کھاتی جو اس روش خوشی سے پھولی نہین سماتی
* صبا * تخلص نام مرزا راجہ سنکر ناتھہ بہادر بیٹے راجہ
رام ناتھہ بہادر کے *

کیا پوچھتے ہو جور و ستم مجھسے یار کا احوال دیکھو میرے دل بیقرار کا
* صبا * تخلص نام منولال کایتھہ لکھنؤ مین رہتے تھے شاگرد مصحفی کے *
چرخ کو کب یہہ سلیقہ ہی ستم گاری مین کوئی معشوق ہی اس پردۂ زنگاری مین
* صبر * تخلص نام لالہ اجودھیا پرشاد بیٹے خیراتی لال کے قوم
سے کایتھہ وطن انکا سکندرہ ایک دیوان ہندی مین اور ایک فارسی
مین لکھا ہی کلکتے مین بھی آئے تھے *

گرد کدورت کہاں دل مین ترے دور ہو پسکے مین عمر بھر بشون جو تجھے منظور ہو
بخت سیہ کا مرے سایہ جو اُسپر گرے
دن ہو اگر عید کا تو شب دیجور ہو

* صبر * تخلص نام میر محمد علی فیض آباد کے رہنے والے ہمیشہ مرثیہ کہتے تھے *

گو کہ دلبر نے مجھپہ جبر کیا مین بھی دل دیکے اُسکو صبر کیا
غم ہجر صنم مین رات دلکی بیقراری ہے
نہ تھی فرصت مجھے وقت سحر تک آہ وزاری ہے

* صحبت * تخلص نام صحبت *

نیا دستور دیکھا ہمنے اُس مہوشکے گھایل کا کہ اُسکے زخم پر لگتا ہی پھاہا ماہ کامل کا

* صدق * تخلص نام نامعلوم حیدرآباد کے رہنے والے تھے *

بدقت اشک اب نکلے ہی شاید ہوا آنکھون مین اب لخت جگر بند
کہان نکلے ہی تار زلف سے دل کرے پرواز کیون کر مرغ پر بند

* صفا * تخلص نام معلوم نہوا *

محتسب چھوتھے ہی مے کسنے بھری شیشے مین
رہ گئی ہی کہان آنسو کی تری شیشے مین

* صفت * تخلص نام مغل جان باشندہ لکھنؤ او رصنعت بھی یہہ تخلص کرتے

سینے مین آہ دلمین طپش اشک چشم مین شہرا ب عاشقی کا مری جا بجا ہوا
غمزے سے مارنا ہی جاتا ہی ناز سے کیا ملک حسن کا صنما تو خدا ہوا
تجھکو کچھ میرے غم دل کی خبر ہی کہ نہین میری الفت کا ترے دل مین بھی گھر ہی کہ نہین

* صفدر * تخلص نام صفدر علی باشندہ صوبی پتت کے *

برقع کو اُتھا مونہہ سے جو تم کرتے ہو باتین اب مین ہمہ تن گوش ہون یا ہمہ تن چشم

شجر سوختہ شمع سے جب گل نکلے جا ہئے بیضۂ فانوس سے بلبل نکلے

* صفدری * تخلص نام میر صادق علی چھوٹے بھائی میر نظام الدین ممنون کے اور انہین سے تربیت پائی تھی *

آنکھ اپنی یہہ کسی کے دُر دندان پہ پڑی ہی

جو اشک مسلسل ہی سو موتی کی لڑی ہی

* صفدری * تخلص نام نامعلوم مگر قدما سے ہین حیدر آباد کے رہنے والے *

حسن کی مہمان کی خاطر ہی جا ءِ حاضری سبز خط لب کے نمک دان پر موجود ینا ہی عجب

خاتم دست سلیمان ہی پر بروکا دہن لعل لب کا جس پہ یاقوتی نگینا ہی عجب

* صمصام * تخلص نام نواب امیر الامرا صمصام الدولہ خواجہ محمد عاصم فرخ سیر بادشاہ کے امراوین مین سے تھے ریختہ اور فارسی بھی کہتے اور نادر شاہ کی لڑائی مین مارے گئے *

نزدیک ہی خزان کا ہونا گذر چمن مین اب شور کرلے بلبل آوے جو تیرے من مین

* صنعت * تخلص نام مغل خان قرابت مین نواب آصف جان نظام الملک کے تھے اور یہہ صنعت اپنی تخلص کرتے *

دل جب سے تیرے عشق مین مجھسے جدا ہوا

بھکا جلا موا نہین جانا کہ کیا ہوا

* صنعت * تخلص نام کریم الدین مراد آبادی دلی مین ساکن تھے

اختیار کی تھی کار زرگری سے خوب واقف تھے *

یہہ مانا کہ ہین آپ دلبر و سکین ہمارا ہی دل لیگئے دانڈار تھیرے

* صیفی * تخلص نام نامعلوم مگر پہلے ارد تخلص شعلہ تھا *

معدن یاقوت کیون ضلمات مین پیدا نہو مانگ مین اُسکی جو ہین تپکاگے سعدور کا

* باب الضاد *

* ضاحک * تخلص نام میر غلام حسین باپتا حسن دہلوی کا *

کیا دیجیئے اصلاح خدائی کو ولیکن کافی تھا ترا حسن اگر ماہ نہوتا

* ضبط * تخلص نام میر حسین شاہ *

نقد دل وحشت مین کھوکراک جنون پیدا کیا ہمنے بازار محبت مین یہہ کیا سودا کیا

* ضمیر * تخلص نام سید ہدایت علی خان دہلوی مخاطب

بہ نصیر الدولہ انجش الملک اسد جنگ بہادر ہگر یہہ عظیم آباد

مین رہتے تھے اور نواب شجاع الملک محمد علی وردی خان مہتاب

جنگ کے خویشون مین تھے وہ زمانہ شاہ عالم بادشاہ کا تھا *

تھامین صہبا کی ہی یہہ جلوہ گری شیشہ مین

کی ہی ساقی نے فسون پڑھکے پری شیشہ مین

اُس مسی زینب کے مین لب کا ہون بیمار طبیب

نہ چھپا تو عرق نیلو فری شیشہ مین

* ضمیر * تخلص نام نامعلوم *

شب کو گویا مین مجالس ہولی مین ای ضمیر دل چسپ کیا ہی خوب تھا ہر اک مکان زرد

* ضمیر * تخلص نام شیخ مداری اکبرابادی محمد نظیر سے تربیت پائی تھی *

وہ ابھی ہی نو گل آرزوہ ہنوز تازہ بہار ہی
انہ کچھ آبلہ سلے اُسکے جز نہ جنا سے کچھ سروکار ہی

* ضمیر * تخلص نام گنگا داس علم رمل سے خوب واقف اور شاگرد شاہ نصیر کے تھے *

مین بتاتا ہون ضمیر اب کچھ تجھے بھی ہی خیال
چشم خواب آلودہ اُسکی فتنۂ بیدار ہی

* ضیا * تخلص نام ضیاء الدین دہلوی مگر یہہ لکھنؤ جار ہے تھے ہم عصر سودا کے اور شاگرد میر تقی کے مگر میر حسن مصنف سحر البیان نے اُنکو اپنا شاگرد قرار دیا ہی سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین عظیم آباد مین رہتے تھے *

کام آسان مجھ پہ قاتل نے مرنے مشکل کیا    کیا مزے سے جی نکلتا وہ جو تک پھیر دیتا
دل بھی ضیا ہمارا کبھی رشک باغ تھا    ہر طرف زخم از خم تھا ہر سو سے داغ تھا
ہم ترے جیسے ایسے بھول گئے    بھول کر بھی کبھی نہ یاد کیا
اپنے دس دن زندگانی کے محرم ہی رہا    عید کیسی آہ اُس بن یہان تو ماتم ہی رہا
یارب تو خیر کیجو قاصد نے دیر کی ہی    گھر ہی کو اُس کے بھولا یا راہ پھیر کی ہی

* ضیا * تخلص نام مرزا ضیا بخت مرشد زادہ مرزا فرخندہ بخت کے *

بند ہوا شک کا تا جیب تار رہتا ہی    چھوڑا کے کون گیا ہاتھ سے ضیا دامن

* ضیا * تخلص نام ضیا الدین شوریدہ سر رکھتا اور رمی پرستی کرتا *

جون چنار اس جا پہ گل لاتے نہ پھل لاتے ہین ہم
حب مراد اپنی کو پہنچین ہین تو جل جاتے ہین ہم

* ضیا * تخلص نام وارث علی رہنے والے ڈھاکے کے *

کہین وہ فتنہ عالم جو بے نقاب آیا    طلوع صبح قیامت کو بھی حجاب آیا

* ضیغم * تخلص نام اکرام احمد پیرزادے سرہند کی باشندے رام پور مین حال کلکتہ مین رہتے ہاین شاگرد میان رافت کے اشعار فارسی اور اُردو خوب کہتے ہاین ریختی اور ہزلیات مین مہمان تخلص ہی اکثر ملکون مین سیاحی کی ہی اور بہت زبانون سے واقف ہاین *

ہون شاہ کشور سخن دلپزیر کا کرسی عرش پایہ ہی اپنے سریر کا
دیتا ہی قلب کاخ کو ترجیح کاخ پر سمجھا جو مدعا ہی نقوش حصیر کا
یہہ ذکر سلسلے مین ہمارے مدام ہی اُس زلف سے خیال بندھا ہی اسیر کا
یارب ہون جا کے خلد مین ہم جد کے پائی بوس گندم کے بر خلاف اثر ہو شعیر کا
صافی بھی محبت مین بھی ہون مست آج زاہدا یکسان یہان ہی حال مرید اور پیر کا
کھینچا ہی دلکو زلف سے مچھلی نے کانکی ماہی کو سحر یاد ہی کیا مارگیر کا
ہوا حسن بتان مین منعکس جلوہ خدائیکا نمایان کفر سے ہی استفادہ رہنمائی کا
قفس مین بند ہو کر تو نہ ہے جان شاد ہی ایسی کہ یکو قید ہونیکا ہی غم اسکو رہائیکا

یہ کس ماہ جانب کا عکس اسپر پر گیا ضیغم
کہ آئینے سے عالم بڑھکے ہی دلکی صفائیکا

آج کل تمسے جو بیزار ہی دلبر اپنا چین لینے نہین دیتا دل مضطر اپنا
مرغ جان کیون قفس تن سے نہ پرواز کرے ہر پر تیر ستمگار ہی شہپر اپنا
کسی عنوان نہین جاتا جو خیال خط غیر ہوش اُڑا دیتا ہی ہر ایک کبوتر اپنا
خواب مین ثمرۂ اغیار جو اُسکو دیکھا اینسا رو یا مین کہ تر ہو گیا بستر اپنا
روز کا وصل رو یسے مجھے دینا ہی ضرور شب مہتاب ہی اور آیا ہی دلبر اپنا
تمنے آباد کیا حسن کا بازار اپنا جنس بھی آپ ہی اور خود ہی خریدار اپنا

ایک دل تھا جو بر آمونس و غمخوار اپنا ۔ وہ بھی مشکل مین الٰہی نہو ایار اپنا
آبدار یکو یہہ کس تشنہ گلو کی یارب تیغ کو سنگ چٹایا ہی ستمگار اپنا
اپنے سینے مین وہی عشق نہان ہی کہ جو تھا کعبۂ دل مین وہی ذکر بتان ہی کہ جو تھا
تیرا انداز وہی آفت جان ہی کہ جو تھا ۔ کشتۂ ناز و ادا پیر و جوان ہی کہ جو تھا
آپ تشریف جو یہان لائے ای بندہ نواز دیدہ و دل وہی صاحب کا مکان ہی کہ جو تھا
آہ و نالہ ہی وہی اور وہی رونا بخدا غم بر اثر گریہ و نالے مین کہان ہی کہ جو تھا
اُنکے جوڑے مین رہا کرتا ہی جوڑا سانپکا اور یہان ہر پیچ مین بنی کے تو ڑا سانپکا
عشق کاکل مین یہہ مضمون ہمنے جوڑا سانپکا زلف کا مفتون سدا رکھتا ہی جوڑا سانپکا
زلف جانانکا دم تحریر لازم ہی خیال تا سمند طبع کی خاطر ہو کوڑا سانپ کا
نظم کو جادو بنایا یاد نرگس نے تمام فکر سنبلنے ذرا مضمون نچھوڑا سانپ کا
زلفین آپس مین سدا ہو جاتی ہین زیر و زبر سانپکے ہی واسطے موضوع لھوڑا سانپکا
شانۂ مشاطہ نے سلجھا کے گوندھی نہ جعد توڑ کرنیوالے نے ہر اک جوڑ جوڑا سانپکا
مدتون دل مین رہا جو مار کاکل کا خیال رفتہ رفتہ ہو گیا آخر وہ پھوڑا سانپکا
ڈالنا موبافکا تمکو نہین آتا اگر میرے سر سے مار ہیے صاحب یہ کوڑا سانپکا
مانگ پر اُنکی بندھے تعویذ سونیکے نہین شیر گردونکی سواری مین ہی گھوڑا سانپکا
یاد زلف یار مین آنسو بہا کر چشم سے رات پر زہر اک پھپھولا ہمنے پھوڑا سانپکا
میل ہی کاکل سے اُسکا اسیکا کل کا مدام ہو گیا ہی یار جانی تیرا توڑا سانپکا
چشم مست یار مین سرمہ نہین دنبالہ دار طرز کالے ہی پٹاری سے یہ جوڑا سانپکا
ڈھونڈھا کیے در مین اُلجھے دو نو زلفونکے سرے ایکمن پر لڑ رہا ہی آج جوڑا سانپکا
خاک اُڑائی ہی بگولے نے ہماری بعد مرگ

ہاتھ آیا بخت سے ضیغم یہ گھو ترا سانپ گا

رونق بزم طرب ہی آج شمع روے دوست آتی ہی گلہاے نخل آرزو سے بوے دوست
لن ترانی وہان ہی یہان ہی شوق دیدروے دو دیکھیے کبتک حجاب رخ رہے گیسوے دوست
مہر ذرہ اسکا ہی کہتے ہین جسکو روے دوست عقل گل ہی قمری سرو قد دلجوے دوست
انجم داغ جگر کی انجمن ہو گی تباہ آگیا انکو نظر جب آفتاب روے دوست
طوطی خط کو نوشتے نے کیا جبسے اسیر دام مرغ دل نہین جنجال ہی گیسوے دوست
خندۂ دندان نما شانہکا نہ لوانا کسے گردل صدچاک ہو تا لایق گیسوے دوست
رونق معشوق ہی عاشق سے کیون روشن نہو آفتاب داغ دل سے ماہتاب روے دوست
سرد آہین بھرتے بھرتے مین یہان ٹھنڈا ہوا گرمی دشمن سے وہان خالی نہین پہلوے دوست
چشم بھی ناصح کی پتلی اب سکندر کی ہوی مین نہ کیون اس دشمن جانکو دکھایا روے دوست

رکھہ نہ اے ضیغم ابھی تو کانک گوہر بار کو
بھیجنے ہین اور بھی اشعار انکو سوے دوست

غنچۂ دل مین بسی رہتی ہی بوے روے دوست منزل نیک نظر ہی کوچۂ گیسوے دوست
غیرت موج صبا ہی نگہت گیسوے دوست آتش گل آب ہو دیکھے جو رنگ روے دوست
لوٹتا ہی کون لے نرو زون بہار روے دوست کسکے ناخن ہین کلید قفل عقد موے دوست
خط کے آتے ہی گیا ذوق کتاب روے دوست وجہ اب ہی اور جو دیکھتے ہین سوے دوست
چشم عین شوق مین ای چرخ رکھتے ہین یہی شانۂ مژگان سے جھاڑین ایکدن گیسوے دوست
پردہ محمل اٹھا باد نفس اکدم کہ ہو مرغ دل پروانۂ شمع جمال روے دوست
ہو گئی آئینہ وجہ حیرت طوطی خط زیب قصر حسن ہی آئینۂ زانوے دوست
قال نہین کرتا ہون مین زندان مین ایجوش جنون تا نہ آجائے زبان پر شکوۂ گیسوے دوست

بخت خفتہ نے مجھے بیدار رکھا عمر بھر ہاتھ پہونچا خواب مین کس روز تا بازوے دوست
خندہ زن اُس دست مین شانہ ید بیضا ہی غیرت ثعبان موسی کیون نہو گیسوے دوست
جائے حیرت ہی جو سکتے مین سکندر آ نجانے اکثر گردیکھلے آ ئینہ زانوے دوست
منہہ نہ کھلائے کہ یاکوجائے ایسی آبرو ہو اگر آئینہ منہہ روبرو ے روے دوست
شب کو اُنکے بام پر ہمنے لگائی جو کمند گر پڑے چڑھ چڑھکے مثل شانہ گیسوے دوست
آتی جاتی دمبدم مثل نفس ہی مرگ و زیست کھیل مین مصروف ہاین جیسے لب و ابروے

بدگمانی حد سے گذری ضیغم اپنی چشم مین
کیون نہو دشمن سے بدتر دوست نیکوے دوست

پہنچے چمن مین گر مرے نخل سخن کی شاخ نسرین کی شاخ ہو قلم اور نسترن کی شاخ
ٹھہرے نگہ یہ کیا کبھی نخل چمن کی شاخ تار نظر ہی یار کے سیب ذقن کی شاخ
تیرے سوا کسیکو لکھا ہو جو ہمنے خط تو ہو قلم ہمارے نہال بدن کی شاخ
میرا نہال تن ہی ترے تیر سے نہال پیدا ہوئی ہی زخم جگر کے دہن کی شاخ
پھر سبز ہو کبھی نہ مرے نخل قد کیطرح آفت رسیدہ جو کہ ہی چرخ کہن کی شاخ
طوبی بھی تیرے دست کے سایہ مین ہی نہال ہی کس روش بلند ترے نخل تن کی شاخ
داماں و جیب کیونکے رہے ثابت اے مجنون خواہان ہر یک بن مین ہو جب پیرہن کی شاخ

دنبالہ دار سرمہ نہاین چشم یار مین
نکلی ہی عین مستی مین ضیغم ہرن کی شاخ

زنجیر کی سنا کر ترے محبوس کی جھنکار مجنون نے کہا ہی عجب افسوس کی جھنکار
ہی چھن کی ترے جان دل مانوس کی جھنکار شیشے کی خوش آتی ہی نہ فانوس کی جھنکار
ہاین چوریان اُس ساعد آفت مین قیامت کیون جان نہ لے عاشق مایوس کی جھنکار

* باب ال طا *

* طالب * تخلص نام امام الدین باشندے لکھنؤ کے میری محلہ کے شاگرد نصیر دہلوی کے ہین اور مصنف رسالہ عروض اور قافیہ موسوم بہ تقویت الشعرا کے *

نکلتے تھے کہ عاشق ہوکے کسنے یہان مزہ پایا    نہ مانا تونے ہرگز اہی دل اب آگے وہی آیا
نکہا تھا تجھسے ای دل نہ لگانہ دل کو    اپنی چھاتی پہ رکھ لیا ابھی اس سل کو

* طالب * تخلص نام طالب حسین خان خلف میان عسکری جو اپنے اشعار بطور دوستانہ انشاءاللہ خان کو دیکھاتے تھے دلی کے رہنے والے کشمیری تھے

مجھسے جب آنکھ وہ ملاتا ہی    دل مرا سینہ مین لوٹ جاتا ہی
غیر نسے پالکے شعلہ خو ناحق    کیون جلون کے تئین جلاتا ہی

* طالب * تخلص نام حافظ شبراتی باشندے رام پور کے آنکھون سے نابینا ہین شاگرد قدرۃ اللہ قدرت کے زبردست شاعر اور علوم فارسی وعربی مین ایکتا خصوصا علم تعمیہ کے بادشاہ اور صاحب دیوان ہین

گہ ہی آنسو سے کبھی لخت جگر سے برسے    مری آنکھون سے تو کچھ لعل و گوہر سے برسے
رات بھر نالے کیئے اٹھنسے تو دن بھر روئے    جسقدر شام سے گرجے تھے سحر سے برسے
اشک امڈا ہی مرا ابر سے کہدو جاکر    آبرو چاہے تو مت آکر مرے گھر تھے برسے

* قطعہ *

تم کھاے قسم ان چلے آئے مری محفل مین رات    مین بھی کھال کھینچا تھا بس کچھ ہاتھہ پائی ہوگئی
مین ہی کچھ ملزم نہاین تقصیر یہان دونو کی ہی    بیوقوفی تم نے مجھسے بیحیائی ہو گئی
رونا مین چشم تر سے دن رات چاہتا ہون    بویا ہی تخم الفت برسات چاہتا ہون

چیرئے سینہ کو شق کیجے دل دلگیر کو — ہاین یہی دو جاے اور کیا لکھا گیا ہین تیر کو

* طالب * تخلص نام نامعلوم رہنے والے دکھن کے *

طالب کے خون چشم سے آلودہ کیا کرے — وہ پاون جو حنا سے رہے سرگران سدا

* طالب * تخلص نام میر طالب بیٹا سید الشعرا میر غالب علی خان سید کا

مضطر ہو کب مین شب اُٹھا ای ماہرو نہ آیا — گھر سے تری گلی مین تا بام تو نہ آیا

* طالع * تخلص نام شمس الدین باشندے لکھنو کے *

زبس مغرور ہی سینہ مرا الفت کے داغون سے — شگاف سینہ اپنے کو در گلزار کہتے ہین

* طایر * تخلص نام شیخ کھوا اکبرابادی شاگرد میان نظیر کے *

اسطرح پاتے ہین پیارے ترے اقرار مین کج — جیسے رہتا ہی عیان کاکل بلدار مین کج

* طپش * تخلص نام محمد اسمعیل عرف مرزا جان بیٹا یوسف بیگ خان بخاری کا پیدایش انکی ملک بخارا کی سپاہی پیشہ تھے پہلے شاگرد محمد یار بیگ کے بعد اُسکے خواجہ میر درد کے دلی مین رہتے تھے پیچھے کلکتہ مین آکے راجہ راج کشن بہادر کے مصاحبت مین رہتے تھے

ہی فدا تب سے دیکھکر یہ طپش — خال کا تیرے گالپر نقطہ

چند نون مین کہ تھا ترا یہہ سبق — دال خالی ہی ذال پر نقطہ

ہم ہی رہینگے قبر مین یا دل ہی ای طپش — اسکو ہی گھر جدا ملے یا ہمکو گھر جدا

کڑک ای نالہ مت اتنا کہ پہنچیگی دھمک دلکو — ترحم کر کہ رہتا ہی کوئی بیمار پہلو مین

الٰہی داغ دل روشن رہے یہہ مرتے مرتے تک — کہ کچھ تو ہم قد تاریک مین بھی لیکے جاوین ہم

کم نہوا ان ہدمون پر بھی عالم دلکی مستی کا

ابتک بھی بدبخت وہی ہی لپکا حسن پرستی کا

خاک سے جام کیا جام کو پھر خاک کیا
تو نے کیا کیا نہ کیا ای گردش افلاک کیا

کیا جانئیے کس نے تجھے محبوب بنایا پر جس نے بنایا ہی بہت خوب بنایا

* طرب * تخلص نام چھنو لعل قوم سے کایتھ لکھنؤی بعدہ مذہب اسلام کو اختیار کیا تھا اور مرثیہ خوان ہو گئے تھے *

معطر اُسکے نہانے سے ب کہ آب ہوا حباب مجر ہر یک شیشۂ گلاب ہوا

گئے جان سے گذر ہم جو نہ وعدہ پر وہ بت آیا بہانا اُسکا گویا موت کا اپنی بہانہ تھا

* طرز * تخلص نام گردھاری لعل رہنے والے امروہہ کے قوم سے کایتھ شاگرد محمد قایم کے *

آہ اُس شوخ نے احوال نپوچھا ہرگز گرچہ کا رو تھر چکا یتھر راہ مان دیکھا

* طرہ * تخلص نام طرہ یار خان بنارس کے رہنے والے *

مصور کھینچے گر اُس شوخ کی تصویر کاغذ پر مری صورت بھی ہو زیر قدم تحریر کاغذ پر

* طفل * تخلص نام مرزا عبد المقتدر بہادر عرف مرزا طفل شاہ عالم بادشاہ کی خدمت مین رہتے تھے *

ذات دن مونس جان وحشت تنہائی ہی دل ہی میرا کہ کوئی وحشی صحرائی ہی

* طور * تخلص نام نامعلوم لکھنؤ مین رہتے ہین شعر خوب کہتے ہین اول تامد برق سے رکھتے بعدہ شاگرد ناسخ کے ہوے *

مین جی جاؤن اجل سے آپ آجاوین اگر پہلے یہہ پیغام زبانی خط سے کہنا نامہ بر پہلے

عوض بوسے کے ہمنے گالیان دی ہین کر صاحب نے ذرا انصاف تو کیجے نکالا کس نے شر پہلے

بلا سیا کہتی ہی ہر صبح بہ آواز بلند رزق سے بھرتا ہی رزاق دہن پتھر کے

## * باب الظا *

ہرا نگو تھی پہ عقیق شجری کی ہی بہار تمنے ہاتھون پہ دکھائین ہین چمن پھسترکے

* ظاہر * تخلص نام خواجہ محمد جان دہلوی شاگرد مرزا مظہر جان جانان کے وہ عہد محمد شاہ کا تھا *

ای آہ اسقدر تو گرہے اثر ہوتی ممکن نہ تھا کہ اُسکے دل کو خبر ہوتی

پھر زلیخا نہ نید بھر سوئی جب سے یوسف کو خواب مین دیکھا

* ظاہر * تخلص نام میر محمد دہلوی پیچھے اکبرا باد مین سکونت اختیار کی تھی

یہ تو سب جور و جفا ہوگئی خوگر ہمکو چاہئے اب ستم نو کوئی ایجاد کرو

* ظفر * تخلص نام میر ظفر خان *

شب نظر آیا لب بام پہ پیارا اپنا بارے اب کچھ ہی بلندی پہ ستارا اپنا

* ظفر * تخلص یعنے باد شاہ دہلی اغاز کتاب مین مرقوم ہوا *

* ظہور * تخلص نام لالہ شیو سنگ دہلوی عہد مین محمد شاہ آرام گاہ کے ہوئے تھے *

بہا اس بے بہا کا کیا بھلا ہو سر قاتل پہ جسکا خون بہا ہو

کچھ کٹی وصل مین کچھ ہجر مین گریان گذری کیا مری عمر کی اوقات پریشان گذری

چشم گریان خس سے معمور ہی چاندنی برسات کی مشہور ہی

ظہور اس بات پر مت جائیو زنہار تو اُسکی کہ جو کہتا ہی ہووہ سرو گلر خسار کرتا ہی

* ظہور * تخلص نام ظہور اللہ بیگ توران کے رہنے والے پیدایش انکی ہند کی تھی *

ایسا نہو قاصد کہ مرا کام نہووے گم نامۂ حال دل گم نام نہووے

باب ال عین

* عاجز * تخلص نام عارف الدین خان اکبر آبادی *

تری عمرن کو ای گارو ہمارے اشک خونی سے
پلک کے ہاتھ مین یاقوت کے دانون کے مالے ہین
تری برگشتہ مژگان کا خیال آتا ہی یون دل پر
کہ دکھنی فوج خون بھالے لیئے میدان مین آئے

* عاجز * تخلص نام الف خان

کیا ہوا اگر چشم تر سے خون ناپاک کر رہ گیا باده گلگون کا ساغر تھا جھلک کر رہ گیا

* عاجز * تخلص نام زور آور سنگ قوم کھتری نند رام مخلص کے خویشون مین تھے شاگرد عزت کے

شب مہتاب کس کمبخت کو ہجران مین بھاتی ہی
کہ اسنے گرمئ روز قیامت یاد آتی ہی

* عارف * تخلص نام محمد عارف کشمیری مگر پیدایش انکی دلی کی پیشہ رفوگری کا رکھتا تھا شاگرد مضمون ہم عصر میر اور مرزا کا ہی صاحب دیوان گذرا اشعار اسکے دل چسپ ہین *

ہمیشہ دل پہ خیال نگار گذرے ہی لے سنی خیال مین لیل و نہار گذرے ہی
نگاہ یون دل عارف سے پار گذرے ہی کہ جیسے دوستو صابن مین تار گذرے ہی
دختر رز سے جا کہو کہ ملے ورنہ عارف افیم کھاتا ہی

* عارف * تخلص نام نواب زین العابدین خان بہادر وہ ہادی بھتیجے نواب غلام حسین خان بہادر کے ابتدا مین اصلاح سخن شاہ نصیر سے لیتے

تھے جب وہ حیدرآباد کو چلے گئے تب اسد اللہ خان غالب سے اصلاح لینے لگے شعر خوب کہتے ہاین *

گو مین شوخی مین کون ہی ترے ہمسر بجلی تو گرے نہ مجھپہ ترے قد کی برابر بجلی
غم ہی ابروے بت رنگین اوپین بلپہرا ہو گئی معنوبہ تیغ بہے بہا ہین بل پڑا

وہ پوچھتے ہاین جو جھکے برسے فلک پہ بجلی زمین پہ باران
کہ لرزے روئے ہی کسلئے ڈرسے فلک پہ بجلی زمین پہ باران

جو ہووے مضطر تو پاوے رفعت جو ڈھونڈے پستی تو آبرو ہی
کہے ہی گویا یہ نکتہ ڈرسے فلک پہ بجلی زمین پہ باران

دردل ضعف مین جب یار اُٹھے اور بیٹھے ہی یہ مشکل ترا بیمار اُٹھے اور بیٹھے

* عارف * تخلص نام میر عارف علی امروہے کے سید تھے مرادآباد مین سکونت رکھتے *

رات ساری مجھے دونو کی تسلی مین کٹی ہاتھ دل پر سے اُٹھایا تو جگر پر رکھا

* عاشق * تخلص نام میر برہان الدین شاگرد حسن کے *

اگر ہم باغبان ہوتے تو گلشن کو لٹا دیتے
پکڑ کر ہاتھ بلبل کا گلستان سے اُٹھا دیتے
خوشی سے پھول لے بلبلان کہ پھر یہ گل کہان ہوگا
غنیمت جان اسے ہم کو یہ ہمین تجھکو دعا دیتے
یہ قدر نالۂ بلبل بھلا صیاد کیا جانے
جو عاشق ہو وہی جانے یہ تجھکو ہاین بتا دیتے

پہنچے نہ پاس ہم کبھو اس گلعذار کے دام و قفس مین جاتے رہے دن بہار کے

* عاشق * تخلص نام میر یحییٰ عرف عاشق علی خان *

آنکھ کیون تو نے بھلا ہمسے ملائی پیارے ‍ بجھ گئی تھی سو بھر اب آگ لگائی پیارے

ہفت اقلیم کی شاہی نہاین خوش آتی ہی ‍ خوش نما ہی ترے کوچہ کی گدائی پیارے

صاف دل آرسی سا کوئی نہین لیک منہہ دیکھی آشنائی ہی

* عاشق * تخلص نام علی اعظم خان بیٹا خواجہ محمدی خان کا شاہ گھسیٹا کے مریدون مین تھا اور ترک دنیا کرکے فقیر ہو گیا *

روز و شب یار سے ملا کیجئے چین اب بر نہو تو کیا کیجئے

* عاشق * تخلص نام منشی عجایب رای *

مجھکو دشمن نہ یار نے مارا گردش روزگار نے مارا

جسکی غیرون سے لڑ رہی ہی نگاہ ہماین اسکی کٹار نے مارا

* عاشق * تخلص نام نامعلوم *

فقط تو ہی نہ میرا ای بت خونخوار دشمن ہی

تری کوچہ مین اپنا ہر در و دیوار دشمن ہی

* عاشق * تخلص نام منشی بھولا ناتھہ پنڈت بیٹا راجہ گوپی ناتھہ کا جو دیوان محمد الدولہ کے تھے *

قیس اللہ داں مرا ہر نظر آیا ہمکو جائے ہی دشت مین کیونکر کوچہ دلدار کو چھوڑ

* عاشق * تخلص نام رام سنگ کھتری تلمذ تجلی سے رکھتا بعدہ نصیر کو اوستاد قبول کیا *

حیرت زدہ مین دیکھو ہون یون اسکو بزم مین

تصویر جیسے دیکھے ہی تصویر کی طرف

* عاشق * تخلص نام مہدی علی خان نبیرۂ نواب علی مردان خان صاحب دیوان گذرے *

ابر آتا ہی آفتاب چھپا  ساقیا مت شراب ناب چھپا *

* عاشق * تخلص نام شیخ نبی بخش اکبرابادی بیٹا محمد صالح اور شاگرد نظیر کا *

دام مین لیکر ہمین صیاد پچھتایا بہت  اشتخوان آئی نظر جب بال اور پر کے تلے

* عاشق * تخلص نام مولوی جلال الدین قدیم شاعرون سے ہین

یہہ کسکی نوک مژگان سے پڑا ناسور سینے مین
کہ بند ہنے بھی نہ پایا زخم پر انگور سینے مین

* عاشقی * تخلص نام آغا حسین قلیخان بیٹا آغا علی خان خراسانی کا مگر پیدایش اسکی عظیم آباد کی بزرگ انکے بادشاہی سرکار مین عہدہ رکھتے

حسن سے کہ مین پوچھون ہون مزا عشق کا کیا ہی
رو رو کے یہہ کہتا ہی کہ مین کہ نہین سکتا

* عاصمی * تخلص نام نور محمد دکھنے برہان پور کے رہنے والے *

سمجھے ہین ہم کہ اب کہین تم نے بھی دل دیا  بیٹھے کہین ہو بات کہین اور نظر کہین
آتا تھا تیرے منہہ کے مقابل ہو آفتاب  ایسا گرا کہ تیغ کہین اور سپر کہین

* عاصی * تخلص نام منشی امداد حسین *

مین کس کس شعلہ رو کو سینہ غمناک دکھلاؤن
رہا تھا ایک دل سو جل گیا کیا خاک دکھلاؤن

* عاصی * تخلص نام نامعلوم گررامپور کا رہنے والا ہی *

کمہلائے ہی گرمی سے نگہہ کی وہ گل اندام    واللہ یہہ کیا لطافت کی نازک بدنی ہی

* عاصی * تخلص نام خواجہ برہان الدین خواجہ عبداللہ کے خاندان سے تھے

چمن کی تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا
ہزارون بلبلون کی فوج تھی اور شور غلغل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن مین
بتایا باغبان رو رو کے یہان غنچہ تھا وہان گل تھا

* عاقل * تخلص نام عاقل شاہ شاہ جہان آبادی *

قید بھی یہان کچھ نہین اور چھوٹ بھی سکتے نہین
واہ وا اس دام کو اور آفرین صیاد کو

* عالم * تخلص نام شاہزادہ سلطان محمد شاہ عالم بہادر کے شاہزادون مین سے ہین کلکتہ مین سکونت رکھتے ہین *

ریزش ابر قلم ہی کیون نہ دیوان سبز ہو
کیون نہین فصل بہاران مین گلستان سبز ہو

* عالی * تخلص نام نامعلوم امیر تیمور کے خاندان سے تھے اور شاگرد ذوق کے *

صریح اسکو اگر حال دل جتانے کے    تو کیا غزل مین بھی پردہ کے ہم سنانے کے

* عالیجاہ * تخلص نام نامعلوم خلف نواب نظام الملک بہادر کے تھے

رات دن اشک سے آنکھون مین تری رہتی ہی
شاخ نرگس اسی پانی سے ہری رہتی ہی

* عبد * تخلص نامعلوم *

بجز رفاقت تنہائی آسرا نرہا  سوائے بیکسی اب کوئی آشنا نرہا
* عبد * تخلص نام عبد اللہ دکھنی عہد مین میرو مرزا کے تھے اور
مصنف مثنوی در المجالس کے *
کہون مین کس سے یہہ دکھ یار کی جدائی کا  دوا پذیر نہین درد آشنائی کا
* عبرت * تخلص نام ضیاء الدین رام پور کے باشندہ صاحب
دیوان قصۂ پدماوت کو نظم اُردو مین آدھا لکھا تھا کہ اس دار فانی سے
شربت وفات کا پیا *
بیتاب کوئی شی نہین سیماب کی مانند  پر وہ بھی نہو گا دل بیتاب کی مانند
مین مثل کتان چاک کرون جامۂ تنکو  آئے جو سر بام تو مہتاب کی مانند
کس بحر کی امداد کو جاتا ہی تو ای اشک  یکدست رواں یون ہی جو سیلاب کی مانند
عبرت تو عجب طور سے باندھے ہی مضامین  ہر بحر غزل مین دُر خوش آب کی مانند
* عبری * تخلص نام اسحاق صاحب ساکن کلکتہ شاگرد مجیب کے *
اشک می شیشۂ جگر چشم ہی میخانہ بنی  دیکھئے اب ہمہ تن غیرت میخانہ ہوا
* عبیدی * تخلص نام مولوی عبد اللہ متعلمین مدرسۂ کلکتہ سے
ہو رہئے خون ہی بت بے پیر آج  سر پہ آیا کھینچتا شمشیر آج
* عرفان * تخلص نام میر عباس باشندے لکھنؤ کے علم تواریخ
سے خوب ماہر اور اشعار اُنکے پسند خاص و عام کے ہین *
لب جاناکی جنبش صاف اعجاز مسیحا ہی  جو ہان تنگ اُسکا غنچۂ تصویر گویا ہی
یہہ خال نہین ابروے خمدار کے نیچے  زنگی ہین کو قضا لائی ہی تلوار کے نیچے
نہین یہ سبز جامہ تن پہ ہی زنہار گردن تک  وہ گھایل ہون لگاہی مرہم زنگار گردن تک

صفائی تن سے یہہ عالم ہی شب خوابی دو پتے مکا
کہ جسکے رنگ سے یہہ چادر مہتاب میلی ہی

* عزت * تخلص نام نیاز علی خان بہادر حیدرآباد کے نواب زادہ ہین
حال کلکتہ مین وارد ہین *

حسن دو روزہ پہ نازان ہی عبث تو گلرو
ایک دن ہوگی خزان تیری بہار آپ سے آپ

* عزیز * تخلص نام شاہ عزیز اللہ عارف شعر فرماتے تھے *

درتا نہین ہون بانک و کٹاری کے زخم سے بانکی نگاہ دیکھہ تری تل گیا ہون مین

* عزیز * تخلص نام بھگوان داس انکے بزرگونکا وطن جونپور ہی
مگر انکی پیدایش دلی کی اور انکو تلمذ خواجہ میر درد سے تھا سنہ ۱۱۹۶
ہجری مین الہ باد مین رہتے تھے *

کرتے نہ یار اگر دل کو صاف کینہ سے عزیز و موت بھلی پھر تو ایسے جینے سے
اس رات تو فرقت سے میرے جی پہ بنی ہی ہر ایک ستارا مجھے ہیرے کی کنی ہی
جو دم کہ نکلتا ہی سو ہی تیر ہوائی جو سانس کہ پلتے ہی سو برچھی کی آنی ہی

* عزیز * تخلص نام مہاراجہ سنار ناتھہ *

ضعف سے ہر رگ تن جسکی ہو تار بستر کیونکہ بستر سے وہ بیمار اٹھے اور ہاتھے

* عزیز * تخلص نام شیو ناتھہ دہلوی *

لیا دل ایک نگہہ مین دلربائی اسکو کہتے ہین کیا بیگانہ سب سے آشنائی اسکو کہتے ہین

* عزلت * تخلص نام سید عبد الولی بیٹا مرشد حضرت سعد اللہ
متوطن سورت کے *

فقیرو نسے نہو بیرنگ لالہ فصل ہولی ہی
ترا جامہ گلابی ہی تو میرا خرقہ پھگوا ہی

* عسکری * تخلص نام عسکری باشندہ مرشدآباد اور شاگرد شاہ قدرت اللہ کے *

کہنے کو اِدھر اُدھر گئے ہم تجھے تیرے طرف جدھر گئے ہم

* عشاق * تخلص نام نامعلوم *

خط سے زیادہ اور ہوا حسن یار کا آخر خزان نے کچھ نہ اُکھارا بہار کا

* عشرت * تخلص نام غلام علی باشندہ بریلی کے صاحب دیوانِ دل چسپ شعر کہتے قصہ پدماوت کا جو غبرت سے رہگیا تھا اُسے زبانِ اُردو مین مرتب کیا اور شاگرد سودا کے *

شب وصال مین دلپر قلق ابھی سے ہی سحر ہی دور مرا رنگ فق ابھی سے ہی
مین کہہ چکا ہی نہین حال دل کا اُسکی طرف ہوائے شوق مین اُڑتا ورق ابھی سے ہی
ہنوز دفن ہوا ہی نہین ترا بسمل کہ زلزلے مین زمین کا طبق ابھی سے ہی
کسی نے شام کے آنیکو کیا کہا عشرت کہ پھولی آپکے منہہ پر شفق ابھی سے ہی

* عشق * تخلص نام رکن الدین معروف شاہ گھسیٹا عظیم آباد مین عزت دار شخص تھے اور خواجہ محمدی خان کی سرکار مرشدآباد مین رہتے پیچھے اپنے بزرگون کے طور پر لباس فقیری اختیار کرکے سنہ ۱۱۹۰ ہجری عظیم آباد مین آکر مسکونت کی اور اپنے کو عشق حقیقی و مجازی سے خالی نہین رکھتے تھے

ہمنے تو خاک بھی دیکھا نہ اثر رونے مین عمر کیون کھوے ہوای دیدۂ تر رونے مین
تجھکو پھرای بت بیرحم خبر کرتے ہین یعنی آج ادم آخر ہی سفر کرتے ہین

تو ساتھ ہو حسرت دل محروم سی نکلے    عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے

کوئی یار کی طرف کوئی گلزار کی طرف    اور مین ہون دیکھتا در دیوار کی طرف

بجلی پڑے خدا کرے آئینہ ساز پر    منہہ دیکھ اپنا ہمسی وہ بیزار ہو گیا

ترے عشق مین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا    ندیکھا سو دیکھا جو دیکھا نہ دیکھا

وہ آیا نظر بارہا پر کسی نے    یہہ حسرت ہی اُسکا سراپا نہ دیکھا

دیدہ و دل جو کرکے وا دیکھا    حرم و دیر مین خدا دیکھا

اُسکے دامن تلک نہ پہنچے ہم    آپکو خاک مین ملا دیکھا

* عشق * تخلص نام حکیم میر عزت اللہ خان خلف حکیم قدرت اللہ خان قاسم کے

لیا جو ایک مین بوسہ تو کیا ای یار ہوا    خفا نہو ترے صدقے گیا نثار ہوا

جنون ضرور ہی اب مجھسی دست برداری    کہ ایک جیب رہا تھا سو تار تار ہوا

* عشق * تخلص نام شیخ غلام محی الدین رہنے والے میرٹھ کے صاحب دیوان گذرے *

کہی ہی سنکے وہ یون مبتلا کے قصہ کو    کہ خواب ناز کو تازہ یہہ ایک فسانہ ہوا

* عشقی * تخلص نام نامعلوم مرادابادی فقیر تھے *

کوئی تو ہی گلچہرہ کوئی سرو روان ہی    دیکھا جو یہان ایک سی ایک آفت جان ہی

* عطش * تخلص نام احمد بخش باشندے ڈھاکہ جہانگیر نگر کے

ہجوم آہ کی ہی آمد اب تو وادئی دل سی    اُٹھا ہی کاروان یکسان پر خوف منزلسی

یہہ وہ دل ہی کہ جو الجھا رہا تار گریبان سی    یہہ وہ ہی پاؤن جو باہر نہین نکلا سلاسل سی

* عظمت * تخلص نام عظمت اللہ خان بیٹا میر عزت اللہ خان کا

نام عظمت ہی نہ شوکت نشکوہ    کیا ہی اُس نام سے گھبراتا ہون

* عظیم * تخلص نام نامعلوم مگر سپاہی پیشہ تھے *
کچھ نگہہ مین نہاین آتا ہی بجز جلوہ یار جب کہ ہم دل مین عظیم اپنے نظر کرتے ہاین
* عظیم * تخلص نام مرزا عظیم بیگ اول حاتم کے شاگرد بعدہ مرزا رفیع سودا کے شاگرد ہوے سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین رحلت کی صاحب دیوان گذرے
خواہی پیالہ خواہ سبو کیجیو کلال ہم اپنی خاک پر تجھے مختار کر چلے
کل چشم خون فشان سے گلنار پیرہن تھا دامن کا تھا جو تختہ اک تختہ چمن تھا
* علی * تخلص نام مرزا محمد علی بیتے مرزا طپان کے جودت سے کلکتہ مین آکے رہے تھے
خاک پا سے بتان سیمی تن کم نہاین ہی اپنے انجن سے
* علی * تخلص نام مرزا علی قلی صاحب دیوان گذرے *
جدائی مین تری ہم کیا کہین کس طرح جلتے ہاین
بجاے مو بدن سے آگ کے شعلے نکلتے ہاین
* علی * تخلص نام علی محمد خان اعظم الدولہ قوم افغان باشندہ مرادآباد *
دھیان مین لاتے ہاین جب ابھری کسیکی گات ہم
مارتے ہاین تب وہاین چھاتی پہ دونو ہاتھ ہم
* علی حیدر * تخلص اسم مبارک خاتمہ کتاب مین درج کیا گیا
* علی گوہر * تخلص آفتاب تخلص آغاز کتاب مین مسطور ہوا
* عمدہ * تخلص نام سیتا رام کشمیری ہم عصر سراج الدین علی خان کے
مری تابوت پر حاجت نہاین پھولون کی چادر کی
کہ میری نعش پر وہ سرو گلرخسار پہنچا ہی

خراب مجھکو نکر جان آشنا کہہ کر   بُرا کرے ای کسو سے کوئی بھلا کہہ کر
* عمر * تخلص نام معتبر خان دکھنی دکھن کے منصبدارون مین تھے
اور شاگرد ولی دکھنی کے *
بس کرو زلف کو اپنے تہ رکھو کیا اسیرون کو مار ڈالو گے
ایک رسوا بہت ہی شہرت کو رجوع کر کیا آچار ڈالو گے
تل مین دل لیکے یون پکڑتے ہو گویا اب ان تلون مین تیل نہین
* عنایت * تخلص نام عنایت علی خان سے نواب عبدالعلی خان برادر
کوچک عباس علی خان کے *
وہ اگر اور آوے پشت بام کہین   مین بھی کرلون اُسے سلام کہین
* عندلیب * تخلص نام لالہ گوبند سنگ شاہجہان آبادی حال کلکتہ
مین رہتے شاگرد امیر حسن خان بسمل کے اور مصنف قصہ نغمہ عندلیب کے
عرش سے فرش تلک فرش سے افلاک تلک جس طرف جاے نظر جلوہ ہی اُسکا پیدا
* عیاش * تخلص نام میر یعقوب لکھنؤ کے رہنے والے *
خنجر بیداد کو سنگ فغان پر تیز کر   وقت قتل اتنا ترحم مجھپہ ای خونریز کر
پیر میخانہ یہی کہتا ہی ہر ایک رند کو   صحبت زاہد سے جتنا ہوسکے پرہیز کر
* عیاش * تخلص نام خیالی رام دلی کے کایتھون مین سے تھے اور شاگرد
شاہ نصیر کے *
جام ہی ہاتھ مین اور شیشہ ہی زیر بغل نہین عیاش کو اب بزم خرابات سے چھوٹ
* عیاض * تخلص نام محمد امین مصنف نجات نامہ کے *
اول کچھ نہ تھا وہ نرنکار تھا   دو جگ کا وہ پیدا کرنہار تھا

* عیان * تخلص نام مرزا ہاشم علی مرزا کاظم علی جوان کے بیٹے *

خوش اداؤن کے ہر اک دم ناز اُٹھایا چاہئے جب وہ اُٹھین پانون پر سر کو رکھا چاہئے "

* عیسی * تخلص نام طالب علی باشندہ لکھنؤ *

دلگرفتہ ہون کرو تنگ ہو کے مین آزاد کیا مجھکو کیسا نہ ہی چمن کیا خانہ صیاد کیا

* عیش * تخلص نام مرزا احمد حسین رضا شاگرد سوز کے باشندے لکھنؤ کے

کیا ہی یہہ قطرہ قطرہ دے ساقی ایک بار ہی تو بھر کے جام کہین

یہہ غزل عیش ہی تصدق سوز مجھسے ہوتی تھی انصرام کہین

* عیش * تخلص نام خدا بخش *

جب سے دیکھا ہی تمھارے چہرۂ پر نور کو

کر تک شب تاب سمجھا ہون چراغ طور کو

* عیش * تخلص نام مرزا محمد عسکری دہلوی بھتیجا مرزا علی نقی شہر

اپنے کا اور نواب حسین قلی خان کے طرف سے جہانگیر نگر کا اُس

وقت پیر نیکی مرشد آباد مین سکونت اختیار کی تھی *

بات اب امتحان پر آئی قصہ کوتاہ جان پر آئی

ہی دلکو مرے راہ ترے دلسے خبردار لگ جاوے مبادا نہ کہین دل مدل آتش

* باب ال غین *

* غازی * تخلص نام نامعلوم دکھن کے موزونون مین تھے *

تمھین مژدہ ہی دیوانو مقرر پھر بہار آئی کہ بوئے گل سحر دوش ہوا پر ہو سوار آئی

* غافل * تخلص نام راے سنگھ *

وصف کرتا ہی اُن لبون کا جب غافل اُسوقت لعل اُگلتا ہی

* غافل * تخلص نام بختاور سنگ مرادآبادی *

بیمار عشق کی نہ دوا ہو طبیب سے    مرجائے یا جیے کوئی اپنے نصیب سے

* غالب * تخلص نام نواب اسد اللہ خان بہادر المخاطب بہ مرزا نوشہ دہلوی اور نواب مہتاب جنگ کے عہد مین مرشد آباد اور کلکتہ مین آئے تھے فارسی اور ریختہ شعر خوب فرماتے ہین اور انکے اشعار اسد تخلص کے ہمراہ بھی لکھے گئے ہین *

پھر کچھ اک دل کو بیقراری ہی    سینہ جویائی زخم کاری ہی

پھر جگر کھودنے لگا ناخن    آمد فصل لالہ کاری ہی

چشم دلال جنس رسوائی    دل خریدار ذوق خواری ہی

پھر اُسی بیوفا پہ مرتے ہین    پھر وہی زندگی ہماری ہی

پھر کھُلا ہی در عدالت ناز    گرم بازار فوجداری ہی

ہورہا ہی جہان مین اندھیر    زلف کی پھر سرشتہ داری ہی

دل و مژگان کا جو مقدمہ تھا    آج پھر اُسکی روبکاری ہی

بیخودی بے سبب نہین غالب    کچھ تو ہی جسکی پردہ داری ہی

ہمسے کھلجاؤ بوقت مے پرستی ایکدن    ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایکدن

دھول دھپا اُس سراپا ناز کا شیوا نہ تھا    ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایکدن

* غالب * تخلص نام مکرم الدولہ بہادر بیگ خان بھتیجے نیاز بیگ خان کے

رہتے ہین آئینہ سے ہمیشہ دوچار آپ    تنہا ہی لوٹتے ہین یہہ ساری بہار آپ

* غالب * تخلص نام نواب مرزا امان علی خان باشندے عظیم آباد کے چندمدت سے کلکتہ مین آرہے ہین *

خنجر مژگان کی دکھلا آج برّانی مجھے ۔ آئینہ تجھکو مبارک چشم حیرانی مجھے
سلطنت سے ہی کہین غالب میسر ہوا اگر ۔ آستان سرور عالم کی دربانی مجھے

* غالب * تخلص نام غالب علی خان نبیرہ دوندے خان کے *

جان باب ہین تری اس چشم کے بیمار بہت
تیر مژگان سے ہوئے ہین جگر افگار بہت

* غالب * تخلص نام طالب جنگ دہلوی بیتے نیاز بیگ کے سنہ ۱۲۱۸ ہجری مین فوت ہوئے *

نغمہ بلبل کا ہی کیا زاغ و زغن کے نزدیک
ہوتی ہی قدر سخن اہل سخن کے نزدیک
ہی جو اعجاز مسیحا کی حکایت مشہور
کچھ بڑی بات نہین تیرے سخن کے نزدیک
وزد ہو یا کہ می صاف پلا ای ساقی
سب مساوی ہی اب اس تشنہ دہن کے نزدیک

* غربت * تخلص نام شیخ نصیرالدین احمد کشمیری مگر پیدایش انکی دلی کی صاحب دیوان فارسی کے *

حال دل شوریدہ کہون کس سے مین غربت
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

* غربت * تخلص نام حکیم غلام نبی باشندے رامپور کے میان رافت سے فیض سخن حاصل کیا اور صاحب دیوان تھے *

عکس رخ اسکا سمجھکر آئینہ پر آئینہ ۔ توڑتا ہی آئینہ گر آئینہ پر آئینہ
عہد مین تیرے اگر ہوتا تو ای آئینہ رو ۔ کھینچتا تجھکو سکندر آئینہ پر آئینہ

مین کہا سینہ بسینہ ہو جیئے اسطور سے    جیسے رکھتے ہاین ملا کر آینہ پر آینہ
بولا اس نازک سی چھاتی پر یہہ سینہ قہر ہی    چاہئے پتھر پہ پتھر آینہ پر آینہ

بس از پیام اجل یار کا پیام آیا
سلامتی گئی اپنی تو جب سلام آیا

* غربت * تخلص نام نامعلوم مگر مراداباد کے رہنے والے تھے *

گھر چھٹتا شہر چھٹتا ایک نہ چھوٹتا غم عشق    ہم تو غربت کی اسی ہنکے دیوانے ہاین

* غریب * تخلص نام محمد زمان *

تیری بغل مین دل پہ جو یہ داغ ہی غریب    حسرت چمن کی کا ہیکو یہ باغ ہی غریب

* غریب * تخلص نام میر محمد تقی دہلوی نواب عالیجاہ میر محمد قاسم خان کے ملازمون سے تھے *

الہی مت کسیکے پیش درد انتظار آوے    ہمارا دیکھئے کیا حال ہو جب تک کہ یار آوے

* غضنفر * تخلص نام غضنفر علی خان عرف میان کھیلو نبیرہ غلام حسین خان کروری کے اور شاگرد جرات کے لکھنو مین سکونت رکھتے تھے *

تصور مین ہو اُس سے دو بدو ہم    کیا کرتے تھے پہرون گفتگو ہم
گیا اب وہ گریبان ہی کہ جس سے    سدا رہتے تھے مشتاق رفو ہم
نہ آیا مرتے دم بھی وہ غضنفر    چلے دنیا سے کیا پر آرزو ہم

* غفلت * تخلص نام غفلت آخوندزادہ باشندے رامپور کے اور خواہرزادے کرم خان کے شاعر زبردست اور صاحب دیوان تھے انکو تلمذ طالب سے ہی *

سکندر آئے زمین ناپتے جو طالب گور    صدا یہ کان مین پہنچی وہان تربت سے

بس اب نہ کیجیے گام و ربسن سے پیمایش    یہاں کی ہو گی مساحت جریب قامت سے

* قطعہ *

جو آیا خواب تو دیکھا کہ مردمان جہان    پرستش اپنی و عجز و نیاز کرتے ہین
کھلی جو آنکھ تو پہونچہ چارپائی کے    جناز لے کے لیئیے انسان نماز کرتے ہین
کرتا تھا یہی تیشہ فریاد کئی دن سے    لو سو رہو جاگے ہو فرہاد کئی دن سے

* غالم * تخلص نام راجہ گوپال ناتھہ بیٹا مرزا راجہ رام ناتھہ کا جو حضرت شاہ عالم کے مقربون سے تھے *

جو ہم بستر کبھو ہم ہون غلام اس خوب صورت کے
نہ لین واللہ تا روز قیامت دوسری کروت

* غلامی * تخلص نام شاہ غلام محمد قدیم شاعرون مین اور حاتم کے دوستون مین تھے درویش صورت دلی مین شاہ کان کی درگاہ کے پاس تکیا رکھتے تھے *

کل جسکے نگہہ تیر سی بر ما ہوئے دلبر    پھر آج وہی دورسے قاتل نظر آیا

* غم * تخلص نام میر محمد اسماعیل باشندے مرشد اباد کے *

مین ہون اور نالہ شبگیر ہی اللہ اللہ    سنگ دل کا فریب پتیر ہی اللہ اللہ
تصور کرین مار نا اور اکالیان دینا ہردم    عاشقی مین یہی توقیر ہی اللہ اللہ
مین مرون غم مین ترے تجہکو تصدق ہوئی ہو مجھے    کیا بری میری یہہ تقدیر ہی اللہ اللہ

* غمگین * تخلص نام میر سید علی بیٹا میر سید محمد اور بھائی شاہ نظام الدین احمد قادری کا *

تونے صیاد نیا ظلم یہہ ایجاد کیا    بال و پر توڑ قفس سے مجھے آزاد کیا

* غنی * تخلص نام شیخ عبد الغنی رہنے والا سہارن پور کا *

پیدا ہین ہر اک چیز سے لاکھون ہی فواید  یہان ہمنے خس وکاہ بھی بیکار نہ پایا

* غواص * تخلص نام معلوم نہوا دکھن مین رہتے تھے *

ترا منہہ دیکھہ بلبل پھول سے بیزار ہوجاوے
اگر گل تجھہ تلک پہنچے گلے کا ہار ہوجاوے

* غیرت * تخلص نام نامعلوم مگر جرأت کے شاگرد تھے *

یا کسی ڈھپ سے آپ آؤ جی  یا ہمین کو کہین بلاؤ جی
جان آنکھون مین آرہی ہے جان  آ تو صورت ہمین دکھاؤ جی
زندگی سے ہان تنگ آیا ہون  بس اب آگے تو مت ستاؤ جی
وہ بایگارے ہزار تم غیرت  آپ اُسے بنائے جاؤ جی

* باب الفے *

* فارغ * تخلص نام لالہ کندسنگ کھتری تھا رہنے والا دلی کا مگر اسلام قبول کرکے مرید مولوی فخرالدین سے ہوا تھا اور شاگرد حاتم کا آخر بریلی مین رہا صاحب دیوان گذرا *

قطرہ اشک آنکھون سے جو نکلا سو گوہر نکلا  بعد مدت کے مری چشم کا جوہر نکلا

* فارغ * تخلص نام میرزا احمد خان مہاین پوری شاگرد میر محمد خان بعروز کے

خط لیکے اُس سے جو مرے نامہ بر آئے  یہان شرم سے آتے نہین اور اپنے گھر آئے
کیا چین ہے جا قبر مین آرام کرون گا  دم بھر بھی اگر موت سے وہ پیشتر آئے

* فارغ * تخلص نام فارغ شاہ باشندہ بریلی کا *

ممکن نہین کہ حرف قضا ہوسکے ہین سے دور  جب نقش ہوچکا نہین ہوتا نگین سے دور

* فخر * تخلص نام میر فخرالدین بیٹا شرف الدین علی خان تذکرہ نویس کا اور شاگرد مرزا محمد رفیع سودا کا بہ سنہ ۱۱۹۲ ہجری لکھنؤ مین رہتا تھا *

گذرینگے دن جو یون ہمین دو چار روتے روتے
گر گر پڑینگے سقف و دیوار روتے روتے
مین نام عاشقی کا لاؤن نہ پھر زبان پر
تھم جائے گریہ چشم خون بار روتے روتے

* فدا * تخلص نام سید امام الدین دہلوی شاگرد مرتضی قلیخان فراق کے عہد مین نواب علی وردی خان کے بنگالے مین آکر سکونت اختیار کی تھی
ہوا ہی جب سے وہ بے مہر دور آنکھون سے   گیا ہی تاب و توان دلسے نور آنکھون سے
ہمکو فدا مال نہ زر چاہئے   مہر کی تک اُسکی نظر چاہئے
دل جبسے فدا ہے دوست دیکھا ہمنے   کیا جور و جفائے دوست دیکھا ہمنے
دشمن کا تو دوست دوست کا دشمن   کوئی نہ سوائے دوست دیکھا ہمنے

* فدا * تخلص نام مرزا فدا حسین بیٹا آقا مرزا اور نبیرہ نواب حاتم خان کا *

نہین کھاتا وہ قسم غیر کے گھر جانیکی   سچ جو پوچھو تو یہی بات ہی مر جانیکی

قسم تو کھائی ہی بولنے کے پہ مجھکو دیجئے جواب اتنا
کہ کیا کیا ہی وہ جرم ہمنے ہوا ہی جسپر عتاب اتنا
شق جو قبرین ہین اُنہین سمجھو نہ گل کا اضطراب
مر مٹے پر بھی نہین مٹتا ہی دل کا اضطراب

ناکام کیا رہینگے کچھ کام کر رہینگے   بدنام ہونگے تو بھی ایک نام کر رہینگے

سحر کو فکر معاش اور شب کو عشق بتان ہمیشہ دل کو رکھے ہے ہوس تہہ و بالا

* فدا * تخلص نام نامعلوم *

مست شراب و بند قبا وا کئیے ہوئے پوچھا مین اسطرحسے چلے ہو کہان میان

بولا وہ لیکے تیغ کو غصے سے ہاتھہ مین سنتا ہی بے یہہ کون زبان ہی میان میان

* فدا * تخلص نام سید محمد علی عرف فدا شاہ باشندے بریلی کے *

اُس سے مین اور مجھسے وہ باہم رہا ایک مدت تک یہی عالم رہا

* فدا * تخلص نام میر عبد الصمد دلی مین طالب العلم تھے *

جو درد دل کا کہون یار کو مین لے کاغذ تو اشک یہان تلک آمدے کہ بہ چلے کاغذ

* فدا * تخلص نام لچھمی رام باشندے دلی کے اور تلمذ

خوداسے رکھتے تھے *

کہا جو اُنسے کہ مین دل تو کر چکا ہون فدا تو ہنسکے بولی ابھی تجھمین جان باقی ہی

* فدا * تخلص نام عاقبت محمود خان صدر الصدور *

جون شمع ضبط نالہ تو مین نے کیا فدا پر بس چلا نہ گریۂ بے اختیار سے

* فدا * تخلص نام مرزا عظیم بیگ تاجر تھے *

یار گوشے مین ہی اور عیش سے مایوس ہی نقش پا تک بھی مرا در پے جاسوس ہی

* فدوی * تخلص نام عظیم الدین سوداگر *

* رباعی *

مجھہ پہ یہہ ظلم یہہ جفا باعث کچھہ تو مین بھی سنون بھلا باعث

ایک تقصیر بھی تو ثابت ہو بے جہت رہتی ہو خفا باعث

* فدوی * تخلص نام نامعلوم مگر عظیم آباد مین رہتے تھے *

شب ہجران کی اور تو فدوی ہم سے تقریر کر نہین آتی
پر یہہ وہ رات ہے کہ جسکی ہائین صبح ہوتی نظر نہین آتی

* فدوی * تخلص نام محمد محسن بیٹے میر غلام مصطفی لاہوری کے مگر اتفاق سے شاہ جہان آباد مین آئے تھے اور شاگرد آبرو کے صاحب دیوان گذرے وہ عہد فرخ سیر بادشاہ کا تھا *

کل ہے یارب سب کی تیرے ہاتھہ محمان پھیر دے
اُسکے دل مین مہر دے اب یا مرا دل پھیر دے
زندگی سے سیر ہے دل صید کا تیرے بس اب
دیر کیا ہے لے چھری گردن پہ قاتل پھیر دے

ڈبویا چشم نے دکھلا کے تجھکو ہمارا جی گیا اُسکا گیا کیا
حادثات فلک سے کھوئے ہین کیونکہ اپنے بجا حواس رکھین
جیتے جی تو نے کیا سلوک کیا جو پس مرگ تجھسے آس رکھین
ملاقاتین تو اکثر اُسے راہین کہ سیر ہوتی ہین نہ کافر دل ہی بھرتا ہے نہ آنکھین سیر ہوتی ہین
ہاتھہ وہ ہی جسمے کہ پہنچے کچھ کسیکے ہاتھہ مین ورنہ خالی ہاتھہ سے بہتر ہے خالی آستین
وہ اور مجھکو یاد کرین مین نہ مانونگا اس نام کے بہت ہین کوئی اور ہوئیگا
فدوی وہ دن کہان جو کہین دل لگائیے اگلے ہی داغ سینہ مین اب یادگار ہین

* فدوی * تخلص نام مرزا بھچو دہلوی عظیم آباد مین آگاہ شاہ گھسیٹا کی خدمت مین رہتے تھے سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین پٹنے مین تھے اور وہان فوت ہوے

وہ دن گئے تپاک کے ہیہات اب کہان وہ بات اب کہان وہ ملاقات اب کہان
دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا یا الٰہی یہہ کسسے کام پڑا

ناتوانی مدد کرے اتنی ۔ تیرے در پر رہوں مدام پڑا
تری ہمنشے تاثیر بس آہ دیکھی ۔ نہ آیا وہ کافر بہت راہ دیکھی

غلط ہی دیدۂ تر سے جو ہم چشمی کرے شبنم
مرا رونا اگر دیکھے ابھی پانی بھرے شبنم

* فدوی * تخلص نام مکند رہنے والا لاہور کا کسی بقال کی اولاد سے تھا نیا مسلمان ہوکر غلامی مرزائی کہلا یا نقال ہی کہ مرزا رفیع سودا سے انکا مباحثہ ہوا تھا اور مرزا نے بقال اور بوم کی مثنوی جو لکھی ہی اسمین اسکا ذکر ہی آخر کو سرکار مین نواب محمد یار خان کی نوکر ہوا تھا اپنی غزل اور قطعہ طویل لکھتا اور ترجمہ یوسف زلیخان کا بھی ریختہ زبان مین کہا ہی شاگرد صابر علی شاہ کا تھا اور مرادآباد مین فوت ہوا *

یہ سرو نہین باغ مین ہی آہ کسی کی ۔ نرگس نہین تکتا ہی چمن راہ کسی کی
ابرو کی تیرے تیغ سے سورج ڈرے ہوئے ۔ پھرتا ہی اپنے منہہ پہ سپر کو دھرے ہوئے
فدوی ہمارے دیدۂ گریان کے فیض سے ۔ اشجار کوہ و دشت کے یکسر ہرے ہوئے

* فدوی * تخلص نام فضل علی *

یار سے ہی لطف مے کا آہ یہ ہو وہ نہو ۔ یہ کوئی محفل ہی ساقی واہ یہ ہو وہ نہو

* فراسو * تخلص نام کپتان اکٹن صاحب قوم فرانس یعنے نصرانی تھا جو شمرو فرانس کی بیگم مسمات زیب النسا بیگم کی سرکار مین تحصیلداری بعہدہ رکھتا تھا اور خیراتی خان دلسوز سے اصلاح سخن کی لیتا تھا *

ہی خواب مین دیکھا تو بظاہر بھی ملینگے ۔ قسمت سے نہ گر خواب کی تعبیر الٹ جاے

* فراغ * تخلص نام محمد فراغ شاہ جہان آباد مین معمای کرتے تھے *

روتا ہی فراغ آج ترے کوچہ مین پیارے • دل تو ر آیے اسطرح نہ زنہار کسیکا

* فراق * تخلص نام مرتضی قلی خان دہلوی محمد شاہ فردوس آرام گاہ کے توپخانہ کے کار پرداز تھے پیچھے مرشد آباد آرہے تھے سرکاری خزانہ کے لیئے راجہ شتاب راے نے انکو قید کیا اور قید خانہ مین وفات کی تھی *

بعد مرنے کے بھی ایک گردش رہی ہمکو مدام
مشت خاک اپنی رہی تھی کچھ سو پیمانہ بنا
انگلیان گھسیں گیں یہان ہاتھون کو ملتے ملتے
لیکن افسوس نوشتہ نہ مٹا قسمت کا

صاف دل کو کیا اور داغ جگر کو دھویا کام کیا کیا نہ مرے دیدۂ تر سے نکلا

* فراق * تخلص نام میان نثار اللہ شاگرد میر درد کے بعدہ ہدایت کے شاگرد ہوئے صاحب دیوان ریختیے کے تھے *

ہر غنچہ مین بو ہی تری ہر گل مین ترا رنگ جب پر بھی تری شکل و شمایل نہین معلوم

دل دیوانۂ عاشق کو ناصح رنج راحت ہی
جراحت پر میرے جو سنگ ہی سنگ جراحت ہی

خنجر لو ہاتھ مین نہ میان تم کتار لو اس صید ناتوان کو نگاہون مین مار لو

* فراقی * تخلص نام پریم کشور نبیرہ راجہ جگل کشور کے *

ہوئین آنکھین گلابی روتے روتے گلابی کی نہ دیکھی شکل افسوس

* فرحت * تخلص نام شیخ فرحت اللہ بیٹے شیخ اسد اللہ کے قاضی مظہر کے فرزندون مین تھے وطن انکا ماوراءالنہر ہی سنہ ۱۱۹۱ ہجری مین مرشدآباد مین فوت ہوئے *

کام ہوسے دیتے دیتے وہ گلفام رہ گیا  چاہے تھا جی جو کام کو سو کام رہ گیا
پہنچا تھا وقت خواب کے بالین تاک تو مین  پر کیا کرون شتاب وہ بیدار ہو گیا
کھولے وہ اگر زلف گرہ گیر ہوا پر  بندہ جا ہے ابھی صورت زنجیر ہوا پر

ترے مژگان کو کب آوے ہے غم عشاق کے دل کا
نہین ہی خنجر قصاب کو کچھ درد بسمل کا
خط کے آتے ہی ہوئی گم خال کی خوبی تمام
آگے طوطی کے کہان سرسبز ہوسکتا ہے زاغ

* فرحت * تخلص نام امیر علی دہلوی انکو تلمذ حکیم میر عزت اللہ خان عشق سے تھا لکھنؤ مین رہتے تھے *

رات کو شمع صفت خوب رلایا اسکو  قصۂ درد جدائی جو کہا یار سے مان

* فرخ * تخلص نام کرامت اللہ خان باشندے لکھنؤ کے *

ہم سے حجاب رخ اٹھا ناز و ادا کے واسطے  اب نہ ترسا او بت ترسا خدا کے واسطے
قتل عالم کرتے ہین بیرحم کیونکر بہر زر  ہمتو پارہ بھی نہ مارے کیمیا کے واسطے
چشم وحشی سے جو دیکھی زلف سودائی کبھی  اور دو حلقے بڑھے زنجیر پا کے واسطے

* فرخ * تخلص نام میر فرخ اٹاوے کے سادات مین سے تھے *

چشم سے نور گیا تن سے توان جی سے صبر  عشق مین تیرے ہوا مجھسے جدا کیا کیا کچھ

* فرخ * تخلص نام فرخ بخش *

ہمارے قتل کی تدبیر بے تقصیر ہوتی ہے  نگاہ پاک کی شاید یہی تاثیر ہوتی ہے

* فرد * تخلص نام واحد الدین عرف خدا بخش باشندے دربھنگا کے
الحال کانپور مین رہتے ہین اور شاگرد مصحفی کے خوش گو ہین *

چرخ کو کب یہہ سلیقہ ہی ستم گاری مین   کوئی معشوق ہی اِس پردۂ زنگاری مین
کبھی کعبہ کبھی بتخانہ ہی مسکن اپنا   دین و مذہب کہون کیا شیخ برہمن اپنا
ناتوانی نے اُٹھا کر جو کیا بال مجھے   شہر کا ناکا ہوا روزن سوزن اپنا
شاعری عیب نہین فرد ہنرمندون کو   ہمعنان علم لدونی سے ہی یہہ فن اپنا
دل ٹکڑے ٹکڑے یار کے رخسار نے کیا   اِس گل نے جو کیا نہ کسی خار نے کیا
وہان چھاتی ہی گدرائی نہو کیونکر یہان گھٹتا
درخت بارور مین باندھتا ہی باغبان گھٹکا

* فرحت * تخلص نام مرزا الف بیگ اجداد اُنکے ولایتی تھے اور ہندوستان مین آ رہے تھے مگر یہہ بہ سنہ ۱۱۹۶ ہجری الہ آباد مین رہتے اور پیشہ سپاہگری کا کرتے تھے *

اُس سے مطلب کی کوئی بات نہونے پائی   مرگئے ہم پہ ملاقات نہونے پائی
گر ہوا وصل تو جون شمع بجز گریہ وسوز   صرف آرام سے اوقات نہونے پائی
جان ہی صرف ضیافت ہوئی اُسکے غم کی   اور کچھ ہمسے مدارات نہونے پائی
بوسے کے لیتے ہی ہم ہوگئے فرصت بیہوش   آرزو کی کوئی پھر بات نہونے پائی
عجب طرح کی دل مین آتی ہین لہرین
جب اُس زلف کا پیچ و خم دیکھتے ہین

* فرقتی * تخلص نام معلوم نہوا مگر باشندے عظیم آباد کے ہین *
چاٹ کر لوہا مرے صفاک کے ساطور کا   ہوگیا سنگ فسان رتبہ مین پتھر طور کا

* فروغ * تخلص نام میر علی اکبر جنکو تلمذ میر شمس الدین فقیر سے تھا شعر فارسی کہتے اور طبابت و نجوم مین دخل رکھتے تھے *

ایسا نالان ہوا شبکو دل بیمار کہ بس　سنکے ہمسایہ پکارا بس دیوار کہ بس
گرچہ مخمور و سیہ مست ہین تیری آنکھین　لیکن ایسی ہین وہ دل لینے مین ہوشیار کہ بس

* فرہاد * تخلص نام میر بہرہ علی فیض آبادی انکو تلمذ میر حسن سے تھا *

مرے چاہے سے وہ بت رام کیا ہوگا　خدا کا گر نہو فرہاد چاہا

* فریاد * تخلص نام لالہ صاحب رام بیٹا لالہ سندر رام کا قوم سے کایتھ رہنے والا لکھنو کا شاگرد سوز کا پیشتر قربان تخلص کرتا تھا بسنہ ۱۱۹۷ ہجری لکھنو مین تھا اور ہمیشہ مشاعرہ مین غزل طرح کی پڑھتا تھا *

دلکو امید رہائی سے اٹھایا ہمنے　عشق کے دام مین جب پاؤن پھنسایا ہمنے

چین پایا وہ بس مرن دل بیتاب نے　گوشۂ مرقد ہمین آغوش مادر ہو گیا
تلخئ ہجران مرے کام آئی آخر روز بد　زہر بھی مین نے پیا تو شیر مادر ہو گیا

* فصیح * تخلص نام مرزا جعفر علی باشندۂ لکھنو فیض سخن ناسخ سے حاصل کیا تھا *

باغ ہو آب روان سایۂ انگور بھی ہو
بس وہ جنت ہی ہمین ہان مگر اک حور بھی ہو
مجھمین ایک عیب بڑا ہی کہ وفادار ہون مین
تم مین دو وصف ہین بدخو بھی ہو مغرور بھی ہو

* فضل * تخلص نام فضل مولی خان باشندے لکھنو کے *

دل خیال زلف سے اسکی زدس مغموم رہی　صبح محشر بھی مجھے شام شب دیجور رہی

* فضل * تخلص نام شاہ فضل علی ہم عصر شاہ نجم الدین آبرو کے تھے

سجن کو مین کہا تنگ منہہ کو دکھلا　کہا آئینہ رو نے منہہ تو دیکھو

مصور گر تری تصویر کو چاہے کر اب کھینچے لگاوے ایکسارا چاند چہرے کے بنانیکو ۔

* فضلی * تخلص نام افضل الدین خان دکھنی قدمان سے تھے جنہون نے دکھنی زبان مین دکھن کے شاہ زادون کی تعریف مین ایک مثنوی کہی تھی

عرق منہہ پہ جون آرسی مین حباب تبسم لبان پر جو موج شراب

* فغان * تخلص نام میر شمس الدین دہلوی *

پردۂ غفلت مین میرے پاس گر اتا ہی خواب

دیکھہ میری چشم ترکو روکے پھر جاتا ہی خواب

خار مژگان کے مرے جیسے ہوئے ہین پاسبان

گرد آنکھون کے مری آنے نہین پاتا ہی خواب

پڑہ کے یہہ مصرع فغان کا اُسنے قاصد سے کہا

یہہ وہ آنکھین ہین کہ جسکو دیکھہ اُڑجاتا ہی خواب

* فغان * تخلص نام اشرف علی خان عرف کوکا خان دہلوی احمد شاہ کے کوکا تھے یعنے دودھہ بھائی میان مصحفی تذکرہ نویس انکا نام حشمت علی خان لکھتے ہین اور گلزار ابراہیم مین اشرف علی لکھا ہی مگر کوکا خان ریختہ گو اور ظریف طبع تھے اور شاگرد میر ندیم کے قدما سے ہین اُنہون نے پورب مین جاکر نواب شجاع الدولہ کی ملازمت حاصل کی ایک روز نواب نے اختلاط سے انکا ہاتھہ جلا دیا اُسوقت یہہ رنج کھاکر عظیم آباد مین گئے اور سرکار مین راجہ شتاب راے کی اقتدار حاصل کیا اور سنہ ۱۱۸۶ ہجری مین اُسی شہر کے اندر شربت مرگ پیا *

ہرچند اب ندیم کا شاگرد ہی فغان دو دن کے بعد دیکھیو اُستاد ہوئیگا

سینۂ عشاق سے پر چاہئے ۔ داغ کے لگانیکو جگہ چاہئے
دل کو تو مدت سے فغان دے چکا ۔ جان بھی حاضر ہی اگر چاہئے
تدبیر کا عبث تو فغان مبتلا ہوا ۔ تقدیر کا مٹتا نہین ہرگز لکھا ہوا
لاکھون اذیتون کے سزاوار ہو چکے ۔ عاشق کہان ہوئے کہ گنہگار ہو چکے
وہ چاہے یا نچاہے فغان آپ چاہئے ۔ اپنی طرف سے ان مرے صاحب نباہئے

* فغان * تخلص نام ظریف خان باشندہ رام پور اور شاگرد میان ضیغم *

ہی شکن چین جبین ہے ابروے خمدار مین ۔ آگیا بل اندنون قاتل تری تلوار مین

* فقیر * تخلص نام میر شمس الدین دہلوی زمانے مین شاہ عالم بادشاہ کے ہوئے حج کو گئے تھے وقت بازگشت کے دریا مین غرق ہو گئے شعر فارسی بھی کہتے تھے *

اپنی غرض دید سے یہان کام تکلف سے نہین ۔ خواہ ادھر بیٹھ گئے خواہ ادھر بیٹھ گئے
خال تیرے بیاض کرون پر ۔ نقطۂ انتخاب ہی گویا

* فقیر * تخلص نام میر فقیر اللہ شاہ عالم بادشاہ کی حضور مین معزز تھے دوہرہ اور کبت بھی کہتے *

میرے سحاب چشم کو نیسان پہ ہی شرف
ہی کونسی گھڑی کہ یہہ گوہرفشان نہین

* فقیہ * تخلص نام معلوم نہوا *

ہمنے افلاک کو سو رنگ بدلتے دیکھا ۔ پر یہہ قسمت کے نوشتہ کو نہ ٹلتے دیکھا

* نگار * تخلص نام میر حسین نبیرہ فقیر اللہ کے مرزا اسد اللہ خان

لب بھی تربیت پائی تھی *
کرتا ہی غنچہ تیرے دہان کی برابری    شاید یہ اپنی بھول گیا ہی دہن کی بو

* فگار * تخلص نام مرزا قطب علی بیگ دہلوی *

مت پوچھ فگار اپنو مرا مسکن و ماوا    مانند بگولے کی سدا بیوطنی ہی

* فنا * تخلص نام شیخ باقر کالپی کے رہنے والے مدت سے کلکتے مین رہتے ہاین اؤر ریختی بھی کہتے ہاین اپنے اُستادون سے بھر گئے *

بار گوہر سے لچکتی ہی کلائی بار بار    وہ دُر نایاب پہنے ہی جو سمرن آج کل

* ریختی *

کل روپے سونا کو منگوا کر دیئے ٹکسال سے    اشرفی خانم کھوٹی جاکے کندن لال سے

* فہیم * تخلص نام معلوم نہوا *

دم کا مہمان ہی یہہ دم جو دم ہی سو وہ غنیمت ہی
زیست نظر آتی ہی کم جو دم ہی سو وہ غنیمت ہی

* فیض * تخلص نام علی بخش شاگرد مولوی فرد کے *

پاس اُس گلرو کے جب جاتے ہاین ہم    داغ دلپر تازہ لے آتے ہاین ہم
پھینک دیتا ہی خفا ہوکر وہ فیض    نقد جان جب ہدیہ لے جاتے ہاین ہم

* فیض * تخلص نام پنڈت کرپاکشن کشمیری لکھنؤ مین رہتے تھے *

لوٹتے ہی خون مین تہ خاک سے بسمل آکر    دیکھتا میرے تڑپنے کو جو قاتل آکر

* فیض * تخلص نام میر فیض علی دہلوی بیٹا اؤر شاگرد میر محمد تقی کا کبھی کبھی شعر کہتا یہ سنہ ۱۱۹۶ ہجری لکھنؤ مین رہتا تھا *

گل کھا موئے تھے جنکے لیئے جسم زار پر    دو پھول بھی نہ لائے کبھی وہ مزار پر

مُڑی جاتی ہی اُسی طرف جوہر آن کے بیچ
کیا کہا کرتی ہی یہہ زلف ترے کان کے بیچ

## * باب ال قاف *

* قابل * تخلص نام مرزا علی بخت تیمور کے خاندان سے تھے اؤر ابراہیم ذوق سے تربیت پائی تھی *

کیا جو قتل مجھے تو نے آج خوب کیا کہ مین عذاب سے چھوٹا تجھے ثواب ہوا

* قادر * تخلص نام سید خلیل دکھنی ریختہ گوئی مین اُستاد تھے *

خوش لگا جب سے فقر کا کنبل پشم سمجھے ہین شال و دولت کو

* قادر * تخلص نام مولوی عبدالقادر رامپوری جو مرادآباد کے صدرالصدور ہین *

ملنے کو طالب ہوئے تو سرکار مین آوئے خلوت مین نہو حکم تو دربار مین آوئے

* قادر * تخلص نام مرزا قادر بیگ حال کلکتہ مین رہتے ہین *

محو نظارہ ہین آنکھ مین دیکھ نور روے دوست
طایر قبلہ نما سا رخ ہی ہردم سوے دوست

* قاسم * تخلص نام قاسم دکھنی اؤر شاگرد ولی کے *

مین ہار دیا جان تجھے موسری کا ایک دام بھی تجھ سے نہ لیا مول سری کا

* قاسم * تخلص نام ابوالقاسم خان خاندان بادشاہی سے تھے کلکتہ مین بھی آنا ہوا تھا *

خواہش رہی نت وصل کی دیکھا نہ جز فرقت کبھی
سچ ہی کہ ملتا ہی وہی قسمت کا جو مقسوم ہو

بگاڑی ہوئی زلفین تری اس چاند سے منہہ پر    قاسم کو دکھاتی ہین سما چاند گہن کا

* قاسم * تخلص نام حکیم قدرت اللہ دہلوی شعر عاشقانہ کہتے
اور ایک تذکرہ مجموعۂ نغز لکھا ہی *

داغ جو سینہ پہ ہی اپنے درم سے کم نہین    خانۂ دل عشق کی دولت سے مالامال ہی

* قاسم * تخلص نام سید قاسم علی خان متبنٰہ عطا حسین خان
تحسین کے علم موسیقی مین مہارت کامل رکھتے اور لکھنؤ مین رہتے تھے *

مرا ہر آبلہ ہی کہربا کی سبحہ کا دانہ    نہین تو کیون کشش ہی اسقدر کانٹون کو صحرا کے

ایک بوسے کے عوض دین اسنے لاکھون گالیان    بیشتر لذت ملی تقصیر سے تعزیر مین

* قاسم * تخلص نام میر قاسم علی رہنے والے بریلی کے *

یقین ہی العطش گویان دم آخر مرونگا مین
پیاسا ہون ترے آب دم شمشیر بران کا

* قاصر * تخلص نام مرزا ببر علی بیگ دہلوی شاگرد فراق کے تجارت
کرتے تھے عظیم آباد اور مرشداباد اور کلکتہ مین بھی آئے تھے *

اوڑھی جو بادلے کی اسنے رزائی سر پر    برق صدقے وہان ہوتی نظر آئی سر پر

دل سیر مسیحا سے ہی بیمار تمہارا    وارستۂ عالم ہی گنہگار تمہارا

* قابل * تخلص نام معلوم نہوا گنگر رہنے والے کانپور کے اور شاگرد رشک کے

مشتاق ہکو جانکے چشم سیاہ کا    مونہہ آپ وہ چھپاتے ہین تیغ نگاہ کا

ہنستے مین اشک پھول سے رخسار پر گرے    برسا چمن مین ابر خدنگ نگاہ کا

* قایم * تخلص نام قیام الدین علی عرف محمد قایم انکا وطن چاندپور ندیا تھا
مگر جب باوشاہی نوکری کے شاہجہان آباد مین آرہے تھے بہت خوش

خیال اور شیرین مقال تھے اور جو شعر کہتے ہو مرزا رفیع سودا اور میردرد
کو دکھاتے صاحب دیوان ہو گذرے سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین لکھنؤ کی
سیر کو آئے تھے *

نہ بیم غم ہی نہ بشادی کی ہم امید کرتے ہین
قلندر ہین جو پیش آجائے سب کچھ دید کرتے ہین
کہان کا غرۂ شوال و کیسا عشرۂ ذی حج
ہمین ہاتھ آئے مے جس دن ہم اس دن عید کرتے ہین

درد دل کچھ کہا نہین جاتا      آہ چپ بھی رہا نہین جاتا
نہ سہا آسمان سے عشق کا بوجھ      ہمین ہین یہ کہ مگدر بہانتے ہین
بہت جاگے ہین اس محفل مین قایم      کوئی دم اب تو چادر تانتے ہین
کعبہ اگر جو ٹوٹا تو کیا جائے غم ہی شیخ      کچھ قصر دل نہین کہ بنایا نہ جائیگا
ہمنے اسطرح ترے ہجر مین دل شاد کیا      ہچکی گر آئی تو سمجھے کہ ہمین یاد کیا
شمع سان جلنے کو صانع نے بنایا مجکو      جسکے مین ہاتھ پر آیا اسنے جلایا مجکو
مے پی جو چاہے آتش دوزخ سے تو نجات      جلتا نہین وہ عضو جو تر ہو شراب مین

* قبول * تخلص نام عبدالغنی بیگ متوطن کشمیر فارسی شعر کہتے تھے
دل یون خیال زلف مین پھرتا ہی نعرہ زن      تاریک شب مین جیسے کوئی پاسبان پھرے
حاضری بے محل نہین کھاتا      بیگمی ہی پنیر منعم کا

* قتیل * تخلص نام مرزا محمد حسن دہلوی قوم کھتری دین اسلام قبول
کرکے لکھنؤ مین رہتے شیرین زبان اور فصیح بیان فارسی مین اکثر دیوان اور
کتابین تصنیف کی ہین اردو اشعار کہنے پر طبیعت مایل نہ تھی آوایل

کچھ اشعار آئے تھے بقدر انکو دور کیا مگر بعضے لوگ چند اشعار کی نسبت
طرف اُس شاعر موصوف کے کرتے ہین چنانچہ دو ایک انمین سے واسطے
یادگاری کے لکھے جاتے ہین *

ٹھہرا تیرا ظہور خدائے کریم ہی گو جابجا وفور بلا سے عظیم ہی
مجھکو رسوا نکر ای آفت جان بہر خدا بندہ تیرا ہون مین کر رحم نسیان بہر خدا
اُسمین کیا فایدہ گر مجھکو کیا تو نے قتل کچھ بھی انصاف کرای سرو روان بہر خدا

* قدر * تخلص نام محمد قدر دہلوی عہد مین محمد شاہ فردوس آرامگاہ
کے تھے اور باشی مین اوقات بسر کرتے تھے

آج آئے ہو تو رہ جاؤ سجن رات کی رات لیلۃ القدر سے بہتر ہی ملاقات کی رات
عبث تو بیکسی پہ کسلئے ہر وقت روتا ہی نگرغم ای دیوانہ عشق مین ایسا ہی ہوتا ہی

* قدرت * تخلص نام قدرت اللہ دہلوی شعر فارسی اور ریختی
خوب کہتے شاگرد انشا اللہ خان کے سنہ ۱۱۹۶ ہجری تھا کہ مرشد آباد مین
آ رہے تھے صاحب دیوان گذرے *

اُسے کیونکہ پاوین جہان ڈھونڈتے ہین کہ وہ بےنشان ہم نشان ڈھونڈتے ہین
تمنا کو ہی مژدۂ ناامیدی کہ وہ کس جگہ ہم کہان ڈھونڈتے ہین
ہمین دیر و کعبہ سے کیا کام قدرت جہان ہون تجھی کو میان ڈھونڈتے ہین
جب مسیحی دشمن جان ہو تو کب ہو زندگی کون رہ سکتا ہے جب خضر بھگانے لگے
سینہ اُسکا ہی دل اُسکا ہی جگر اُسکا ہی تیر بیداد جدھر رو کرے گھر اُسکا ہی
ہر آن ایک ستم ہی ہر لحظہ ایک جفا ہی کوچہ ترا ہی ظالم یا دشت کربلا ہی

تو کیا ساماں پوچھے ہی کہ تجھ بن کیونکہ گذری
یہہ سر ہی اور زانو آستین اور چشم تر ہی
جس نے غم کھایا ہو سو جانے ہی غم کھانے کی قدر
دل گیا ہو جس کا سو جانے ہی دل جانے کی قدر
اگر آرام چاہے ہی تو کر ترک ہوس قدرت
نکر اندیشۂ اسکندری مت ڈھونڈ دارائی

کس کی نیرنگی یہ برق خاطر مایوس ہی — جو شرر دل سے اٹھا سو جلوۂ طاؤس ہی
صبر و طاقت تو کبہی کے کوچ یہاں سے کر گئے — اب و داغ ننگ ہی اور رخصت ناموس ہی
کل ہوس اسطرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے — کیا ہی ملک روم اور کیا سرزمین طوس ہی
گر میسر ہو تو کس عشرت سے کیجے زندگی — اسطرف آواز طبل اودھر صداے کوس ہی
صبح سے تا شام ہوتا ہی تمہی گلگوں کا دور — شب ہوئی تو ماہرویوں سے کنار و بوس ہی
سنتے ہی عبرت یہ بولی اک تماشا میں تجھے — چل دکھلاؤں تو قید حرص کا محبوس ہی
لیگئی یکبار گی گور غریباں کی طرف — جس جگہہ جان تمنا سو طرح مایوس ہی
مرقدیں دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے — یہہ سکندر ہی یہہ دارا ہی یہہ کیکاؤس ہی
پوچھہ تو انسے کہ جاہ و مکنت و حشمت سے آج — کچھہ بھی انکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہی
ایک ہی پردہ کے یہہ سب سمجھئے تو ہیں الاپ — گر صداے بانگ ہی و رنغمہ ناقوس ہی
کل تو قدرت پاے خم رکھتے تھے تسبیح ریا — آج رہن جام مے یہ خرقۂ سالوس ہی

* قدرت * تخلص نام مولوی قدرت اللہ رامپور کے رہنے والے اور مولف ہندی تذکرے کے *

یاران وہم رفیق و شفیقان و دوستدار — سب آشنا ہیں زندگی کے استعار کے

جب مند گئی یہ آنکھ تو ای دوست بعد مرگ  بیٹھے ہی گرد کون کسی کی مزار کے
لاکھون جلائے مردہ صد سالہ آن مین  فیض دم مسیح ہی اُسکی زبان مین

* قربان * تخلص نام میر جیون شاگرد مرزا رفیع سودا کے پیشہ سپاہ گری کا کرتے فیض آباد مین ناگاہ فوج کمپنی بہادر نے گرفتار کیا اور رو لاورانہ لڑکر مرے

یون بند قبا کہان گئے جو آن مین گل کے  کیا پھونک دیا تو نے صبا کان مین گل کے
کیا کچھ دل بلبل پہ کرے دیکھئے یہ عشق  سو چاک دیئے جسنے گریبان مین گل کے

* قربان * تخلص نام میر محمدی بیٹا میر کالو کا تربیت سخن ثنا اللہ خان فراق سے پائی تھی *

کسیکی برگشتہ نگہ کا ہون مین بیمار کہ آہ  یہان مسیحا کی ہوئی جاتی ہی تدبیر اُلٹی

* قربان * تخلص نام میر قربان علی عظیم آبادی بیٹا میر محمد قاسم اور شاگرد قدرت کا *

نکالون کیون کہ دلسے اُس کمان ابرو کے پیکان کو
کہ آزردہ نہین کرتا ہی کوئی اپنے مہمان کو

* قرار * تخلص نام جان محمد سرکار مین وزیر الممالک بہادر کی خدمت رکھتے تھے اور اشرف الدین ماول سے تربیت پائی تھی *

ہی ناز سے اُسکے یہی پیغام قضا کا  کیون نام کیا آپ نے بدنام قضا کا

* قرار * تخلص نام میر حسین علی دہلوی شاگرد میر نصیرالدین زنج کے

کس طرح قرار اُس سے کرون درد دل اظہار  سنتا ہی نہین وہ بت مغرور کسیکی

* قرین تخلص کوئی کشمیری شاگرد حسرت کا اور لکھنؤ مین رہتا تھا

پیارے بیوفا یا با وفا ہو  غرض تم دلکے لینے مین بلا ہو

* قسمت * تخلص نام شمس الدولہ خلف نواب بارگاہ قلیخان کے
مرثیہ خان تھے اور شاگرد جعفر علی کے *

الٰہی یا ہمارے دامن دلدار ہاتھ آوے نہین تو ہاتھ کی اُسکے جو ہی تلوار ہاتھ آوے
اگر تسبیح ہاتھ آتی نہین ہی تیرے ای قسمت تو دانہ توڑ ڈال اُسکے کہ پھر زنار ہاتھ آوے
گروہ بت کافر شب ہ بام پر آوے یک ماہ دویم ماہ فلک کو نظر آوے
نہین اب زیست کی صورت بقول مصحفی قسمت
نہ قاصد ہی نہ نامہ ہی نہ پیغام زبانی ہی

* قطب * تخلص نام نامعلوم *

شب کو خیال مین مرے پاس جو آیا بیرا مین نے پوچھا کہ صنم کسنے منگایا بیرا

* قانع * تخلص نام نامعلوم باشندے کالپی کے *

ہاتھ بھی باندھ چکے پانون پہ سر دھرتے ہین جو تمھین چاہئے تھا چاہ سے وہ کرتے ہین
گو مری جان زمانہ ہی تمھارا گاہک کوئی مانجائے گا ہم کو بھی ہمارا گاہک

* قلندر * تخلص نام لالہ بدہ سنگہ بسبب عشق کے اپنی ذات سے
نکل گئے. قلندری وضع مین اوقات بسر کرتا تھا *

قلندر وقت مرنے کے جو یار آیا تو کیا حاصل جو اتنی عمر گذری تھی تو یہہ بھی دم گذر جاتا
بے نصیبی پہ تو دل اپنی عبث روتا ہی جو لکھا کاتب قدرت نے وہی ہوتا ہی

* قمر * تخلص نام نامعلوم صاحب دیوان گذرے ہین *

ہر پر ہی سو بلا شب ہجران علی الخصوص
میرے ہین سب عدو دل نالان علی الخصوص
دنیا مین جو محتاج نہین نان کا لوہا سو اُسکے وہ خنجر کے ہی مژگان کا لوہا

واں آسمانہ فریاد سے نہ آہ سے ہو ترم کس کوہ کا وہ سنگ ہے کس کان کا لوہا

* قمر * تخلص نام مرزا قمرالدین عرف مرزا حاجی مہین پوری اؤر مرزا تقی سے تربیت پائی تھی *

بیجا نہین ہے کچھ مرے قاتل کا اضطراب دیکھا تھا اُسنے کب کبہی بسمل کا اضطراب

* قمر * تخلص نام مرزا قمر عرف طالع میان بیٹا مرزا ایزد بخش بہادر معروف بہ مرزا ایلچی کا اؤر حافظ عبدالرحمن خان سے تلمذ رکھتا تھا *

بعد مدت خط لکھا ہے یار نے خط نے مجھے تو بھی ابتدای قمر شکوہ نکے دفتر کھولدے

* قناعت * تخلص نام مرزا محمد بیگ لاہوری بیٹا حسن بیگ اؤر شاگرد مرزا جعفر علی حسرت کا بہ سنہ ۱۱۹۶ ہجری لکھنؤ مین تھا *

درد ہجران اب رہا پیارے ستانے سے مجھے کیا خوشی حاصل ہوئی ہے تیرے آپ ستانے مجھے
زیست اب مجھ جلن بلدب کی سبکو لگتی ہے بری فایدہ یہہ کچھ ہوا ہے دل لگانے سے مجھے

* قوت * تخلص نام مرزا احمد علی بیٹا میان جرات کا *

گوندھا کرو نچوڑے بال اپنے طشت مین آتے آتے طشت پر گوہر بنے اؤر قوت جاے

* قیس * تخلص نام مرزا محمد علی بیگ عرف مدار بیگ خلف مرزا مدار علی بیگ سوداگر اُنکے بزرگونکا وطن مشہد مقدس تھا مگر یہہ رہتے لکھنؤ مین اؤر شاگرد جرات کے *

بات گئی ہاتھ پھر آتی نہین یار کیا جانتو جاتی نہین
جب سے ہوا غیر کا وہان بند و بست خیر و خبر دلکی کچھ آتی نہین
جب سے لگی اُس بت کا فرسے آنکھ موت تو کیا نیند بھی آتی نہین
داغ پہ تو داغ جو کھاتا ہے قیس کیا تری پتھر کی تو چھاتی نہین

شدت شوق سے یہان جان چلی جاتی ہے   وہان وہی ناز کی اک آن چلی جاتی ہے
کوئی جھڑکی ہمین دے ہے کوئی دے ہے دشنام   عشق مین اپنی بھی گذران چلی جاتی ہے

رہی تن من کی سرہ ہمکو نہ جنکی یادگاری مین
بھلا وین وہ ہمین پتھر پڑین پھر ایسی یاری مین

* نیصر * تخلص نام معلوم نہوا مگر نبیرہ عباس قلی خان کے تھے *

## * واسوخت *

کل کا ہی ذکر نہ واقف تھا دل آزاری سے   تھا جر دار نہ مطابق تو ستمگاری سے
نہ تھا آتے پہر کب تجھے خود داری سے   کب تھا کل تک تو جز شیوۂ عیاری سے

نام سے عیش و محبت کے خفا ہوتا تھا
ھنستا تا تھا تو جو کوئی آن کے دکھ روتا تھا

جب تجھے ہوش نہ تھا دن تھے وہی کچھ اچھے   آگہی حسن سے مطلق نہ تھی تجکو اپنے
نام الفت کا اگر تذکرہ ہم لیتے تھے   ہمسے تم پوچھتے تھے چاھنا کہتے ہین کسے

غرض ہم کرتے تھے اے راحت جان ناکام
نام معشوق تمھارا ہی مرا عاشق نام

ہون مین حیران الٰہی کہ ہوا آج یہ کیا   مجھکو کچھ اور نظر آتا ہے الٹا نقشا
ہے مزا لب کہ پڑا تفرقہ پردازی کا   آج دشمن ہے جو محبوب تھا کل تک میرا
کون آیا خیال انداز مرنے یت مین   فرق آیا جو مرے عیش مین اور عشرت مین

## * باب الکاف *

* کافر * تخلص نام علی نقی دہلوی پیشہ سپاہ گری کا کرتے او
جنون و تسکین تخلص کرتے اور کافر تپکا مشہور تھے

سیرت سے ان بتون کی دل مین کدورتین ہین      مٹی کی مورتین یہان کافر یہ صورتین ہین

* کامل * تخلص نام شاہ دہلوی ہم عصر ابرو کے جنھون نے ترک دنیا کر لباس فقیری اختیار کرکے سعد اللہ خان کے چوک مین تکیہ بنایا تھا

جب اُٹھ چلا بغل سے تو پوچھا مائیگا کب      کامل کو منہہ پہ کھول بتایا کہ شب تلک

* کامل * تخلص نام مرزا کامل بیگ *

دلدار کہان وہ تو دل آزار ہی میرا      وہ مول مجھے لے ہی خریدار ہی میرا

ہم خانہ بدوشون کا مکان پوچھتے کیا ہو      مسکن تو میان سایہ دیوار ہی میرا

ہرچند کہ کامل ہون پہ بندہ ہون بتون کا      پنہان مری تسبیح مین زنار ہی میرا

* کامل * تخلص نام پنڈت تھا کردا اس کشمیری وکالت کرتے تھے *

پلٹ کے جو دیکھا مرا اُسنے      لگا تیر اکبار اپنے جگر پر

* کاہش * تخلص نام مولوی اولاد علی ساکن صاحب گنج *

دیر مین گر کفر کا جلوہ وہ بت دکھلائیگا      تو در کعبہ تلک ناقوس بجتا جائیگا

عاشقون کو گر یہی نیرنگیان دیکھلائیگا      آخرش وزدحنا ایک روز باندھا جائیگا

ہاتھ کا سونا ترا وہان بھی مجھے یاد آئیگا      گوشۂ مرقد مین مجھسے کیونکہ سویا جائیگا

اپنے رخ سے وہ نہ کاکل کو کبھی سرکائیگا      ہی مثل مشہور کالا چھوڑ کب جائیگا

سکہ شادی مرگ ہوجائیگا کاہش اُس گھڑی      نامہ پر جس دم جواب نامہ لیکر آئیگا

* کاہش * تخلص نام سید ہدایت علی باشندۂ جہانگیر نگر ڈھاکا اور شاگرد ذوق دہلوی کے *

جس گلی مین کہ تڑپتے تھے ہزارون بسمل      پانون پھیلاکے وہان بیٹھ گئے حضرت دل

* کبیر * تخلص نام حکیم کبیر سنبل کے رہنے والے *

کوئی ہستی سے کوئی دیوے عدم سے تشبیہ    ای میان ہم بھی زرا تیری کمر دیکھین تو

زاہد می بہشت کا پھر لے نہ منہہ مین نام    چاہے اگر مرا ترے لب کی شراب کا

ایک ہی یار سے جی ناک مین آیا ہی کبیر    زیست معلوم اگر ایسے ہی دو چار ملے

عاریت کے جامہ کی خواہش نکر    اس سے بہتر ہی کفن کا اشتیاق

بت یا تھہ لیکے غیر کو ہرگز تو اپنے پاس    تنگ عاشقون کا بھی تو کر ای یلدر اپنے پاس

اُنہین سیمبر کا ہو نہ ہو مجھہ سا تھہ کسطرح    درہم ہی اپنے پاس نہ دینار اپنے پاس

اس بیکسی پہ اپنی مین مرتا ہون رات دن    دل ہی نہ اپنے پاس نہ دلدار اپنے پاس

کہانے کو نان خشک ملے ہی خرابی سے    پوشش کی تاب رہا نہین اک تار اپنے پاس

* کرم * تخلص نام کرم خان باشندے رام پور کے بہت خوش گو اور صاحب دیوان تھے *

محکم کرین گو قبر مری پاٹ کے مٹی    اشکون سے نکل آؤن وہین کاٹ کے مٹی

نے بوسہ لعل لب دلدار نہین زیست    ہم سانپ نہین ہین کہ جیین چاٹ کے مٹی

نیاز و ناز کے عالم مین شب اُنکے کرے بولے    کہ پانون پڑ کے تم چھو تو گئے گر کچھ یہان کرے بولے

کرامت کیجئے اظہار کیا کچھ پیر و مرشد کی    بلاقی شاہ کی تربت پہ تربت کے کھڑے بولے

گئی کیسی بن نہ اُکھڑے بن بچے پانچ و بن ترے گھونگرو
گیا سینہ چھین گیا دل بھی چھن جو ہین بولے چھن ترے گھونگرو

وہ جو نیش خوردہ ہاین بچھو کے بطفیل پا ترے خوب ہین
ہوئے دم فگن اُنہین دکھ مین گن یہ رکھین ہین گن ترے گھونگرو

تری سرد مہری سے ماہرو یہی حال عاشق زار ہو
یہ مہ اگھن میں بھی کہائین گہن یہ لگائین گہن ترے گھونگرو

ذرا بھی پیار سے لباس تو کبھی رنگ تن کا جو زرد گون
کسی خشک تن کو جتائین تن پس نخل تن ترے گھونگرو
ترے پانون پر جو گرا کرم تو یہہ بورھے منہہ پہ مہاسے ہین
ہوی ریش غنہ پہ آ حسن اسے بھائے حسن ترے گھونگرو

* کرم * تخلص نام شیخ غلام ضامن وطن انکا گوتا ہی گرشاہ جہان اباد مین رہتے اور حیدرا باد مین گئیے تھے فارسی بھی کہتے تھے مومن خان سے فیض سخن حاصل کیا تھا *

گھبرا کے لگے دیکھنے وہ اپنے بنا گوش جب اشک مری آنکھونسے درد انسے نکلے

* کریم * تخلص نام کریم اللہ خان قوم سے افغان تھے *

نہ تھی قدرت تجھے گر روبرو جانیکی کریم زیر دیوار ہی جانالہ سنایا ہوتا

* کشن * تخلص نام بابو کشن چند گھوس نواسہ راجہ نبکشن بہادر کلکتہ کے باشندے *

تجھے اے گل تر چمن مین جو دیکھے کہان رنگ و بو وہ سمن مین جو دیکھے
گلی کا تیرے یار دیوانہ ہون مین وہ مجنون نہاین کوئی بن مین جو دیکھے
قدا شرط اے چشم دانش نظر ہی وہ ہی حسن عالم کشن مین جو دیکھے

گئے کرنے سلام انکو ہولے وہ تو خفا ہمسے
عجب صورت یہہ ہی آنکی نہاین ظاہر خطا ہمسے

* کفایت * تخلص نام نواب کفایت اللہ خان مرحوم نواب زادہ رام پور کے اکثر غزلین انکی گائی جاتی ہاین *

دیوانہ کیا بزم مین سب آکے کسی نے بیہوش کیا چھمکو دیکھا کے کسی نے